بتوفیق مسکین نما گلشن اشتیاق و تازگی بخش بوستان خیال

کتاب مستطاب ترجمہ جلد سوم بوستان خیال [illegible]

# قاسم نامہ

ترجمہ جامع کمالات [illegible] جناب [illegible] محمد عسکری [illegible]

المعروف [illegible] بہادر [illegible] لکھنؤ [illegible]
در مطبع [illegible] منشی نولکشور (?) واقع [illegible]

بتوفیق نگین سلیمان گلستان مقال و تازگی بخش بوستان خیال

کتاب بے مثال ترجمہ جلد سوم بوستان خیال کہ حصہ از اول آن مسمٰی بہ ...

# قائم نامہ
۱۲۹۹

ترجمہ فصیح مشتمل بر جمیع کمالات سخندانی مخزن فصاحت نگین بیانی جناب میر محمد عسکری متخلص بہ جعفری آغا صاحب

در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ باہتمام ... بہادر ... طبع رسید

بسم الله الرحمن الرحیم

سپاسی که لوح طلسم دل است      گشاینده حصن آب و گل است

سپاسی که ذوق بیان میدهد      زبان را بگفتن توان میدهد

سپاسی که گنجینه گوهر است      نفس را به از گنج باد آور است

سپاسی که دادار خشنود ازوست      بهر درد دونابود بهبود ازوست

سپاسی که کام حلاوت دهد      صلا بر سر خوان نعمت دهد

سپاسی که رنگین ازو گفتگوست      نفس پاک گلدسته رنگ و بوست

خدا را سزاوار و در خور بود      که روزی ده و بنده پرور بود

شد این نه سراپرده هر هفت ازو      بهر پرده نیرنگها رفت ازو

ز داروی هوشی که در کار کرد      بسا خفته کز خاک بیدار کرد

بدان گونه بست این طلسم شگفت      که کس خورده بر وی نیارد گرفت

ز بس هر کس از فیضش انعام یافت      سکندر گر آئینه جم جام یافت

ملک را به تکلیل سر برفراز      ملک را به تهلیل جان تازه ساز

نوابخش ساز مناجاتیان — نمک پاش زخم [illegible]

بخشش داد دلدادگان میدهد — برد دل بشوخی و جان میدهد

شبستانیان محفل افروز ازو — دبستانیان دانش آموز ازو

زمین تا زمان بنده فرمان او — سمک تا سما جمله از آن او

ز نازش نیفتد بجز بی نیاز — بجو باشد از بی نیازیش ناز

بمنشور خاصیم داد اختصاص — باخلاص کرد از عقوبت خلاص

محمدﷺ که از نام او نقش بست — درین خانه نقش و نگاری که هست

زهی دلنشین نقش مانی فریب — هم او رنگ زیب و هم از رنگ زیب

گرامی تر از هر گران مایه — بلندی گرا تر ز هر پایه

چراغی که تا محفل افروز شد — شب تیره روشن تر از روز شد

بمهمان نوازیش دست خلیل — پاسبان او شهپر جبرئیل

عزیز آورد از ره سوز و ساز — خدا را نماز و نبی را نیاز

جواہرین منقار بلبل ہزار دستان خامہ اوس چمن پیرای کن کی حمد و ثنا مین رنگین بیان ہی
جسکے نسیم لطف و ابر کرم سے شگفتہ کاری بہار و آشفتہ سری خزان ہی آسمان کی خیمہ
ایسی رفیع و بے ستون فرش زمین آمنا و صدقنا اور بوقلمون آسمانونکو گردش مانیکا انقلاب
لیل و نہار کی نیرنگیان شمس و قمر کا طلوع و غروب خزان و بہار کی رنگ آمیزی اوسکی کمال
قدرت پر شاہد عادل ہی جسکا بطور روشن دل کو ہر ذرہ مین اوسکے آفتاب وحدت کے انوار
قدرت کا نظارہ حاصل ہی سعدی برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست
معرفت کردگار ہی جو جائے بڑی بات ہی سب کو کہتے ہین کہ آدم مشت خاک ایسی جوہر پاک

صاحب لولاک کی مدح مین جرأت کرے گستاخی و شوخی سب کچھ سہی مگر ہمت تو دیکھئے
آفرین شاباش جہان جبرئیل سے رازدار فرشتے کو سوای عجز و نیاز کے کچھ نہ بن سکا اور عرش معلی کو بجز
ثناے قدسوس کچھ نہ سوجھی حضرات انسان اپنے شوق خداداد کے ذریعہ سے زبان آور بنکا قصد فرمائین ترجمان
کلام قدیم و آئینہ معانی قرآن کریم بجا ہین حافظ آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند
خیر کچھ ہو سکے یا نہو سکو اوسکا نام پاک زبان سے نکلا اور رحمت حق نے منہ چوم لیا اور قبول نے استقبال کیا فرشتون نے
مصافحہ کو ہاتھ بڑہایا سبحان اللہ کیا عظمت شان ہے کہ خود حضرت خالق مدح خوان ہے اور لطف یہ کہ گھر کا گھر
نور اعلی نور صدہزر نگینے آفتاب حق کا ظہور ہر گوشۂ خانہ خوکسکی شجاعت سے شوکت اسلام و ہدایت خلق کا سامان کسکی
جان نثاری سے امت کی نجات کبھی جبرئیل گہوارہ جنبان یہ ہادی قدر کہ نام اقدس علی ہے خلق خلق حسین کے لفظ سے
متجلی ہے انہین کا اوصاف سخنی قرآن ہے انہین کی محبت اصل ایمان ہے اللھم صل علی محمد و آلہ العبد و لطفہ و فضالہ

## التماس مترجم

بندہ مرزا محمد عسکری عرف چھوٹے آغا التماس کرتا ہے کہ جب ترجمہ جلد اول بوستان خیال مرتب ہوکے
بنام مہدی نامہ شائع ہوا مجکو اس بات کا خیال آیا کہ کہیں قائم نامہ دستیاب ہو کہ اوسکے ذریعہ سے مہدی نا
و معز الدین نامہ کا سلسلہ ملجائے ناظرین کو قصہ داستان مین آوے جنہوں نے مہدی نامے قائم نامہ کو طعام بے نمک و شیر
بے شکر تھا اسوجہ سے قائم نامہ کا ترجمہ مدت سے مد نظر تھا الحمد للہ کہ حسن اتفاق سے یہ کتاب نایاب بکمال جستجو ملی موافق اپنی
زبان کے اسکا بھی ترجمہ انجام کو پہونچا مین خود اپنی کم استعدادی کا معترف ہون اور مہدی نامہ مین بھی مطلع کر چکا ہون کہ یہ
صرف حضرات کی قدر دانی ہے ورنہ من آنم کہ من میدانم کہاں عیب اور کہاں علم و ہنر کی گفتگو یہہ کم استعدادی و رایسی عالی درجہ
کتاب کے ترجمہ کی آرزو مگر ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء صرف توفیق سبحانی و عنایات یزدانی ہے بہرحال حضرات
جہان خطا پائین تو معاف فرمائین اور اگر اس میری مغز خراشی و سعی سے محظوظ ہون تو دعا سے
خیر سے فراموش نکرین ؎ گفتن ہنری ز خود ادب نیست ٭ انصاف ز قدر دان عجب نیست ٭

سےسپہ عقد کرو یا اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز بہار دوم کتاب بوستان خیال کہ مسمی بمعز الدین نامہ ہی اور یہ مشتمل ہی ایک مقدمہ پر
اور دو گلشن پر مقدمہ ذکر سلطنت جد بزرگوار صاحبقران روزگار معز الدین یعنی سلطان
فلک اقتدار القایم بامر اللہ اور وفات اوس بزرگوار کی اور جلوس والد ماجد صاحبقران کا
تخت سلطنت پر اور ابتدای نشو نمای صاحبقران اور عاشق ہونا شمسہ تاجدار غند بلبیان
پر اور رخصت ہونا صاحبقران کا اپنے پدر والا گہر سلطان اسمعیل المنصور بقوۃ اللہ سے بہانہ
ملک گیری اپنی محبوبہ کے تلاش مین اور ملاقات کرنا حکیم فیلسطاس سے اور سیر کرنا عجایبات ارسطو
کا بعد نکلنے عجایبات ارسطو کے اور جو کچھ منزل معشوق تک گذرا ہی اور اس گلشن کو گلستان اول بھی کہتے ہین

## مقدمہ ذکر جلوس میمنت مانوس سلطان فلک جاہ القایم بامر اللہ قایم الملک

بلبلان بوستان فصاحت و طوطیان شکرستان بلاغت اس داستان کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب فلک جاہ
القایم بامر اللہ قایم الملک نے اپنے پدر بزرگوار سلطان فردوس مکان ابو القاسم محمد مہدی علیہ الرحمۃ والغفران
کی وفات کو چالیس روز بعد تخت سلطنت پر جلوس فرمایا شاہزادہ رکن الملک و شاہزادہ حیدر و سلطان کوچک
وغیرہ دلاوران نامدار و بہادران نصرت شعار نے اوس فلک اقتدار کی بیعت کی اور نقارخانہ جشن بجا سلطان فلک جاہ
نے اوس جشن عالی مین تمام خورد و بزرگ کو خلعت عنایت کیے اور ابواب عدل و داد رعیت و سپاہ پر کھولے اور محل عالی
مین جا کے خواتین کو بھی تسلی دی بخصوص ملکہ ہلالہ و ملکہ غزالہ کو کہ نہایت دل شکستہ تھین لیکن ملکہ ہلالہ و ملکہ غزالہ
نے سلطان فلک جاہ سے رخصت وطن کی درخواست کی ملکہ ہلالہ نے کہا کہ ای فرزند عالیقدر میرا پدر عمان شاہ فوت ہوا
اور مرجان شاہ میرا برادر بادشاہ ہوا امیدوار ہون کہ مجکو رخصت وطن عنایت ہو تا جا کر اپنی مادر کو دیکھون اور تربت پدر
پر فاتحہ پڑھون اگر حیات مستعار باقی ہی تو پھر آونگی سلطان نے فرمایا کہ اے مادر مہربان اب تمہارا اختیار تمہارے فرزند
شاہزادہ حیدر کو ہی اگر وہ تمہاری جدائی پر راضی ہو تو کیا مضایقہ ہی ملکہ ہلالہ نے شاہزادہ حیدر کو طلب کرکے اپنا

امیر شاہ شاہزادہ عالیقدر جدائی والدہ پر راضی نہوا اور اسی سبب سے ہلالہ کا جانا موقوف رہا لیکن
شاہ ... بادشاہزادہ حسن شہید رخصت ہوکے سمت ہلالہ جانب کوہ ندجام کہ اونکا وطن تھا روانہ ہوئی تمام لشکر
اقطاع اوسکی ہمراہ گیا مظفر بن اقطاع کہ اوس سے قبل گیا تھا بعد ازان مرحوم دریابار کوچک و دریابار کلان جسقدر
تھے اونمین سے آکی عرض کی کہ ہم امیدوار ہین کہ ہمکو بھی رخصت وطن عنایت ہو بشرط حیات انشاء اللہ تعالی
پھر حاضر ہونگے شاہزادہ رکن الملک نے وہان دریابار کوچک کو رخصت کیا اور حاذق نوجوان و رافیل ابن رقا
زنگی وغیرہ مردان دریابار کلان سلطان فلک جاہ سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی الحاصل بعد وفات سلطان
فردوس مکان وہ رونق و جمعیت لشکر ظفر اثر مین باقی نرہی اور خود بخود دلون مین ملال پیدا ہوا اور اکثر سرداران
نامدار رخصت وطن حاصل کرکے چلے گئے اور سلطان نے بھی اونکو رخصت دینے مین مضائقہ نکیا جو شخص طالب رخصت
ہوتا تھا اوسکو رخصت دیتے تھے تا اینکہ عرصہ قلیل مین قریب دو لاکھ سوار و پہلوان باقی رہ گئے لیکن جمیع سادات وغیرہ
دلاوران کہ ابتدا سے خروج سے سلطان فردوس نشان کے رفقا تھے مثل سید حسن و سید عبد الصمد
و سید ابو العلا وغیرہ ہر ایک اوس شہریار کے غم مین مبتلا ہوے آزار ہوا اور اوسی آزار مین دنیا سے رحلت کی اور بعض
رخصت ہوکر اماکنہ مشرفہ کو چلے گیے مجملاً یہ کہ سلطان کے غم و الم نے ہر شخص کے دلمین تاثیر کی تھی اور سلطان
قایم الملک بھی شدت غم سے ہمیشہ بیمار رہتے تھے آخر دایم المرض ہوے اکثر درد جگر و دردسر و خفقان مین مبتلا ہو رہتے تھی
اگر مہینے مین بسبب وسعت سہتی تھی تو بیس روز بیمار رہتے تھے چنانچہ تا ایام حیات بعد وفات سلطان اسمعیل نے زندگی
کی اور آخر مین شدت مرض کی ترقی ہوئی چنانچہ مرقوم کلک جواہر سلک ہوگا اب اول چند مقدمونکا ذکر کہ جو
اس سلطان کے عہد سلطنت مین واقع ہوئے سنا چاہیے راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت
کی ہو کہ جب جاسوسون نے خبر وفات سلطان و پریشانی لشکر ظفر اثر متواتر خلیفہ بغداد سے بیان کی اوسنے اپنے
وزیر سے صلاح کی وزیر نے کہا کہ اے خلیفہ اولی یہہ ہو کہ ملک مغرب اونکے قبضہ مین رہنے دو اور مصر و شام اونکی
تصرف سے نکال لو جب مصر اونکے تصرف سے نکل آئیگا ملک مغرب کیطرف متوجہ ہونگے خلیفہ کو وزیر کی رای پسند آئی اور

اخشید بن طغج نامی ایک ترک کو کہ بعد مسلمان ہونیکے اوسکا نام محمد اخشید ہوا تہا مع لشکر گران ہمراہ عقد کر دیا اور
جب درمیان راہ کے پہنچا قیدو خان ترک نے کہ اوسکا سپہسالار تہا عرضی کی کہ اے شہریار امیدوار ہون کہ مجھکو اجازت دیجیے تا
کو مسخر کرون اور شہر مین آئینہ بندی کر کے تمہاری خدمت مین عریضہ لکہون تا بخاطر جمع آ کے تم تخت پر بیٹہو محمد اخشید
نے یہ امر منظور کیا اور اوسی جگہہ مقام کیا دوسرے روز قیدو خان ترک کو لباس خاص عنایت کر کے مع چالیس
ہزار سوار کے مصر کیطرف بہیجا قیدو خان نے مصر سے تین منزل پہونچکے ماثور نوجوان کو کہ سلطان کیطرف سے
حاکم مصر تہا نامہ لکہا کہ ای ماثور تو سابق مین خلیفہ کا غلام حلقہ بگوش اور مونس خادم کا ملازم تہا اور اب تو نے
علویون کی اطاعت کہ جو خلیفہ کی مخالف کہلاتے ہین اختیار کی ہے اب چلا آ اور میرے معرفت محمد اخشید
سے کہ بادشاہ مصر ہوا ہے ملاقات کر خلیفہ بہی تیری تقصیر معاف کریگا اور تیرا جان و مال بہی سلامت رہیگا والا مجھکو
قیدو خان کہتے ہین جب یہ نامہ ماثور نوجوان کو پہونچا اوسنے جواب مین لکہا کہ ای قیدو خان زہی سعادت
اوس شخص کی کہ آل حضرت ابوتراب علیہ الصلوۃ والسلام کا مطیع ہوا اور حال بر اوس شخص کا کہ جو انکے قوم
کا مخالف ہوا اور اپنے پہلوانی و لشکر سے مجھکو کیا ڈراتا ہے مجھکو خود انتظار شہادت ہے کہ شہادت میرے آقاؤن کی میراث
ہے یہ جواب لکہکے پیغام آور کو رخصت کیا اور خود شہر سے نکل کے ایک منزل پر خیمہ زن ہوا اسطرف قیدو خان
نے جواب نامہ پہ مطلع ہو کے کوچ کیا اور مقابل مین وہ بہی خیمہ زن ہوا شبکو دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا
دوسرے روز جنگ ہوئی ماثور خان قیدو خان کی ہاتھ سے زخمی ہوا قیدو خان نے حکم جنگ مغلوبہ دیا اور
اوس طرف سے بہادران مصری ماثور خان کو شہر مین لیگیا اور مغلوب ہوئے مصری لشکر ترکان کی تاب نہ لائے اور
بہاگ کے شہر کا دروازہ بند کیا اور حصاری ہو کے سلطان فلک جاہ القایم بامر اللہ کے خدمت مین عرضداشت
لکہی سرجان مصری عیار ماثور وہ عریضہ لیکے مصر سے مین آیا اور سلطان کی خدمت مین پیش کیا سلطان
کا حال اول بیان ہوا ہے ہفتہ مین چار روز بیمار رہتے ہین اور دو روز دیوان عام کرتے ہین جب مصر کے حال سے مطلع ہوے
ماثور کی عرضی سلطان کو چپکے شہزادہ اسمعیل کو دیکے کہا کہ ای فرزند سجدا میرا حال اچہا نہین ہے تم اس مقدمہ کی

... شاہ تم ہو اور مجکو اب زندگی گوارا نہین ہی امرا اور ارکان دولت اس بات سی گریان ہوئے ... الدین شایق ...
... نصیر الدین پدر امیر مجاہد الدین اس مہم کے متکفل ہوے سلطان نے اونکو خلعت خاص عنایت کر کے ... 
... رخصت کیا امیر مجاہد الدین نے قصد کیا کہ اپنے پدر کے ہمراہ جائین سلطان کوچک اونکی جدای پر راضی نہوے
امیر نصیر الدین نے قبول نکیا اور خود رخصت ہو کے جانب مصر چلے اور راہ کوہستان اختیار کی اور تمام اسباب
ایک جگہہ رکھ کے بطریق قضاقان روانہ ہوے جب تک انکی داستان آئی اب دو کلمہ اور سنئے
کہ جب دوسرے روز سلطان فلک جاہ آکے تخت پر بیٹھے ایک پیادہ گرد آلود نے آکے مجرے گاہ سے مجرا کیا
سلطان کوچک نے کہ اپنے پدر کے پہلو مین تخت پر بیٹھے تھے اوس سی پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان سے آیا ہے
اوس نے کہا کہ اے شہریار ملک فیروز حاکم فیروزان کا مین غلام ہون اور عبد اللہ میرا نام ہی ملک فیروز نے
خدمت عالی مین عریضہ بھیجا ہی سلطان کوچک نے بے اختیار فرمایا خیر النا و شر الاعدا ئنا اور عریضہ اوس سے لے
دیکھا اوسمین لکھا تھا کہ ای سلطان فلک جاہ گردون بارگاہ یہی عبد اللہ کہ غلام کا عیار اور غلام ہی ایکروز بطور
بالادوے فیروزان سے پانچ منزل باہر گیا تھا ایک لشکر عظیم اسکو معلوم ہوا سنئے جب دریافت کیا تو وہ لشکر
قیس ابلیس کا تھا کہ جسنے اپنے کو نجم الحق خطاب دیا ہی اور ضلالت امت پیغمبر پر کمر باندہی ہی اور ارادہ
گیری رکہتا ہی تمام کوہستان جنوب کو مسخر کیا ہی اور لشکر گران فراہم کیا ہی یہہ حال سنکے غلام نے خدمت عالی
عریضہ لکہا کہ مبادا وہ کافر اس شہر کیطرف بھی ارادہ کرے اور یہان کوئی پہلوان نہین ہی کہ اوسکا مقابلہ کر سکے
اور غلام کے بسبب پیری کے حواس درست نہین ہین کسی پہلوان یا سردار کو بھیجئے تا کہ وہ اس شہر اور مسلمانون کی
محافظت کرے سلطان کوچک نے یہ عریضہ بآواز بلند پڑہا اور سب نے سنا سید امجد داماد ملک فیروز
معہ اپنے پسر امیر معظم الدین کی سلطان سے رخصت ہو کے فیروزان کیطرف روانہ ہوے اب اوس
حرامزادی یعنے قیس ابلیس کا حال سنئے کہ اوس ملعون نے کیا کیا جسوقت کہ اوس مردود الہی نے جابل شاہ
کو جسطرح کہ سابق ذکر ہوا قید کر کے متوجہ تسخیر کوہستان جنوب ہوا یعنے بصرف زر اور علم سحر سے تمام کوہستان

والوشتا کو مسخر کرکے مذہب لاکھ سوار کے جمعیت بہم پہونچائی مردم کوہستان سے جس شخص کو عقلمند دیکھتا تھا اوسکو
مذہب یہود مین لاتا تھا اور اپنے مافی الضمیر سے اوسکو مطلع کرتا تھا اور قسیس کی مافی الضمیر اوپر ذکر ہوچکا ہے
اور جس شخص کو نادان دیکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اس سے میرا راز آشکارا ہوگا اوسکو ظاہر مسلمان کرتا تھا
لیکن یہی دین تعلیم کرتا تھا کہ امام ششم اسمعیل ابن جعفر علیہ السلام کو جانو اور مہدی منتظر سلطان
کو سمجھو اور جس شخص کو دین یہود تعلیم کرتا تھا اوس سے کہتا تھا کہ بظاہر تم بھی یہی دین اختیار کرو اور اسیطرح تسخیر
ملک کرتا ہوا جاتا تھا تا اینکہ ایک شہر مین دریاے شور کے کنارے پر پہونچا کہ وہ شہر ترسایان مشہور تھا حیلہ
آباد اوسکا نام تھا ملک محیط زرین کلاہ اوس شہر کا حاکم تھا لشکر گران اور پہلوان بھی اوسکے پاس تھے
قسیس نے اوس شہر کے پاس پہونچکے خیمہ برپا کیا اور ملک محیط کو اپنے دین کی دعوت کی ملک محیط نے
اوسکو گالیان دین آخر نوبت جنگ آئی ملک محیط کا ایک پہلوان سپہ سالار ششتہاج دریانشین
نامی تھا وہ میدان مین آیا اوسطرف سے اکراج کوہ نشین و انجاج کوہ نشین و اقتال کوہ نشین
و مصاق سنگ زن وغیرہ میدان مین گئے اور تین روز تک جنگ رہی سب ششتہاج کے ہاتھ سے زخمی ہوے
تسویل تیغزن نے کہ قسیس نے اوسکو بادشاہ لشکر کیا تھا آرزوی جنگ کی اور میدان مین آیا بعد جنگ اسلحہ
کشتی شروع ہوی بعد کوشش چار ساعت ششتہاج نے تسویل بیتقل کی کمر زنجیر پکڑکے اوٹھالیا قسیس
یہ حال دیکھکے قاہ قاہ ہنسا لوگون نے چاہا کہ ہم جنگ کرین لیکن اوس ابلیس نے سبکو منع کیا اور طبل بازگشت زدہ
پھر گیا محیط نے ششتہاج پر زر نثار کیا وقت شب ملک محیط نے تسویل کو طلب کرکے کہا کہ ایمیر دلیر تمکو با این زور و قوت
کیا لازم تھا کہ تخت سے اوترکے میدان جنگ مین آئو اور اپنے کو ذلیل کرے اور وہ تمہارا ہمقوم احمق کہ جسنے تمکو بادشاہ
کیا تمہاری گرفتاری کے وقت ہنستا تھا اینچہ دین سست و اینچہ آئین سست تسویل نے کہا اسیری پشت
بسبب نظر کردگی امام قوی ہے بالفعل اوسنے اسمین مصلحت دیکھی ہوگی اور مقدمہ زور و قوت مین فیل انسان سے
زور آور ہے لیکن انسان سے افضل نہین ہے بعد اوسکے ملک محیط نے اوس سے کیفیت دین اسلام استفسار کی

تسویل نے بطریق اجمال ذکر بعثت سید عالم اور حقیقت ... دین اسلام بیان کی جب نوبت کلام یہانتک
پہونچی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ... کہ میری امت مین تہتر فرقے ہونگے مگر اونمین سے ایک ناجی
ہے اور تا حال مذاہب مسلمانان ہندوستان ... مین ازانجملہ جمیع دوستان اہلبیت ... ملائے جاتی ہین لیکن نجم الحق پر
مقدمہ امامت مین ایسا ظاہر ہوا ہے کہ مہدی آل محمد ابو القاسم محمد ... ی تھا مگر وہ اور اوسکی اولاد ظاہر ...
عقیدے سے ... انکار رکھتے ہین اور اپنے کو بادشاہ جانتے ہین لہٰذا امام ... ملک محیط نے کہا کہ جب خود اونکو یہ دعوے
نہین ہے تو تمکو کیا لازم ہے کہ بزور اون پر اقتدا بندی کرتے ہو تسویل نے کہا کہ امام مصلحت وقت نہین دیکھتا ورنہ
وہ بیشک امام ہے اور نجم الحق اوسکا نظر کردہ ہے اور ... امام نجم الحق کیجانب ہے اور زبان اور دونطرف ملک محیط
نے کہا کہ اس بات کو دل قبول نہین کرتا تسویل نے کہا ... نے نجم الحق سے معجزات دیکھے ہین کیونکر باور نکرون
القصہ بعد اس جواب وسوال کے تسویل کو ... کیا لیکن آخر شب قیسیس ابلیس بزور علم سحر تینون آدمیونکو
یعنے محیط و شتہاج و تسویل کو اپنے ... مین لیگیا اور شتہاج و محیط کے ہاتونکو عالم سحر سے بے قابو کردیا اور
بسبب سحر کے بیہوش بھی تھے بعد از ... ان اوس حرامزادے نے لباس زہد وتقوے پہنا اور سجادے پر بیٹھ
کے اور تسبیح ہزاردانہ ہاتھ مین لیکے ایک اسم پڑھا کہ تینون آدمی بہوش مین آئے تسویل اس امر کو عین کرامت
و معجزہ تصور کرکے اوس ملعون کے قدم پر گرا اور وہ دونو بیچارے حیران تھے تسویل نے کہا تمنے معجزہ امام اور اوسکے
نظر کردہ کی کرامت دیکھی ... ن تینون نے کچھ جواب ندیا لیکن قیسیس نے کہا کہ اے ملک محیط و اے شتہاج دلاور کیا غرور تمہارے
دلو نمین پیدا ہوا تھا ... ورنہ فی الواقع تمہارا غلبہ تھا لیکن اب فضل امام سے کیونکر مغلوب ہوئے اور بجز تائید امام سے زور
ہوتا تو بیشک ... میرا حال ایک جنگ مین تباہ ہوتا اب اس دین کو قبول کرو تا تمہارے واسطے دعا کرون کہ تمہارے
ہاتھ کھلـ ... بیان القصہ اس مکر و فریب سے اونکو مذہب مین لایا اور ملک محیط صدق دل سے اوس ملحد کا معتقد
ہوا ... جس طریق کی مسلمانی اوسنے تعلیم کی وہ قبول کی اور سبب اسکے کہ مسلمان سحر نہین جانتے اور سحر کا فرو گذاشتہ اوس
ملحد اوس ملعون کا راز فاش ہوا القصہ تمام مردمان ملک محیط نے اوسکی اطاعت قبول کی اور ملک محیط کا خوف جان و

بدنہاد کا اعتقاد ہوا کہ اپنے دختر کو کہ یہ کمال حسن وجمال مین عدیم المثال تھی اوس سراپا ضلال سے عقد کر دیا اور
اوس ملعون سے ایک دختر رشک قمر پیدا ہوئی اور اوسکا طالع افروز نام رکھا اور وہ دختر حسن وخوبی
مین اپنی مادر سے دہ چند تھے اور عقل وفہم وفراست حق تعالی نے اوسکو عطا کیا تھا قیس ابلیس
نے شہر محیط آباد کو اپنا دار الاقامت قرار دیا اور اطراف مین جس جگہ حال آبادی سنتا تھا وہان
جاتا تھا اور بطریق مذکورہ بالا اون لوگون کو اپنی اطاعت مین لاتا تھا چند سال اسیطرح گذری ایک روز
تسویل نی خلوت مین اوس سی کہا کہ ای نظر کردہ امام وای نجم الحق مین امیدوار ہون کہ جناب امام
مین میرے واسطے رجوع کرو تا قدرے میرا زور زیادہ ہو اور جس روز شتہاج نے مجکو گرفتار کیا تھا مجکو بہت
خجالت ہوئی تھی حیف ہو کہ تجھ ایسا پیشوا موجود ہو اور میرا زور کم ہو اوس لعین نی اس امر کو قبول کیا اور کہا
کہ مین امام سے رجوع کرونگا دیکہون کیا حکم ہوتا ہی القصہ وقت شب کتاب سحر کہ جو گورک سے ملی تھی اوسکو
نکال کے دیکہنا شروع کیا اور اوس عمل کو دیکہا کہ جس سے انسان کا زور زیادہ ہوسکتا تھا غرضکہ دوسرے
روز تسویل کو طلب کرکے کہا مبارک ہو کہ امام نی تیرا زور زیادہ کیا اور مجکو ایک عمل تعلیم فرمایا ہی مین اوسکو
بجا لاؤنگا اور اوس کی سبب سے تیرا زور زیادہ ہوگا اور فصاد کو طلب کرکے اوسکی حمق سے دونون ہاتھون
کی ہفت اندام سے قریب دو سیر کے خون لیا اور چند اسم سحر اوسپر دم کرکے اوس خون کو ایک جگہ دفن کیا اور ایک سال
تک اوسپر ایک اسم سحر پڑہ کے پہونکا اور اغذیہ مقوی اور فواکہ گوہی تسویل کو کہلانا شروع کیا بعد ایک سال
کے وہ خون نکالا کر دیکہا سرخ اوسمین موجود تہین قیس نے اوسمین ادویہ دیگر داخل کرکے اکثر معجون تیار کرکے
چالیس روز تک تسویل کو کہلائی مثل مشہور ہے کہ جادو برحق ہے اور اوسکا کرنے والا کافر القصہ اوس
کافر مین اس عمل سے بہت زور پیدا ہوا بعد اسکی دوسری مرتبہ خون لیا اور اوسپر ایک اسم سحر پڑہ کے اوسکے
کو پلاتا کہ وہ روئین تن ہوگیا اور ایک شمشیر بہی اوسکی واسطے تیار کی جب یہ عمل تمام ہوا ایک روز اوس
شتہاج سے مقابلہ کرایا تسویل نے شتہاج کو مثل بیکاہ اوڑا دیا شتہاج کو اس امر کا رشک ہوا اور قیس کے

کے سامنے بہت گریہ وزاری کی اور اوس ملعون نی ستہاج کیواسطے بہی ایک عمل سحر کرکے اوسکو
بہی زور آور کیا لیکن ستہاج کا زور تسوبل کے زور سے کم تہا بعد ازان اپنے پدر زن کو بادشاہ لشکر کیا اور
تسوبل کو سپہ سالار دست راست کرکے پہلوان جہان اوسکو خطاب دیا اور ستہاج کو سپہ سالاری
دست چپ دیکر رستم جہان اوسکا خطاب مقرر کیا بعد ازان دفعتہً جابلستان پر لشکر کشی کی جابل شاہ
سلطانکی حکم سے ایک فرسخ شہر سے باہر گیا اور اوس حدود مین بسبب اسم اعظم کے کہ بموجب بشارت
شیخ وجیہ الدین قدس سرہ کے سلطان نے اوسکا پانی دم کیا سوا بطور حصار کے چوطرف کا تہا اوس
کافر کے سحر نے اثر نہ کیا لیکن جنگ درمیان مین آئی ایک دوسرے پر غالب نہوا اور وہ شہر قسیس لعین
کے قبضہ مین نہ آیا قسیس سمجہا کہ یہان کوئی ایسا کام ہوا ہے کہ جسکے سبب سے سحر کام نہوین کرتا وہان سے
پہر کے […] آباد مین چلا آیا لیکن جاسوس مقرر کیے تہے سو جب جابل شاہ مر گیا جبلان کو وہ پکڑکے سلطان
کی خدمت مین عریضہ لکہکر جبول بن جابل شاہ کو طلب کیا جاسوسون نے یہ خبر اوس کافر کو پہونچائی اوس
حرامزادے نے شب کو لشکر جبول پر شبخون مارا اور اوسکو قید کر لیا بعد ازان جبلستان سے چار فرسخ
پر مقام کیا جبلان یہہ خبر سنکے شہر سے نکل آیا اور چار فرسخ پر آنکے جنگ کی تسوبل نے ایک روز کی جنگ
مین اوسکو بہی گرفتار کیا دوسرے روز قسیس ابلیس نے بطور سحر جبلستان کو بے جنگ تسخیر کیا
کیونکہ کوئی جنگ کرنے والا شہر مین نہ تہا القصہ جب باردیگر جبلستان کو اوس کافر نے مسخر کیا اور جمعہ کو
جامع مسجد مین جاکر منبر پر آواز بلند سے خطبہ کہکے کہا ای مسلمانون آگاہ ہو کہ کسیکو اسکا گمان نہ تہا کہ تسوبل جبلان
پر غالب ہوگا اور اوسکو باین آسانی صدر زمین سے اوٹہالیگا مگر یہہ اوسکی دین کی حقیقت اور امام کی مدد سے کہ
اگر جبلان شاہ اور جابل کا دین برحق ہوتا تو بیشک امام اوسکی مدد کرتے اکثر حمقا نے اوسکے قول کو
تسلیم کیا اور ایک جماعت اوس ملعون کے ہواخواہون مین سے اس شہر مین بہی تہی اونہون نے بہی اوس
کافر کے قول کی تصدیق کی لیکن قلیل لوگون نے کہ اپنے دین پر ثابت رہے تہے اونہون نے خوف جان و

ناموس سے ظاہر اوس کافر کی اطاعت کی اور وہ لعین بسبب یہ ایک سال اوس شہر مین رہ کر بار دگر مجیدآباد کی
طرف متوجہ ہوا اور شہر سے چار فرسخ پر بیچ کے ایک عمل سحر مین مشغول ہوا اور عرصہ ایک سال مین اوس
عمل کو تمام کر کے ایک تابوت بنایا اور اوس تابوت کو میدان مین رکھ کے اول مجبول بن جابل شاہ کو کہ
سفید سحر تھا طلب کر کے اپنے دین کی نسبت سی صفتین اوس سے بیان کی اور اوسکو اپنے مذہب کی طرف ہدایت
کی مجبول نے اوس پر لعنت کی قسیس لعین نے اوسکو تابوت مین رکھا اور تابوت خود بخود پیدا
کر کے نظر مردم سے غائب ہوا اور وہ لعین اثنائے عمل خوانی مین گاہے گاہے شہر مین بھی جاتا تھا اور اوسکی
کہنے سے ایک حجرہ فولادی بنایا تھا وہ تابوت اوس حجرہ مین گیا اور کچھ لوگ کہ حکم قسیس سے اوس
حجرے کے نگہبان تھے اونہون نے مجبول کو تابوت سے نکال کے اوس حجرے مین قید کیا اور پھر تابوت
قسیس کے پاس آکے حاضر ہوا اوس کافر نے اسی طریق سے جبلان کو بھی اوس تابوت مین رکھ کے اوس
حجرے مین بھیجا اور کہا کہ امام نے موکلان غیب تعین کئے ہین اور فرمایا ہے کہ جو کوئے تیرے دین سے مخالف ہو
اور تیرے ارشاد پر راضی نہو اوس سے حرب کر کے اوسکو اسی تابوت مین ڈال کے قید کر بعد ایکسال کی
اگر وہ قبول نکرے پھر اوسکو قتل کر تمام لوگ مثل بید کے کانپنے لگے بعد ازان قسیس کوچ کر کے نواحے
کوہستان فیروزان مین پہنچا اور عبداللہ غلام ملک فیروز نے اوسکو دیکھ کے اپنے آقا کو خبر کی
تھی اور اوسی سلطان کی چند متین مراجعہ کا ماتھا اور سید امجد و امیر عظیم الدین رخصت ہو کر روانہ ہوئی تھی جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے

**اب اس ملحد کی داستان یہان موقوف رکھی جاتی ہے اور حال وسک کافر کا بیان ہوتا ہے**

راویان اخبار و ناقلان آثار اس طرح بیان کرتے ہین کہ جسوقت شمران بن ایمان افسر لقیہ
مین دلاور پرستیز یعنے اقطاع خونریز کے ہاتھ سے شکست کھا کے کوہستان ششتام
کیطرف گیا اور اوس جگہ اپنی اور سے ہم صحبت ہوا جیسا کہ مہدی نامہ مین ذکر ہوا ہے اور یہہ بھی بیان ہو چکا ہے
کہ ابوالجوش ذجاک کے شمران سے ملاقات کی اور اقطاع عبدالعزیز سے تاج و تخت لیکے چلا گیا

عبید العزیز بادگر افریقیہ مین تخت پر بیٹھا زن ابوالجوشش کے بطن سے کہ بشراکت شمران ایک پسر
پیدا ہوا تھا اور اوسکی چشم راست خروس غضب الہی سے کور کی تھی چنانچہ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ یہ
تمام حال صدر مہدی نامہ مین بالتفصیل بیان ہو چکا ہی مکرر حاجت بیان نہین ہی اس خوف سے کہ ابوالجوشش
اوستاد شمران مشہور ہوا اور اوس سے یہ نمک حرامی عمل مین آئی مبادا عبید العزیز اس سبب سے
کچھ اذیت پہنچاوے بھاگنے کی فکر مین ہوئی چونکہ اوس قحبہ کو بغیر مرد کے ایک شب بھی قرار نہ تھا لہذا
قوم ملی مین سے ایک شخص ابوالحکیم نامی کو اس کام کیواسطے مقرر کیا تھا اور وہ ابوالجوشش کے
سامنے جسوقت مین کہ اوسکو ثروت نقدی آتا تھا اور شمیرا ہی زن ابوالجوشش کو خواہر کہتا تھا ابوالحکیم
اوسوقت شہر افریقیہ مین سلگری کرتا تھا اور مشہور تھا شمیرا نے ابوالحکیم کو طلب کر کے کہا کہ اے
یار جانی اگر ہو سکے تو مجھکو یہان سے کہین لیچل والا عنقریب بادشاہ ہماری خانہ بربادی کریگا ابوالحکیم
شبا شب شمیرا کو مع اوس طفل کے کہ اوسوقت مین ایک برس کا تھا لیکے نکل گیا اور بیرون افریقیہ
ایک دیہہ مین کہ ہمراہ اوسکا نام تھا اور اوسکا مکان بھی اوسی دیہہ مین تھا لیگیا اور قدرے نقد و جواہر بھی
اسکے ہمراہ تھا القصہ ابوالحکیم نے شمیرا کو مع اوسکے پسر ابویزید کے اوس دیہہ مین پوشیدہ کیا اور خود افریقیہ
مین چلا آیا دوسرے روز ہنگامہ ہوا کہ شمیرا زن ابوالجوشش بھاگ گئی یہہ خبر عبید العزیز کو بھی پہنچی عبید العزیز نے لوگ بھیج
کے اوسکا گھر ضبط کیا اور کسیقدر تلاش بھی کی جب کہین سراغ نہ معلوم ہوا خاموش ہو رہا اور یہہ
گمان ہوا کہ ابوالجوشش و شمیرا دونون واصل جہنم ہوئے لیکن ابوالحکیم نے اوس قحبہ کو اپنے مکان مین
رکھا اوسکا مال کہاتا تھا اور اوس سے ہم صحبت ہوتا تھا یہانتک کہ ابویزید پلید کی عمر تین برس کی ہوئی
اور ایسا صاحب ذہن تھا کہ جو کچھ سنتا تھا فوراً یاد کر لیتا تھا لیکن اوسکی طبع ناپاک شرارت کیطرف مایل تھی
الا اوس عمر مین آزار علت ابنہ مین مبتلا تھا اور اپنے ہم سنون مین اس علت سے مشہور تھا جب اوسکا
سن پانچ برس کا ہوا ابوالحکیم نے اوسکو مکتب مین بٹھایا ہر نکتہ شرارت بہت جلد یاد کرتا تھا

اور جب مکتب سے فرصت ہوتی تھی تو اہل ہمسایہ کو ایذا دیتا تھا اور گویا دل شیطنت منزل اوسکا ایک مزرعہ
تھا تخم ہائے عداوت اہل بیت علیہم السلام سے جب وہ دوازدہ سالہ ہوا ایک شب خلوت مین ابوالحکیم سے کہا
کہ جو کچھ یاور ابویزید سے کرتی ہو وہی ابویزید سے بھی کرو ورنہ لوگون سے کہونگا میرا مال کہایا ہے
بلکہ بادشاہ سے بھی جاکر فریاد کرونگا ابوالحکیم نے بھی چونکہ فاسق تھا خوف زدہ ہوکے کہا کہ مین
اپنی سعادت جانتا ہون القصہ وہ حرامزادہ کبھی بادیان پر زین باندہتا تھا اور کبھی اوسکی پچھیری پر سوار ہوتا
تھا اپنے شمشیر اور اوسکی سپر دونون کی خبر لیتا تھا اور ابوالحکیم پشیم بھی عداوت اہل بیت مین اپنا ثانی
نرکھتا تھا ایک شب ابویزید کو اپنے پدر و شوہر کے پاس گیا اور اوسکو گریان دیکھکے کہا کہ اے ابوالحکیم
تجکو کیا ہوگیا ہے اوسنے کہا کہ اے فرزند یا گہر مین کیون نہ گریہ کرون کہ زمانہ دون نے مغرب زمین کو علویونکے
اختیار مین کہ جو دشمن آل مروان ہین دیدیا اور محمد مہدی عادی کو افریقیہ پر مسلط کیا اور تیرے پدر شمران
و ابوالحکیم شمر اوس ذلت سے جہنم واصل ہوے اس سبب سے مین گریہ کرتا ہون ابویزید نے کہا کہ اے
ابوالحکیم خاطر جمع رکہہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ میری تیغ علویونکی گردن پر ہوگی ابوالحکیم نے ہنس کے اوسکے
لب کا بوسہ لیا اور کہا کہ اسنا برخوردار یہ حال تجکو کیونکر معلوم ہوا اوسنے کہا کہ شب کو مینے خواب مین دیکہا
کہ گویا مین خرابات مین پہر رہا ہون ناگاہ ایک مرد نے میرا ہاتھ پکڑا اور دوسرے مرد کے پاس لیگیا مینے اوس سے
پوچہا یہ کون ہے اوس نے کہا کہ تیرا جد ابن ملجم ہے لیکن جب ابن ملجم نے مجکو دیکہا آگے طلب کر کے مجکو
شراب پلائی اور آپ بھی پی بعد ازان مجسے فعل شنیع کیا جب ہم دونون فارغ ہوئے مین نے کہا کہ
کہ اے جد بزرگوار مجکو ایسی قدرت دے کہ علویون پر مجکو دسترس ہو اور اون کو مین قتل کرون ہنس کر
کہا مجکو پہچانتا ہے کہ مین کون ہون مینے کہا مین جانتا ہون کہ میرے جد ابن ملجم ہو اوسنے کہا نہین بلکہ مین ابلیس
ہون کہ تیرے جد کی صورت سے تیری مطالب برآری کی مینے کہا کہ یہ قباحت ہوئی اوسنے کہا کچھ قباحت
نہین ہوئی تو میرا برادر ہے اور خاطر جمع رکھ کہ ایک جماعت علویون کی تیرے ہاتھ سے بھی قتل ہوگی

ابو الحکیم اس بیان سے خوش ہوا اور اوسی وقت بسبب خوشی کی اوس سے فعل بد کیا القصہ بعد چندے شمیرا
بیمار ہو کے جہنم واصل ہوئی بعد اوسکے ابو الحکیم ابو یزید سے دفع عداوت کرتا تھا آخر ابو الحکیم بھی
بیمار ہوا ایک روز ابو یزید کو ہمراہ لیکے شہر مین آیا اور جس مکتب مین جن لڑکون کو سبق
درس دیتا تھا اون سے ملاقات کر کے کہا کہ مین اگر واصل جہنم ہون تو تم میرے اس پسر کو کہ بیٹے اسکو
خوب تربیت کیا ہے بجائے میرے سمجھنا سب نے قبول کیا الغرض ابو الحکیم بھی بعد چندے کے واصل جہنم
ہوا اور ابو یزید بالاستقلال مکتب دار ہوا اور اسی نام سے شہرت پائی لیکن اوس حرامزادی نے اس کسب مین
کمال پیدا کیا اور قریب چار سو طفل کے اوس ملعون کے مکتب مین آنے لگے جب افریقیہ مین سادات کی
حکومت تھی اس ملعون نے اپنے کو مخفی کیا تھا اور ظاہر الطور اہل سنت وجماعت کی تھا اور باطن مین پیران
حامی مین کو اپنے سے متفق کرتا تھا اور پیران مسلمان کو بطور اذیت پہنچاتا تھا بلکہ اگر قابو پاتا تھا تو زہر سے اونکو
ہلاک کرتا تھا عرصہ سیال مین قریب دو سو طفل مسلمانان کو قتل کیا بعد ازان افریقیہ سے نکلا اور اطفال ملحدین سے
کہا کہ میرا ارادہ خروج ہے جسوقت میری خبر خروج سننا فوراً اپنے کو مجھ تک پہنچانا کہ تمہاری ترقی درجات میرے
ضمن متابعت مین ہے اور مین تمہارے دشمنون سے قصاص لونگا اور اس حرامزادے کو معلوم ہوا تھا کہ
کوہستان شام مین ایک گروہ ملحدون کا ہے کہ اونکو سنگ دل کہتے ہین اور اون کے سردار کا
حارث سنگدل نام ہے اور نہایت زبردست پہلوان زمان ہے ابو یزید علم نجوم بھی جانتا تھا اپنا رونق کار اوس
ملک مین سمجھ کے کوہستان شام مین گیا اور آبادی سنگدلون مین پہنچا ایک شہر بھی اونکا تھا اور اوس شہر
کا حارقیہ نام تھا اور اوس شہر مین نقترانی مکان تھے روز جمعہ کو ابو یزید مسجد جامع مین گیا حارث بھی نماز
کیواسطے آیا جب خطبہ پڑھنے کا وقت آیا جو اوس مسجد کا خطیب تھا اوسنے قصد کیا کہ منبر پر جاے ابو یزید
جلدی کر کے بالائے منبر گیا اور بغیر پڑھنے حمد ونعت کے بنی امیہ کی تعریف شروع کی اور حاکم شام سے تا مروان
ہر ایک کی جدا جدا التعریف کی خصوصاً مروان کی سب سے زیادہ تعریف کی چونکہ اوس نے سنا تھا کہ حارث سنگدل

اولاد مروان سے ہوا الحاصل ایسا خطبہ پڑھا کہ حارث وغیرہ سنگدلون کے واسطے زنگ دور ہوا حارث نے بعد
نماز نامقبول کے ابو یزید سے بعزت تمام حال پوچھا ابو یزید نے کہا مین ابو الجوش اوستاد شمران کا بیٹا ہون
حارث سنگدل اون دونون ملعونونکے حال سے مطلع تھا یہہ سنکر اوٹھا اور ابو یزید سے معانقہ کیا ابو یزید
نے کہا مینے ان راتون مین اپنے جد ابن ملجم اور جد شمران شمر اور تمہارے جد مروان کو خواب مین دیکھا اور اون تینون
نے عالم واقعہ مین مجھسے کہا کہ تجھکو مینے امام کیا اور قتل ابو ترابیون پر تیرے کمر باندھی کوہستان شام مین جب
اور حارث ہی کہ آج پہلوانی وکثرت لشکر مین اوسکا مثل نہین ہی ملاقات کرکے خروج کر کہ تمام علویونکی
مرگ تیرے ہاتھ سے مقرر کی گئی ہی یہہ باعث تھا کہ مین تیرے پاس آیا حارث نے اوسکے ہاتھ کو بوسہ
دیا اور پوچھا اوسنے کہا قبول کیا تمام مردم کوہستان شام نے اوس سے بیعت کی حارث کو اوسپر
از حد اعتقاد ہوا کہ اپنی زوجہ تک کو اوس سے مخفی نہین کیا اور وہ حرامزادہ بہی اوسپر عاشق ہوا جب حارث
کو یہہ حال معلوم ہوا اپنے زوجہ کو اوسکے ہاتھون کے حوالہ کیا اور کہا کہ میری عین سعادت ہی کہ امام آل مروان
میری زوجہ کو قبول کرے القصہ بعد ایکسال کے سب لوگ اوسکے معتقد ہوے اور اوس حرامزادے نے
چند سال مین اطراف ونواحی شام کو تسخیر کرکے آخر ایک لاکھ پچاس ہزار سوار کی جمعیت سے خروج کیا اور نواحی
شام مین آیا اوس وقت مین امیر فیروز بن امیر جلال الدین وہان کے حاکم تھے عیار امیر مذکور کا سہیل
حبشی اوسکا نام تھا اوس کافر کی خبر امیر سے بیان کی امیر متوجہ ہوکے تیاری مین مشغول ہوے مردم شام
بہی اکثر ملحد تھی اور تقیہ مین بسر کرتے تھے یہہ خبر دریافت کرکے سب اوس ملعون کے لشکر سے ملحق ہوتے
اور ہر روز اوسکا لشکر زیادہ ہوتا تھا اور امیر فیروز کے لشکر مین خوف پیدا ہوتا تھا اور دلاور روشنہ گفتہ تھے
کہ اسے نامدارون بعد سلطان زندگی مجہپر ناگوار تھی اور اب جو یہہ لشکر آیا ہی مجھکو ایسا گمان ہوتا ہی کہ میری
شہادت اہل شہر کے ہاتھ سے واقع ہو مہاوران کین جعفری گفتے تھے یا امیر یہہ کیا فال ہے کہ آپکی زبان
پر جاری ہوتی ہی امیر نے کہا مینے ان ایام مین خواب دیکھا ہی کہ میری ریش سفید میرے خون سے سرخ ہو گئی

اب اوسطرف کا حال سنئے کہ ابو یزید نے حارث کو تخت پر سوار کیا تھا اور خود اسپ پر سوار ہوتا تھا
القصہ جب شام سے دو تین منزل پہونچے ابو یزید کے حکم سے اس مضمون کا نامہ امیر فیروز کے واسطے
لکہا گیا کہ ای امیر فیروز اگر دین ملحدین کیطرف تجکو رغبت ہی میرے پاس چلا آ ورالا شام کو خالی کر اور جسطرف تیرا
جی چاہی چلا جا کہ ہمارا درت قہر یزید کا تجسے لطف نہین ہی لیکن ایک درم خزانہ سے اپنے ہمراہ نہ لیجانا والا تجکو اختیار ہی
جب نامہ امیر فیروز کو پہونچا جواب نامہ مین بعد حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی لاکہہ گالیان نام بنام لکہہ کے
لکہا کہ اے ملعون نابکار جو کچھ تجسے ہو سکے اوسمین تقصیر نکرنا مین بھی موجود ہون جب جواب ابو یزید
کو پہونچا اوسنے جواب دیکہہ کے کہا کہ اوسکے اجل دامنگیر ہوئی ہی اوسکے بعد کوچ کرکے بیشتر روانہ ہوا
امیر فیروز بھی معہ اپنے لشکر کے شام سے نکلا قریب چالیس ہزار سوار یمنی اوسکے ہمراہ تھے اور دس
بارہ امرا بھی امیر فیروز کے ہمراہ آئے تھے کہ جنکے نام یہہ ہین حنظلہ و سفیان و خبیل و تقول و طفیل
و اخسرم وغیرہ اوران امرا نے ایکشب جمع ہو کے باہم مشورہ کیا کہ جبتک محمد مہدی قید حیات مین
تھے زمانہ علویون سے موافق تھا اب بہتر یہہ ہے کہ ہم ابو یزید کو نامہ لکہین کہ تو فلان شب مستعد و تیار رہنا
اور اول طبل جنگ بجانا ہم اوسی شب تا وارین کھینچ کے امیر فیروز کو قتل کرینگے اور تو اونکے لشکر پر شبخون مارنا
ایک شب مین یہہ سب قتل ہونگے غرضکہ باہم یہہ مشورہ کرکے مخفی ابو یزید کو نامے لکہے وہ ملعون یہہ نامی
دیکہہ کے خوش ہوا اور بعد دو تین روز کے طبل جنگ بجوایا اور اپنے لوگون کو واسطے شبخون کی تیار
کیا اور اوس جانب امیر فیروز اپنے بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ امرائے ملحدین نے کج بحثی شروع کی حنظلہ
نے کہا اے امیر فیروز ابو یزید لشکر کردہ یزید و مروان ہے اوس سے جنگ کرنا خوب نہین ہی امیر فیروز
حیران ہوا کہ یہہ لوگ کیا کہتے ہین سفیان نے کہا کہ اب دور دور مروانیان ہی خبیل نے کہا کہ ہم اوسکی تاب
جنگ نہین لا سکتے طفیل نے کہا بعد سالہا سال کے خدا نے ہماری آرزوئین پوری کین امیر فیروز ان
باتون سے مبہوت ہو کے فرمایا کہ ای نابکاران منافق اگر زمانہ مین مروانیون کا پہر دور ہوگا پہر وہ قتل ہونگی

اورنکو تو مین ابہی حکم دیتا ہون کہ پارہ پارہ کرڈالین ہنوز یہہ بات امیر فیروز نے تمام نہ کی تہی کہ حنظلہ نے تلوار ماری
چونکہ امیر بے سلاح تھے زخم خفیف لگا اوسی حالت مین امیر نے جو نیمچہ کہ تخت پر رکہا تھا اوٹہا کے منہیب دیا
جب تک حنظلہ اپنی جگہہ سے حرکت کرے ایسا نیمچہ مارا کہ اوسکا سر جدا ہوگیا سفیان نے بہی ایک زخم تیغ
امیر کے شانہ پر لگایا امیر نے اوسی نیمچہ سے اوسکو بہی قتل کیا غلغلہ عظیم بارگاہ مین بلند ہوا سعد یمنی و
سعید یمنی و ناصر یمنی و مظفر یمنی و عبد اللہ یمنی وغیرہ سرداران یمن تلوارین کہینچ کے اون ملعونین پر دوڑے
اور وہ اٹھارہ آدمی تھے ارادہ کرتے تھے کہ امیر کو قتل کرین اور ہر وقت امیر کو تلوارین مارکی مجروح کرتے تھے
امیر بہی اونسے جنگ مین مشغول تھے باوجودیکہ وہ ملاعین زیر پیراہن سلاح پہنے تھے مگر جب امیر کا نیمچہ اونکے سر
پہونچتا تھا فوراً دو حصہ کر دیتا تھا تا انکہ اون ملاعین سے آٹھ آدمی امیر نے اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کئے اور
چار یا پانچ آدمیون کو سعد وغیرہ نے قتل کیا لیکن قریب دو سو زخم کے بدن امیر پر بہی پہونچے تھے لیکن
شامیان ہنگامہ کہ اون مقتولون کے نوکر تھے امیر اور دلاورون پر حملہ کیا اسی درمیان مین ابویزید مذکور نے
موافق قرارداد شامیون کے شبخون مارا اور غلغلہ لشکر مین بلند ہوا اسہیل یمنی نے یہہ خبر لشکر مین بیان
کی کہ ابویزید نے شبخون مارا یمنیون نے امیر فیروز سے کہا کہ اے شہریار آپ اپنے جراحت کا معالجہ کیجیے امیر نے
فرمایا جو اب مین مشتاق شہادت ہون میرا گہوڑا لاؤ ہر چند لوگون نے منع کیا لیکن امیر نے قبول نکیا بلکہ بے سلاح مرکب
پر سوار ہو کے میدان مین آگئے شامی اور ابویزیدیون نے امیر فیروز اور یمنیون کو گہیر لیا حاصل
مشہور ... کہتے تھا لیکن ایسا تردد کیا کہ اگر رستم و افراسیاب زندہ ہوتے تو اونکا
حلقہ غلامی اپنے کانون میں ڈالتے اور امیر فیروز نامدار بآرزوے شہادت ایسی شمشیرزنی کرتے تھے کہ مریخ خونخوار تمام
اوس تماشے سے انگشت بدندان تھا قریب پانسو ملعون کے امیر نے اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کئے آخر ایک ملعون کے
سنان نیزہ سے کہ اوسکا زیاد بن حارجہ نام تھا امیر گہوڑے سے گرپڑے اور ملعونین نے اونکا سر مبارک بدن سے جدا کیا
اور اونکی روح مطہر بہ بال شہادت پرواز کر کے ریاض جنت مین پہونچی انا للہ وانا الیہ راجعون تمام لشکر مین قتل ہوگیا

اور بہاگ کر اسیر ہوگئے تھے دوسرے روز اوس کافر نے اونکو بہی شہید کیا اور شام سادات کی تصرف مین
آگیا بار دیگر صاحبقران روزگار شہزادہ معز الدین نصرت شعار کی توجہ سے مومنونکے تصرف مین آئیگا سہیل
بھی چار سو آدمیونکو لیکر بہاگا اون چار سے آدمیون نے راہ افریقیہ اختیار کی اور سہیل نے اسقدر کیا کہ لاش
اور سر امیر فیروز کا چرالیگیا اور اپنے دو شہزادی اسلام تک لیجاکر دفن کیا اور خود اونکے قبر پہ فقیر ہوکر بیٹھا

## اب دو کلا احوال شہادت مآل امیر نصرت قرین امیر نصیر الدین دلاور کے عرض کرتا ہون

ایکمدت بادشاہ نامدار والقائم بامر اللہ سے رخصت ہوکر جانب مصر روانہ ہوئے اور بیان ہوا ہے کہ تمام اسباب و بال
بچونکے راہ کوہستان سے بطریق قزاق روانہ ہوئے تھے اوسوقت پہنچے کہ قیدو خان نے مصریون پر یورش
کیا تھا اور قریب تھا کہ شہر کو فتح کرے مصری درگاہ قاضی الحاجات مین مناجات کرتے تھے کہ یکایک درہ کوہ سے
امیر نصیر الدین کا لشکر نمودار ہوا امیر دلاور حال دریافت کرکے قیدو خان کے لشکر کیطرف متوجہ ہوئے اور
قتل و غارت شروع کی قیدو خان یہ حال دیکہکے ہمراہ اور امیر مذکور کا معارض ہوا دو پہر تک باہم جنگ ہوئی آخر
امیر نصیر الدین دلاور نے شمشیر جان شکار سے اوسکے سر پر ضرب کاری لگایا مصریون نے یہ حال دیکہکے
طبل شادی بجایا اور دروازہ شہر کہول کر امیر عالیقدر کی ملازمت کی لشکر ترک قتل ہوا اور اکثر اسیر ہوئے اور اکثر
بہاگ گئے بعضون نے امیر کی اطاعت کی امیر نصیر الدین شہر مین داخل ہوئے اور مانثور جوانمرد کو دیکہا اوسکا
زخم بسبب تیغ زہر آلود قیدو خان کے قابل علاج نہ تھا اور اوس مومن کا حال ہر روز بدتر ہوتا تھا آج کہ امیر
نصیر الدین اوسکے دیکہنے کو گئے اوسکو حالت نزع مین پایا امیر نصیر الدین اوسکی حال پر آبدیدہ ہوئے
مانثور جوانمرد نے آنکہ کہولی خدمتگارون نے فریاد کی کہ ای امیر مانثور سلطان فلک جاہ نے امیر نصیر الدین
کو بہیجا اور اونہون نے تمہارے دشمن کو دفع کیا یعنی قیدو خان کو قتل کیا مانثور نے آہستہ سے کہا کہ تنہا میرا دشمن نہ تھا
بلکہ تمام اہل اسلام کا دشمن تھا اور یہ مژدہ سبکو واسطے ہے اور مین تو نفس شماری کرتا ہون دو تین ساعت سے
زیادہ میری زندگی نہین ہے یہ کہکے امیر نصیر الدین کے ہاتہون کو بوسہ دیا اور اوسے شکر کرکے کہا کہ میری عرض

نیازمندی سلطان فلک جاہ وغیرہ بزرگونکی خدمت مین عرض کرنا امیر نے کہا بہتر حیات و ملاقات لیکن
اسی ماقور مین سلطان فردوس مکان کی ملاقات کا سب سی زیادہ مشتاق ہون ماقور نے کہا خدا آنکو اپنے
حفظ مین رکھے بعد اسکی کہا کہ مجکو آرزو ہی کہ ایکبار دیدۂ فراق دیدہ میرے فرزند شکر مصری اور سعدان بن عدان
اور اوسکے پدر کے دیدار سے روشن ہوتی مگر یہ امر میسر نہوا امیر نے کہا خدا آنکو صحت عنایت کرے البتہ اونکو ارواح
معلے سے طلب کر سکتے ہین القصہ امیر رخصت ہوکی اپنے خیمہ مین آئے اور دوسری روز ماقور نے انتقال کیا
وہ حاکم عادل کا مصر مین عجب ماتم برپا ہوا امیر نصیر الدین یہ خبر سنکر با دیدۂ گریان اوسکے جنازے پر گئے
اور نماز مین شریک ہوکے بیرون مصر اوسکو دفن کیا اور مقبرہ عالی بنانے کا حکم دیا لیکن اس جانب مردان
قبید وخان شکست کہا کی باحال خراب محمد اخشید کے پاس پہنچے اور تمام حال بیان کیا اخشید نہایت برہم ہوا
اور لشکر کی تیاری کرکے کوچ کیا ایک شخص بغداد سے اخشید کا وزیر ہوکے آیا تھا اور مکر وتزویر مین اپنا نظیر نہین
رکھتا تھا اشعث بغدادی اوسکا نام تھا اوس نے خلوت مین اخشید سے کہا کہ یا امیر سہ نبرد دلیران
توکم دیدہ ❊ ہمہ این خویشتن را پسندیدہ تم نہین جانتے کہ امیر نصیر الدین کیسا دلاور ہی قبید وخان دلاور
کو اوسنے کس آسانی سے قتل کیا اور تم اسطرح جانتے ہو یہ کام تدبیر سے ہوگا نہ شمشیر سے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ
جا کے ظاہرا امیر نصیر الدین سے ملاقات کرو اور کہو کہ مینے علویونکی اطاعت اختیار کی اور اپنا عقیدہ موافق تمہار
عقیدے کے درست کیا اور ماقور جو اخر و مر گیا تمکو چاہیے کہ اور وسے معلی مین داخل ہو آخر کسیکو حاکم مصر کروگے
مجھی کو حاکم مصر کرو خلیفہ کیطرف سی ہو یا سلطان کیطرف سی ہو امیر نصیر الدین جوانمرد ہی البتہ اس امر کو
قبول کریگا بعد ازان ضیافت مین اوسکو زہر دیکے اوسکے شر سے ایمن ہونا اور میرے پاس ایسا زہر ہے کہ شکل
اوسکے عالم مین نہین ہی ایک ذرہ اوسکا دس آدمیونکو کفایت کرتا ہی اخشید نے کہا کہ یہ امر جوانمردی کے خلاف
ہی کیا میرے پاس پہلوان دلاور نہین ہین اشعث نے کہا مین جانتا ہون کہ جب یہ تو سنکر کو قتل کرادیگا اوس
وقت میرا کہنا قبول کریگا القصہ اخشید حدود مصر مین پہنچا جاسوسون نے یہ خبر امیر کو پہنچائی امیر نے

فرمایا آئی و وزرا نے ما بزرگ ست الغرض اول نامہ و پیام ہوا آخر جنگ کی نوبت آئی شب کو طبل جنگ
بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی الکوس ایلچی اخشید کیطرف سے میدان مین آیا امیر نصیر الدین
نے جاکے بعد رد علامات معہ مرکب اوسکو چار پرکالہ کیا بعد اوسکے ملکوس آیا وہ بہی قتل ہوا ارقاس
و مغیلا و سہراب بہی قتل ہوئے غرضکہ عرصہ تین روز مین بیس پہلوان نامی امیر نصیر الدین نے قتل کیے
اخشید کی نظر مین عالم تاریک ہو گیا خلوت مین شمعث سے کہا کہ اے وزارت پناہ مجہسے غلطی ہوئی
کہ تیرے صلاح سے کام نہ کیا جو کچہ تو نے فکر کی تہی اب اوسکو عمل مین لانا چاہیے اشمعث نے ہنس
کے کہا سے ع انچہ دانا کند کند نادان * لیک بعد از قبول رسوائی اور اوسی شب وہ مکار نابکار امیر نصیر الدین
کی خدمت مین آیا اور اخشید کیطرف سے بزبان عجز آمیز سخنان مذکورہ بالا بیان کیے امیر جوانمرد نے
قبول کیا لیکن فرمایا کہ مین سلطان کی خدمت مین عریضہ بہیجتا ہون اور یہہ حال وسمین مندرج کرتا ہون
جو کچہ ارشاد ہوگا اوسپر عمل کرونگا اشمعث نے کہا بہت مناسب ہے کیونکہ اوس حرامزادیکو کچہ اور ہی
منظور تہا القصہ بعد پیام جانبین کے اخشید اپنے ہاتہہ رومال سے باندہ کے امیر نصیر الدین
کی خدمت مین آیا امیر نے اوسکی کمال عزت کی اور اوسیوقت اس مضمون کا عریضہ سلطان فلک جاہ
کی خدمت مین روانہ کیا کہ محمد اخشید نے جب اوسکی پہلوان قتل ہوئی غلامی سادات اختیار کی اور صوبہ
مصر کا سرکار والا سے خواستگار ہے اس امر مین کیا حکم ہوتا ہے بعد اسکی وفات ماثور اور جو کچہ حال تہا
وہ بہی اوسمین مندرج کرکے سرعان کے ہاتہہ روانہ کیا بعد اسکی اشمعث و اخشید نے الفت سے آپسمین
صحبت گرم کی اور اکثر اوقات اخشید امیر کے ہمراہ دستر خوان پر شریک طعام ہوتا تہا اور دو بار
خود بہی امیر کی ضیافت کی ایک شب امیر نے خواب مین دیکہا کہ ایک باغ سبز و خرم ہے اور اوس باغ
کی اکثر عمارت زمرد و مینا سے مرصع ہے امیر نصیر الدین اوس باغ مین سیر کنان ایک عمارت عالیشان
پہنچا بالائی حوض ایک تخت زمرد نگار دیکہا اور اوس تخت پر ایک صنم سبز پوش با زیور زمرد نگار

کمال خوبی و زیبائی سے بیٹھی تھی امیر نصیر الدین نے عالم واقعہ مین اوسکو دیکھا اور ہزار جان سے اوسکا عاشق و مبتلا ہوا اوس نازنین نے بھی امیر کو سلام کیا اور بعزت تمام طلب کر کے کرسی مرصع پر امیر کو بٹھایا اور کہا خوش آمدی و صفا آوردی ع بیا کہ منظر چشم من آشیانۂ تست ٭ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ٭ امیر جا کے کرسی پر بیٹھے جب اندک صحبت گرم ہوئی امیر نے قصد کیا کہ اوسکے پہلو مین بیٹھین بے اختیار فرمایا کہ اے نازنین تمنا مروت با انیہمہ عنایت و مہربانی کرتی ہے یہ دل دادہ کے حق مین فرمائی مجکو جدا کرسی پر بٹھایا کیا قباحت ہوگی کہ مجکو تخت پر اپنے پہلو مین جگہ دو نازنین نے کہا کہ اے شہریار ایک چیز مانع ہے اور وہ تمہارا لباس سفید ہے اگر مثل میرے تمہارا بھی لباس سبز ہوتا ہے تو بیشتر ہوتی امیر نے فرمایا اس مقام مین میرے پاس پوشاک سبز نہین ہے تم مہربانی کر کے پوشاک سبز اپنی سرکار سے مجکو منگا دو نازنین نے کہا اول حمام مین تشریف لیجاؤ امیر اوٹھ کے حمام مین گئے جب حمام سے نکلے پوشاک طلب کی خواصون نے کہا کہ پوشاک لینے گئے ہین ابھی آتی ہے ہوئی امیر نے کہا کہ ان کو بلاؤ ایک کنیز نے کہا کہ تمہاری پوشاک اشعث بغدادی و اخشید یہ پہنے کے سکا نہین ہوا اسی اثنا مین امیر خواب سے بیدار ہوئے اور اس واقعہ سے حیران تھے دوسرے روز یہ واقعہ فراموش ہو گیا اور اوسی روز اخشید نے آکے عرض کیا کہ اے امیر آج غلام کی مہمانی قبول کرے امیر نصیر الدین نے قبول کیا اور خیمہ مین گئے تمام سردار بھی ہمراہ تھے آخر بعد سرود و رقص کے طعام حاضر ہوا اور اوس خبیث اشعث ملعون نے افشری مین زہر قاتل ملا کے نذر کیا اوس دلاور کے دل و جگر مین درد شدید پیدا ہوا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا اور رنگ بھی سبز ہونا شروع ہوا اور غشی طاری ہوئی اور اوس غشی مین اوسی نازنین کو دیکھا کہ امیر کا سر اوسکی گود مین ہے اور مہربانی کر کے کہتی ہے کہ یا امیر اب تم فارغ البال ہوئے باہم صحبت ہوگی کشاکش دنیا سے نجات پائی اور ابو القاسم سے بھی ملاقات کروگے بار دیگر امیر نے آنکھ کھولی اور حال معلوم کر کے فرمایا کہ اے اشعث و اے اخشید اپنے کو تم نے جہنم مین ڈالا اور مجکو بہشت مین بھیجا یہ کہکے کلمہ پڑھا اور جان بحق تسلیم کی

سرداران امیر نے ملحدین کو قتل کیا اور خود بھی شہید ہوے لشکر مین بھی باہم دیگر جنگ ہوئی لیکن چونکہ لشکر
اسلام مین سردار نہ تھا جلد شکست کہائی اور جمع کثیر درجہ شہادت پر فیضیاب ہوے مصریون نے بھی
ناچار ہوکے اونکو شہر مین دخل دیا لیکن اسقدر کیا کہ امیر نصیر الدین کو بعزت دفن کیا اور وہ ملاعین بھی متصرف
ہوے القصہ بار دگر مصر خلیفہ بغداد کے تصرف مین آیا اور وہان کی حکومت محمد اخشید کے نام مقرر ہوے اور اونکو
آل اخشید و سلاطین مصر و دمشق کہین گے چنانچہ آخر مین دمشق بھی اخشیدیون پر مستقل ہوگا
اور باقی یہہ داستان معز نامہ مین ضمن داستانہای صاحبقران کشورستان معز الملک والدین
کے مذکور ہوگی دختر شعث وزیر کافور نامی غلام اخشید سے منسوب ہوگی اور اوس سے ایک حرامزادہ دیگر
پیدا ہوگا کہ جابجا معز نامہ اوسکے ذکر سے ملوث ہوگا اور اوس ملعون کا نام جمشید خود پرست ہوگا اور بعضون
نے نام جمشید مین اختلاف کیا ہے القصہ جب سرعان مصری امیر نصیر الدین مسموم شہید کا عریضہ اردوے
معلی مین لایا اور سلطان کیخدمت مین پیش کیا امیر مجاہد الدین شاد ہوے اور سلطان فلک جاہ
نے عریضہ کو دیکھکے جواب مین لکھا کہ بینے اختیار مصر اوس عالیقدر کی راے پر رکھا جو کچھ مناسب ہو وہ کرو سرعان
نامہ لیکے روانہ ہوا لیکن خود بخود اوسکا دل طپان تھا اور جدا ہماسے پریشان دیکھتا تھا تا آنکہ منزل ہفتم مین
لشکر شکست خوردہ امیر نصیر الدین سے ملاقات ہوئی جب سرعان کو حال معلوم ہوا آہ جگرسوز
دل پر درد سے کھینچ کر بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا اہل لشکر سے کہا تم جاکے سلطان کیخدمت مین حقیقت
عرض کرو اور مین اپنا روے بخجلت نہ دکھاؤنگا یہہ کہکے ایکطرف روانہ ہوا دیکھئے اب اوسکی داستان
کب آتی ہے لیکن اون لوگون نی آگے اپنے گریبان چاک کئے اور فریاد کرکے اپنا حال بیان کیا اوسی وقت لشکر
شکستہ امیر فیروز بھی آیا اور احوال فتنہ ابو یزید بیان کیا عجب ماتم اور طرفہ غلغلہ بارگاہ مین برپا ہوا
سلطان کو چاک گریبان ہوے اور امیر مجاہد مین اور امیر جلال الدین نے گریبان چاک کئے اور
سر پر خاک ڈالی سلطان کو چاک نے تخت سے اوترکے اونکو گلے لگایا اور کہا کہ ای برادران عالیقدر

وای دلاوران نامور تمہاری پدر درجہ شہادت پر فائض ہوئے اور اونکو راہ شہادت مین حضرت امام حسن مجتبیٰ
و حضرت امام حسین شہید کربلا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خدمتمین اقتدار حاصل ہوا ہے اونکی سعادت تم گریہ
وزاری نکرو تمہاری پدر سلطان عالیجاہ ہین اور برادر کوچک تمہارا مین ہون دونون دلاورون نے
سلطان کوچک کے قدم پر سر رکھا اور بہت تعریف کی اور دونون دلاورون نے عزم کیا کہ جاکر اپنے
پدر کے قاتلون سے انتقام لین امیر جلال الدین نے شام کا قصد کیا اور امیر جمال الدین نے مصر کا ارادہ
کیا اب حال شداد سنئے کہ جب شداد خوب بحال ہوا تب سلحم نے ایکروز اوسکو طلب کرکے ایک
شمشیر اوسکو دی اور کہا کہ اس شمشیر کی قدر کرنا کہ ستر سال سے کمر اژدہی مین اسکے آہن نے پرورش پائی ہے
اس سبب سے اژدر دم اسکا نام رکھا ہے تجکو سادات کشی کا گمان تیری طرف ہے اس سبب سے یہ شمشیر
تجکو دیتا ہون اور اوس نے قریب پچاس ہزار سواران ملاعین کے جمع کئے تھے اور چاہتا تھا
کہ ارشن آباد کو جاوے کہ ایک خط ابو یزید کا اوسکو پہنچا اور اوسکا یہ مضمون تھا کہ جاسوسون سے
مجکو معلوم ہوا کہ اہل یمن نے ارادہ خروج کیا ہے تم ارشن آباد جاؤ اور سنیئے یہان اپنا امام الملحدین
لقب مقرر کیا ہے اور ایک دستہ شام کو امان مسخر کیا تھا اور امیر جلیل الشان انکا ملعون بیٹا ابو فیروز
کو قتل کیا پس اولی یہ ہے کہ پہلوان زمان بھی اپنے کو جہانتک پہونچا سکے باتفاق یکدیگر بیخ و بنیاد علویون کی
کندہ کرون اگر تم نہ آؤگے تو مین خود اکیلا انکا مقابلہ کرونگا شعر دل یک شو و بند کو راہ پراگندگی آرد
انبوہ را چہ القصہ جب نامہ پڑھا شداد اوس شام ارشن آباد کے قصد مین مشورہ کیا ہر شخص ایک
بات کہتا تھا لیکن اوسکی مادر ملعونہ نے شام کے جانیکا مشورہ دیا اور یہ کافر پچاس ہزار سوار کی
جمعیت سے شام کیطرف روانہ ہوا ابو یزید کو خبر پہنچی تین منزل پر اوسکا استقبال کرکی بعزت تمام اوسکو
لایا حارث سنگدل نے بھی اوس سے ملاقات کی ابو یزید نے شداد سے حارث کی نہایت تعریف کی
اور اوسکا حسب و نسب بیان کیا دوسرے روز ابو یزید نے تخت پر بیٹھکے دس عدد کرسی سالارانکی

یمین و یسار تخت کی بچھائیں سابق مین حارث دست راست بیٹھتا تھا اب کہ شداد آیا یہہ صلاح ہوئی کہ حارث
دست چپ بیٹھے اور شداد کی کرسی دست راست ہو یہہ خبر حارث کو بھی معلوم ہوئی برہم ہوکے لوگون
لوگون سے کہا کہ مجھسے غلطی ہوئی کہ مینے ایسے شخص کو بادشاہ کیا اور آج اوسنے میری جگہہ دوسرے کو دی
یہہ ہرگز ہونگا ملحدین نے اوس کو رہد بنہاد سے اسقدر اعتقاد بڑھایا تھا کہ حارث کو بلاکے کہا کہ اے حارث
امام الملحدین کے حق مین ایسا نہ کہہ کہ جو کچھ وہ کرتا ہے یزید و مروان و ابن ملجم کے حکم سے کرتا ہی حارث
یہہ سنکے خاموش ہوا اور ابو یزید نے بھی اوس روز حارث کو طلب نہ کیا دوسرے روز اوس کافر نے
اپنے دلمین ایک خواب تجویز کرکے حارث کو طلب کیا اور کہا کہ شبکو عالم واقعہ مین سلاطین بنی امیہ نے
مجھ جلوہ کیا اور کہا کہ شداد ہمارا نظر کردہ ہے اور اگر حارث باور نکرے تو اوس سے کشتی لڑے جو غالب ہو وہ
کرسی سپہ سالاری دست راست پر بیٹھے حارث چونکہ اپنے زور پر کمال مغرور تھا یہہ بات بادل رضا قبول
کی اور معرکہ کشتی تیار کرکے دونوں مین کشتی شروع ہوئی تمام روز کشتی ہوئی آخر روز شداد نے حارث
کو زمین پر مارا طرفین سے غلغلہ ہوا اور حارث نے شرمندہ ہوکے شداد کی ہاتھہ کو بوسہ دیا ابو یزید
نے دونوں کو خلعت دیا بعد چند روز کے سامانِ لشکر درست کرکے دو لاکہہ سوار کی جمعیت سے کہ سب ملحد تھی
جانب ارالملک منوب سادات کیطرف روانہ ہوے راہ مین جس قریہ و قصبہ مین پہونچتی تھی تحقیق کرتی تھی
اگر وہ قریہ ملحدین سے ہوتا تھا تو اوسکو قتل و غارت کرتے تھے اور ہرگز رحم نہ کرتے تھے ہرچند بعضے اون
جان سے اوس بیدولت کی ملازمت بھی اختیار کرتے تھے لیکن وہ قبول نکرتا تھا اور اونکو قتل کرتا تھا
اب اس حرامزادیکا ذکر موقوف کرکے دو کلمہ اوس ولدالزنا کے کہ جسنے امت محمدی کی گمراہی
پر کمر باندھی تھی بیان کرتا ہون راویان اخبار بیان کرتے ہین کہ جسوقت قسیس ابلیس نے وقت تابوت
علم سحر سے ڈالا اور ان اسلام کو قید کیواسطے تیار کیا اور اوسکا نام تابوت یزدان رکھکے تسخیر افلاک کا مشہور
ہوا اور رسوائی گمراہی امت خاتم الانبیا کے اوس کا ذکر اور کچھ منظور نہتا اور اس ضمن مین اگر فتنہ ملحد

وغارت کا اتفاق ہوتا تھا اوسمین مضائقہ نہین کرتا تھا اور ظاہرا ہر وقت نام سلطان مغفور بلفظ امام
ورد زبان کیا تھا اور ہر وقت سواری اوس مرتد ملحد کے ہزار آدمی با تیغ برہنہ دست راست تخت کی
یا امام کہتے ہوے چلتے تھے اور وہ حرامزادہ کمال مسخرگی سے چار فیل پر تخت روان باندہ کے سوار ہوتا تھا
اور اس طریق سے ہر روز دو فرسخ راہ طے کرتا تھا اور شویل ذلیل کو کہ علم سحر سے اوسکو صاحبقران لشکر
کیا تھا ایک شمشیر بہی سحر سے تیار کرکے اوسکو دی تہی اور اوسکو نصیحت کی تہی کہ جب لشکر سے کوئی سردار
میدان مین آئے اوسکو اس شمشیر سے قتل کرنا اور اگر پہلوان آوے تو اوسکو بزور قوت اسیر کرنا تا تابوت
پران مین اوسکو ڈال کے قید کرون شاید وہ راہ پر آئے اور اوس سے ہمارے دین کی رونق زیادہ ہو
اور اسی طریق سے قطع مسافت کرتا ہوا چلا آتا تھا تا اینکہ قریب شہر فیروزان پہنچا اول ملک فیروز
کو نامہ لکہہ کے اپنے دین اختراعی کی حقیقت اوسمین مندرج کی اور عدم قبول دین مین تہدید لکہی جب
نامہ ملک فیروز کو پہنچا نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ وہ نابکار عجب موذی ہی کہ ایسا نامہ لکہکر لوگونکو
اونکی دین سے اپنے مذہب باطل کیطرف دلالت کرتا ہی جو کچہ اوس سے ہو سکے اوسمین وہ تقصیر
نکرے اور مین اردوے سلطانی مین عریضہ لکہتا ہون امروز یا فردا کوئی سردار وہان سے میری
مدد کو آئیگا اور نہایت برہمی سے جواب نامہ لکہکے اوس ملعون کو بہیجا قیس لعین جواب نامہ
ملک فیروز سے نہایت برہم ہوا اور کہا کہ ہر چند مین چاہتا ہون کہ یہہ باطل پرست دین حق اختیار
کرین مگر وہ قبول نہین کرتے اور خواہ مخواہ راہ جہنم اختیار کرتے ہین اور مین اس امر پر مامور ہون
کہ دین حق کو رواج دون لیکن وہ ہرگز قبول نہین کرتے البتہ مین اونکو سزا دونگا یہہ کہکے کوچ کیا
اور قلعہ فیروزان کے برابر پہنچا ملک فیروز نے بہی اوسکی برابر صف کشی کی قیس زہر چند
ملک فیروز کو فہمایش کی مگر اونہون نے قبول نکیا آخر طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی
ہوئی حمید فیروزانی کہ سر گروہ لشکر فیروزان تہا میدان مین آیا اور اوسطرف سے مہر جوش

بن طہروس محیط آبادی میدان مین آیا باہم جنگ ہوئی آخر حمید نے جبرجوس کو شمشیر سے
قتل کیا اور دو تین آدمیون کو اوس کافر کے لشکر سے نوبت بنوبت قتل کیا بعد اسکے طبل بازگشت
بجا دونون لشکر اپنے اپنے قیامگاہ پر چلے گئے امیر فیروز نے اوس نامدار کے سر پر نثار کیا
اور نہایت خوش ہوکے دلاورون سے کہا کہ خدا کا کرم ہے اگر تنہا مین اس لشکر سے سمجھ لون
او سلطان کی مدد کا محتاج نہون تو نہایت خوب ہے اوس جانب قیس نے اپنے خیمہ مین
آکے لوگون سے کہا کہ ارباب دین باطل کس قدر خوش ہونگے کہ تین چار آدمی اونہون نے
میرے لشکر کے قتل کئے اور یہہ نہین جانتے کہ امام کی نظر توجہ میری طرف ہے اور نظر قہر اونکی طرف
یقین ہے کہ بہت جلد مستاصل ہون بعضون نے کہا کہ ای نجم الحق اب تو ہمارے لشکر سے
لوگ قتل ہوتے ہین پھر قتل امام کب ہوگا اور تم نظر کردہ امام یعنی اشتویل کو کیون نہین بھیجتے
اوسنے کہا یہہ سب حکم امام پر موقوف ہے کہ وہ دیر گیر و سخت گیر ہے اور اوس حرامزادی کو اس حرکت سے
یہہ منظور تھا کہ اول بعض میرے لشکر سے قتل ہون بعد ازان اگر پیش رفت نہوا تو اشتویل کو میدان
مین نہ بھیجتا وہ تحرک کرے القصہ چند روز جنگ موقوف رہی تا اینکہ مسلمان سمجھے کہ یہہ بلائین
ٹل گئے آخر ایک شب پھر طبل جنگ بجا اور دوسرے روز صف کشی ہوئی شنتاج محیط آبادی
کو کہا کہ جا اور ان باغیون کو قتل کر شنتاج نے حمید کے مقابل جاکے بعد رد و حملات اوس
شمشیر سے کہ جو اوسکے واسطے سحر سے تیار کی تھی اوس مومن کو شہید کیا ملک فیروز بسبب
رنج کے طبل بازگشت بجاکے چلا گیا دوسرے روز سید امجد و امیر معظم الدین کے آنے کی
خبر ملک فیروز کو معلوم ہوئی اوس ملعون سے کہلا بھیجا کہ جو میرا سپہسالار تھا وہ تو شہید ہوا
اب چند روز کی مہلت دی تا کہ میرا فرزند میرے پاس آئے اوس ملعون نے کہلا بھیجا کہ مینے
مہلت دی اگر میری طرف عنایت امام ہے تو سب باغیون کو زیر و زبر کرونگا اگرچہ سب فرزندان

امام ہون اگر مین حق پر ہون تو سب کو اپنے دین مین لاونگا اور جو سرتابی کریگا اوسکو سزا دونگا تاکہ روح امام مجھسے خوش ہو القصہ سید امجد و امیر معظم الدین کا خود ملک فیروزی نے استقبال کیا اور اونکو بعزت اپنے لشکر مین لایا اور زمانہ ناہنجار اور اس کافر غدار کا گلہ کیا الغرض بعد دو تین روز کے اوس قیس نے انکو نامہ لکہا اور جواب مین گالیان سنین آخر طبل جنگ بجا جب دونون لشکر صف آرا ہوے اکراد کوہ نشین اوس کافر کے حکم سے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا اور قیس لعین کا یہ قاعدہ تہا کہ جسکو وہ حکم کرتا تہا وہی میدان مین جاتا تہا کوئی اپنی طرف سے ارادہ میدان نہین کرتا تہا الحاصل جب اکراد بدنہاد نے میدان مین آکے حریف طلب کیا سید امجد نے ارادہ میدان کیا امیر معظم الدین نے اونکو منع کیا اور کہا کہ ای پدر بزرگوار جبتک مین زندہ ہون آپ ارادہ میدان نہ کیجیے القصہ امیر مذکور میدان مین آکے ہم نبرد ہوے اکراد نے کہا ای سید زادہ عالی قدر نجم الحق نائب امام تمکو دعا کہتا ہی اور کہتا ہی کہ حیف ہی تم سید ہو کے اپنے آبا و اجداد کے طریقہ کو ترک کرو اور جس خاندان مین کہ امامت مستقل ہوئی ہو تم اوس خاندان کو سلطنت سمجہے کے مرتبہ امامت کو گراو بہتر یہ ہی کہ بعد سید الصادقین علیہ السلام کے اونکے پسر بزرگ امام اسمعیل کو امام جانو اور اسیطرح بطنًا بعد بطنًا اونکی فرزندون کو امام جانو اور ابو القاسم محمد مہدی بن عبد اللہ کو خاتمۃ الائمہ اپنا مہدی تصور کرو اور میرے پاس آو جو تمہارا مطلب ہوگا مین اوسکو روا کرونگا اگر اسکے خلاف کروگے تو تمہارا خون تمہاری گردن پر ہی روز قیامت مین مجہپر باز پرس نہین ہی امیر نے کہا بانش ای مردود خدا قیس کو کب اسکی لیاقت ہوئی کہ وہ امام ہوا اور امام نے اوسکو اپنا نائب کیا وہ ایک ملعون ہی کہ بسبب عداوت جبلی کے چاہتا ہی کہ امت محمد کو ضلالت مین ڈالے و حالا زبان بہ بند و بازو بکشا کہ حرب کیواسطے آیا ہی یا نصیحت کیواسطے اکراد کو ناگوار ہوا اور نیزہ اوٹہایا باہم نیزہ وری شروع ہوئی

امیر معظم الدین نے طعن پیچم مین نیزہ اوسکے ہاتھہ سے بدر کیا اور تیغ بازی مین اوسکی
تیغ کو توڑ ڈالا آخر کشتی کی نوبت آئی امیر معظم الدین نے اندک تلاش مین اوسکو گرفتار کر لیا بعد
اوسکے چار آدمی اور اوس ابتر کے لشکر سے آئے اور امیر نے اون سبکو بھی گرفتار کیا شام کو
طبل بازگشت بجا لشکر اسلام مین نہایت خوشی تھی اور ملحدین مین ماتم تھا لیکن قیس لعین نے
اہل لشکر کو تسکین دیکے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو امام اس امر پر قادر ہے کہ اپنے لشکر کے اسیرونکو
نجات دی آخر اوس ملعون نے بزور علم سحر اپنے کو لشکر اسلام مین بھیجا پا اور اپنے لشکر کے قیدیونکو
نجات دیکے اپنے لشکر مین لے آیا اور اون لوگون کو بیہوش کیا تھا جب وہ لوگ ہوش مین آئے
وہ اپنے کو لشکر مین دیکھہ کر خوش ہوئے اور قیس کی ملازمت کو گئے اوس لعین نے ظاہر مین اون سے
پوچھا کہ تم نے کیونکر نجات پائی اونہون نے کہا ہمکو یہہ حال نہین معلوم مگر اسقدر معلوم ہے کہ دفعتاً
بیہوشی ہم پر طاری ہوئی جب ہم ہوش مین آئے ہمنے اپنے کو لشکر مین پایا اوس لعین نے کہا
کہ امام نے عالم واقعہ مین مجھسے فرمایا کے تمکو نجات دی یہہ خبر دونون لشکرون مین منتشر ہوئی
اور جہال کی زیادتی اعتقاد کا باعث ہوا عجب غلغلہ اوس ملعون کے مذہب کا اقصائے مغرب مین
بلند ہوا قیس ابلیس نے سید امجد و امیر معظم الدین سے کہلا بھیجا کہ تمنے معجزہ امام دیکھا
کہ اپنے پہلوانون کو کسطرح نجات دی سید امجد وغیرہ نے فرمایا کہ بیشک ابلیس علیہ اللعن نے
اوسمین حلول کیا ہے اور اوسکا رفیق ہے یا وہ حرام زادہ ساحر ہے اور غالب ہے کہ اوسنے کسی عیار کو
بھیجکے اونکو منگا لیا اور یہہ ہے اوسکی جواب مین کہلا بھیجا قیس نے برہم ہوکے طبل جنگ کا حکم
دیا دوسرے روز طرفین سے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین قیس نے نستویل سے
کہا کہ میدان مین جا اگر امیر معظم الدین تیرے مقابلہ کو آئے اوسکو اسیر کرنا کیونکہ وہ جوان ہے شاید راہ پر
آئے اور اوس سے ہمارے مذہب مین رونق زیادہ ہو اور اگر سید امجد آئے تو اوسکو شمشیر قاطع سے قتل کرنا

کہ تمام عمر اوسکی ضلالت مین گذری ہے اب اوسکا راہ راست پر آنا مشکل ہے بلکہ اورون کو بھی ضلالت
مین ڈالے گا کاج مردن اوز زیستن بہتر ہے لتسویل لعین نے قبول کیا اور بشوکت تمام میدان مین آکے
حریف طلب کیا اوس روز سید امجد نے کہا کہ ای فرزند میرا قصد ہے کہ آج مین میدان مین جاؤن امیر
معظم الدین نے قبول نکیا اور کہا کہ جبتک مین زندہ ہون کیا مناسب ہے کہ آپکو میدان مین بھیجون یہ
کہکے میدان مین گئے اور نعرہ کیا اور رجز پڑہا بعد رجز خوانی ہم نگاور ہوے القصہ بعد ہمزبانی نیزہ بازی
شروع ہوئی امیر نکو رنے اوس مرتد کے ہاتھ سے بآسانی نیزہ بدر کیا تیغ بازی شروع ہوئی جس وقت
کہ لتسویل کو حریف کا قتل کرنا منظور نہوتا تھا دوسری تیغ سے جنگ کرتا تھا الغرض تادیر تیغ بازی
ہوئی آخر دونون کی تلوارین مثل آرہ ہو گئین امیر معظم الدین نے اوسکا گریبان پکڑا اور ایک شبانہ روز
بازار کشتی گرم رہا آخر الامر دوسرے روز صبحکو اس جانب سے قنطیس نے ایک اسم سحر پڑہا اور اوسطرف
لتسویل نے امیر عالی قادر کی کمر زنجیر پکڑ کے زور کیا ہرچند امیر معظم الدین نے لنگر قائم کیا مگر بسبب
سحر کے کچھ نہوسکا اور اوس حرامزادے نے امیر کو زمین سے اوٹھا لیا اور اوسیطرح ہاتھ پر علم کئے
ہوے قنطیس کے سامنے زمین پر رکھدیا قنطیس نے اوس نابکار کو قید کیا دونون لشکرون مین عجب
شور وشغب بلند ہوا قنطیس کی محبت و اعتقاد سست مذہبونکے دل مین جاگیر ہوا بلکہ آہستہ آہستہ
مردمان لشکر اسلام سے سست عقیدہ بھی وقت بوقت جاتے تھے اور اوس لعین کے لشکر مین شریک
ہوتے تھے اور بعضی کہ عقل سے بہرہ نرکہتے اوس حرامزاد کو راست گو جانتے تھے اور وہ کافر بھی
زر و جواہر سے بوجہ احسن تالیف قلوب کرتا تھا القصہ جب امیر معظم گرفتار ہوے لشکر اسلام کا عجب
حال تھا اور اوسطرف قنطیس الملعین طبل بازگشت بجواکے اپنی بارگاہ مین آیا اور لباس بزم پہن کے
تخت پر بیٹھا تمام امرا حاضر ہوے اوس لعین نے امیر معظم الدین کو طلب کرکے تخت کے روبرو کھڑا کیا
اور کہا یا امیر معظم الدین قصہ نوح علیہ السلام تمکو یاد ہے کہ وہ پسر نوح با بدان نشست تا خاندان

نیو تش گم شد ٭ تم بھی اوسی جلہ سے ہو امیر نے فرمایا ای کافر غدار بخدا اگر تجھہ مین کچھہ بھی لیاقت ہوتی
تو مین تیرے واسطے یہہ شعر پڑھتا شعر سگِ اصحاب کہف روزی چند ٭ پی نیکان گرفت مردم شد ٭
لیکن بخدا تیرے حق مین سوای لعنت کے کچھہ نکلنا چاہیے کیونکہ تو جو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اونکو ضلالت مین ڈالتا ہی اور ساحر نابکار ہی اور آثار سحر تجھہ سے دیکھتا ہون قیس نے لوگون سے
مخاطب ہوکے کہا ای یارو تم مین علما و فضلا بھی ہین جو شخص نایب امام کی نسبت ایسا کہے اوسکی
کیا سزا ہی ایک حرامزادہ تھا کہ قیس نے اوسکو کتب درسیہ کا سبق دیا تھا اور وہ نہایت ذہین تھا
اور تمام کتب درسیہ کو درس سے فارغ تھا اور قیس نے اوسکو ہدایت الدین لقب دیا تھا اور امور
شرعیہ شاراوس کافر کے فتوے پر موقوف تھے اوسنے کہا کہ نائب امام اوسکے حق مین مختار ہی
یعنی خواہ قتل کرے وخواہ غرق یا حبس کرے قیس نے ایک اسم سحر آہستہ سی پڑہ کے ہوا پر دم کیا
اور ظاہر مین کہا یا امام فورًا ایک تابوت ہوا پر پیدا ہوکے زمین پر آیا قیس نے کہا ای معظم
جانتے ہو یہہ تابوت کیا ہے چنانچہ تابوت سکینہ حقتعالے نے موسی علیہ السلام کو دیا تھا یہہ
تابوت مجکو دیا ہی تاکہ باغیونکو اوسمین قید کرون اگر وہ راہ پر آئے فبہا والا قتل کرونگا یہہ کہہ کے
امیر دلاور معظم الدین کو صندوق مین بند کرکے اشارہ کیا اور صندوق ہوا پر روانہ ہوا جس شخص نے
یہہ امر غریب دیکھا وہ شل بید کانپا جاسوس یہہ خبر لیکے لشکر اسلام مین آئے اور تمام حال بیان کیا
ملک فیروز وسید امجد آہ دردناک کھینچ کے بیہوش ہوگئے اور حرم سرای ملک فیروز مین ماتم بلند
ہوا بعد دو روز کے لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا دوسرے روز کہ آفتاب گلرنگ طالع ہوا دونون
لشکر صف آرا ہوے قیس ملعون نے پھر تشویل کو طلب کرکے کہا کہ آج سید امجد میدان مین
آئینگے اونکو قتل کرنا تشویل بی ایمان قبول کرکے میدان مین آیا اور اول نصیحت کی جواب مین لیا گیا
ششتین ٭ ہر دو در ابروان خم افگندند ٭ نیزہ در نیزہ ہم افگندند ٭ ہر دو را آتش از سنان بجست ٭

ہر چہ آن میکشاد این می بست ۰۰ آخر سید امجد نے اوس گبر نحو و مغرور کے ہاتھ سے نیزہ حوالی
کیا جب نوبت شمشیر پہونچی سید عالیقدر کو اوسنے شہید کیا ۰ دریغا کہ آن نخل باغ سیادت ۰۰
برید از جہان شد بگلزار جنت ۰۰ جب ملک فیروز نے اپنے داماد کو کشتہ دیکھا گریبان چاک کیا اور
سر پر خاک ڈال کے با تیغ برہنہ اوس کافر کی طرف آیا اور چند تلوارین بھی اوس کافر کو مارین آخر
قیس کی اشارے سے اوسکو بھی شہید کیا مردم فیروزان و لشکر سید امجد نے مرکبون کی دم و
ایال کاٹے اور سہل جنگ کرکے فرار اختیار کیا اور شہر مین جاکر دروازہ بند کیا اور نہر کو پانی سے پر کرکے
برج و بارہ قلعہ کو توپ و تفنگ سے آراستہ کیا اور شہر کا بندوبست وزیر ملک فیروز خواجہ عزیز الدین سے
متعلق ہوا اور امیر معظم زن سید امجد دختر فیروزان کا عجب حال تھا کہ خدا ایسا حال کسی کافر کو بھی
نصیب نکرے تمام مردمان شہر نے سیاہ پوشی اختیار کی تھی اور ہر گھر ماتم آبادہ تھے قیس لعین
نہایت خوش ہوکر پھرا اور کہا کہ اب یہ لوگ حصاری ہوئے ہین اور انکو گمان ہے کہ اس حیلہ سے
محفوظ رہینگے مگر جسوقت کہ نام امام لیکے دعا کرونگا ایک روز مین قلعہ مفتوح ہوگا لیکن مین نے بہ امر
رضای امام پر موقوف رکھا جسوقت وہ چاہے ہمارے واسطے قلعہ کو مسخر کرے اب جشن چہل روزہ
کی تیاری کرو اور عیش و عشرت مین مشغول ہو اور اس چالیس روز مین پینے شراب بھی تم پر حلال کی
جب غلہ محصوران تمام ہوگا خود بخود آکے اطاعت کرینگے اس جانب خواجہ عزیز الدین نے
سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ کی خدمت مین عریضہ لکھکے روانہ کیا اور تمام حال اوسمین
مندرج کیا قاصد نے بعد چند روز کے اردوی معلے مین پہونچکے بادل بریان و چشم گریان وہ نامہ
سلطان کوچک کی خدمت مین پیش کیا جب نامہ پڑھا تمام اہل مجلس مین آواز گریہ بلند ہوئی
اور از سر نو سلطان کا ماتم کیا کیونکہ یہ حادثات بعد وفات اوس عالی قدر کے دمبدم واقع ہوتی
تھی اور باعث زیادتی آزار قائم الملک ہوتا تھا سلطان کوچک نے بھی سید امجد کیواسطے گریہ

کرکے فرمایا یارو امیر معظم الدین کا خدا حافظ ہی معلوم نہین کہ یہہ ساحر اوسکو کسطرح قید مین رکھے
اس کافر نے عجب سحر تازہ اختراع کیا ہی کہ تابوت کو بناکے اپنے ہمراہ لیے پھرتا ہی خدا جلد اوسکے
شر سے مسلمانون کو اپنی حفاظت مین رکھے کیا کرون اگر معاملۂ ابو یزید درمیان مین نہوتا مین ضرور
اوسکی طرف جاتا مہر سپہر شجاعت خورشید اوج جلادت یکہ تاز میدان کارزار یعنی شہزادہ حیدر نامدار
اپنی مسندل سے اوٹھ کر اپنے برادر بزرگ سلطان فلک جاہ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے
شہریار اگر اجازت ہو تو یہہ غلام جاکے بتوفیق خدا اس مہم کو سرانجام دے سلطان نے فرمایا ای فرزند
سنتے ہین کہ وہ ساحر ہی تم جاکے کیا کروگے شہزادہ حیدر نے کہا ای سلطان عالیقدر مین
خدا پر توکل کرکے جاتا ہون اور میرے جد بزرگوار میرے مددگار ہین یہہ کہکے سات ہزار سوار
کی جمعیت سے رخصت حاصل کرکے روانہ ہوے مہتر زرک بن ظفرنگ بھی شہزادے کے ہمراہ ہوا
اب دیکھیے انکی داستان کب آئے لیکن وہ کلمہ اوس راندۂ درگاہ ذو العرش المجید کے عرض
کرتا ہون کہ جسوقت وہ نابکار معہ دو ہزار سوار کے شام سے کوچ کرکے متوجہ مغرب ہوا اول ذکر
ہوا ہی کہ راہ مین جس دیہہ و قریہ مین پہونچتا ہی اگر وہان کے ساکنون کو اپنے مذہب کے خلاف
پاتا ہی قتل کرتا ہے ہرچند لوگ اوس سے سفارش کرتے ہین وہ قبول نہین کرتا یہانتک کہ ایسی
راہ پہ پہونچا کہ یمن صغری وہان سے تین منزل دست راست کی طرف تھا جاسوسون نے اوس ملعون کو
خبر دی کہ خواہرزادہ امیر فیروز کہ اوسکا نام امیر نجم الدین ہی یمن صغری مین ہی اور خزانہ علویان
بھی یمن صغری مین بہت ہی اوس ملعون نے یہہ حال سنکے عنان شرارت قلعۂ مذکور کی طرف پھیری
امیر نجم الدین کو بھی خبر معلوم ہوئی امیر مذکور مرد فہمیدہ و جہان دیدہ تھا باوجود شجاعت و قوت
و جرات کے حق تعالے نے عقل متین اور رای جہان آفرین اوسکو عنایت کی تھی برادر سہیل یمنی
بھی امیر نجم الدین کے پاس ہی اور ماتم امیر فیروز مین اکثر مردم یمن صغری نے بھی سیاہ پوشی

اختیار کی تھی اور سہیل بھی سیاہ پوش تھا القصہ سہیل نے خبر تحقیق شکر ملحدین کی امیر کو پہونچائی
امیر نجم الدین نے اسمین مصلحت دیکھی کہ بغیر جنگ کے قلعہ بند ہو چنانچہ تمام رعایا بیرون قلعہ کو اندر
طلب کرکے قلعہ کا دروازہ بند کیا اور برج و باری کو توپ و تفنگ سے آراستہ کرکے خندق کو پانی سے
بھر دیا اور پل تختہ اوٹھا لیا لیکن جب ابو یزید قلعہ کے نزدیک پہونچا امیر نجم الدین کو اس مضمون کا
نامہ لکھا کہ نوکری علویون مین کر اب اونکا اقبال بعد وفات ابو القاسم کے ادبار سے مبدل ہوا ہے
کیا حاصل ہوگا خزانہ لیکے میرے پاس چلا آ اور میری نوکری قبول کر تیری نہایت عزت کرونگا اور اگر
اسکے خلاف کریگا تو مردم قلعہ سے ایک شخص کو بھی زندہ نچھوڑونگا میری عادت سے واقف ہے کہ جہان
مین پہونچتا ہون اگر وہان کے لوگون کو اپنا مطیع نہین پاتا تو ایک آدمی بھی اون مین سے زندہ نہین
چھوڑتا القصہ یہہ نامہ تیار کرکے قریح بن جریح ملحد کے ہاتھہ بھیجا چونکہ وہ ایلچی تھا سو آدمیون کی جمعیت
قلعہ مین گیا امیر نجم الدین جب مضمون نامہ پر مطلع ہوے بسبب غصہ قتل امیر فیروز کے ایلچی کے
روبرو نامہ پر پیشاب کر نیکا حکم دیا بعد ازان قریح کو معہ اوسکے توابع کے گرفتار کرکے اونسے اسپ و
سلاح چھین لئے اور اونکے منہ کالے کرکے تضحیک کرکے قلعہ سے نکال دیا جب شحکو ابو یزید نے یہہ
حال سنا غصہ سے اپنی تمام ریش نوچی شدّاد نے کہا ای ناظر کردہ یزید و مروان تو نے برا کیا کہ اس
قلعہ پر بطمع مال آیا استحکام قلعہ کو دیکھ کہ بغیر مدد اس ملعم یہہ فتح نہوگا ابو یزید نے کہا اب یورش کرو
غرضکہ سوار ہوکے قلعہ پر یورش کیا امیر نجم الدین والا دست طرف دست راست قلعہ بارہ ہزار
تیرانداز بٹھلائے اور طرف دست چپ توپخانہ تھا القصہ جب یورش ہوا حارث سنگدل سب کے
آگے تھا اور ملحدین اوسکی عقب مین تھی شدّاد بھی موجود تھا شدّاد نے قلعہ کو دیکھکے حارث سے کہا
کہ تم دست راست جاؤ کہ توپخانہ اوسطرف کم ہے اور دیوار تک پہونچ کے فوراً دیوار مین رخنہ کرنا اور
مین کوشش کرکے دروازہ لیتا ہون غرضکہ یہہ مشورہ کرکے راست و چپ روانہ ہوے حارث نے

جب تیر کی زد پر پہونچا ایک دلاور نے اوسکو تیر مارا چونکہ اوسکی اجل تہی تیر کی زد سے اوسکا خود سر
اوڑ گیا مگر غازیان اسلام کی سہام سے ہزار ملحد جہنم واصل ہوے اور باقی بہاگے جب حارث
تنہا رہ گیا وہ بہی بہاگا اور دوسری طرف شداد نے بذات خود تردد نمایان کیا لیکن قریب تین ہزار
آدمی کے ضرب توپ سے ہلاک ہوے اس عرصہ مین شام ہوئی اور کوئی کام نہوا ابویزید نہایت
برہم ہوا اور اس قلعہ پر آنے سے پشیمان ہوا راوی کہتا ہی کہ اس قلعہ مین ایک نقب ہی کہ اوسکا دہنہ
کوہستان مین ہی اور اسقدر وسیع ہی کہ چار سوار نیزہ دار اوسمین برابر جا سکتے ہین امیر نجم الدین کو
جب اوس نقب کا حال دریافت ہوا ہزار سوار کی جمعیت سی اوس نقب سی نکل کے سلطان کو چپک
کے نام سے لشکر کفار پر شبخون مارا اور وقت بازگشت ابن خربن وندان کو قتل کیا اور صحیح و
سالم نکل گئے اور قریب دو ہزار ملحدین کے قتل ہوے القصہ ہر چند ابویزید قلعہ پر یورش کرتا تہا
لیکن کچہہ نہو سکتا تہا اور امیر نجم الدین بہی بعد دو تین شب کی ایک شب نقب کی راہ سے نکل کے
شبخون مارتے تہے اور ملحدین کو قتل کرتے تہے اور دہنہ نقب ایسی غار سے پیدا ہوا تہا
کہ کوئی اوسکے حال سی واقف نہین ہوتا تہا اور اسی سبب سی قریب چودہ ہزار ملحد کے چند شبخون
مین قتل ہوے اور یورش مین جمع کثیر قتل ہوے ابویزید یہہ سمجہا کہ یہہ قلعہ کسی طرح فتح نہوگا ناچار ہوکے
ایک دن صبحکو ترسان و لرزان خواب سی اوٹہا اور لوگون کو طلب کرکے اور شداد سی مخاطب ہوکے
کہا کہ اے شداد شبکو مین نے اپنے جد ابن ملجم کو خواب مین دیکہا کہ مجہپر نہایت برہم ہوکے کہا
کہ اسی نابکار مین نے تجہکو اسواسطے نظر کردہ کیا ہی کہ میرے دشمنون کی بنیاد قطع کرے نہ اسواسطے
کہ مال پر طمع کرے اور ایک ادنی قلعہ پر عمر بسر کرے اور لشکر کو ضایع کرے اس قلعہ کی فتح دوسرے
وقت پر موقوف ہی اب اس قلعہ کی تسخیر سے درگذر اور مدینہ مین جاکے علویون سی جنگ کر لہذا
اب مجہکو یہان قیام کرنا مناسب نہین ہی شداد نے کہا مین نے پیشتر ہی کہا تہا کہ یہہ فعل لغو ہے

کہ اس قلعہ پر آ کے اسکے بادشاہ کی فکر کرنا چاہیے جب اونکو زیر کر لیتے تو پھر کوئی قلعہ تم سے باغی نہ ہوتا القصہ
ابو یزید وہان سے کوچ کر کے مہدیہ کی جانب روانہ ہوا امیر نجم الدین کو جب یہہ حال معلوم ہوا تین
منزل تک ہر شب برسم شبخون اونکی خدمت کی الغرض ابو یزید کو تسخیر مین صغری کا داغ تھا او منزل
بمنزل چلا آتا تھا اور اس عرصہ مین جس جگہہ کسیکو توابع سلطان سے پاتا تھا قتل کرتا تھا اور وہانکی آبادی کو
غارت کرتا تھا تا حدیکہ قلعہ قیروان کے متصل پہونچا ملک رشید قیروانی اور اوسکا پسر ارشد بن رشید
اوس قلعہ مین تھے ملک رشید نے قصد کیا کہ مثل قلعہ مین صف لشکر کے حصاری ہون لیکن شاہزادہ
ارشد نے بسبب غرور جوانی کے قبول نکیا اور احتیاطاً معہ اپنے لشکر کے کہ پچاس ہزار سوار تھے قلعہ سے
نکل آیا حمران بن حمزہ نے افریقیہ سے جا کے ابو یزید کی ملازمی کی تھی اوسنے یہہ خبر ابو یزید سے
بیان کی ابو یزید نے دل مین کہا کہ یہہ قلعہ باسانی دستیاب ہوتا ہی کیونکہ شاہزادہ ارشد بن رشید
بسبب غرور جوانی و ورزش پہلوانی کے قلعہ سے نکل آیا ہی اور بیرون قلعہ خیمہ کیا ہی اب اس سے
مکر کرنا چاہیئے یہہ تصور کر کے شداد سے کہا کہ تو سترہزار سوار کی جمعیت سے اس طریق سے تین چار
فرسخ جا کہ گویا مین نے تجھکو مہدیہ کی طرف بھیجا ہی اور ظاہر مین سب کے روبرو مین تجھکو رخصت بھی کرونگا بعد
ازان تو قلعہ کے اوس طرف اپنے کو پہونچا لوگ اس سبب سے مطمئن ہونگے کہ لشکر گران بیرون قلعہ کے
تو دفعتاً شہر پر جا پڑنا اور قتل و غارت شروع کرنا مجھکو یزید و مروان نے خبر دی ہی کہ یہہ شہر اس تدبیر سے
مسخر ہوگا شداد نے قبول کیا اور اوس ملعون نے دوسرے روز شداد کو خلعت دیکے کہا کہ تو
مہدیہ کی طرف جا مین بھی قیروان کو مسخر کر کے تیری عقب مین آتا ہون شداد کوچ کر کے چار فرسخ
مہدیہ کی طرف گیا بعد ازان عنان یکرو تندویر قیروان کی طرف منعطف کی شاہزادہ ارشد بن رشید
کو بھی یہہ خبر پہونچی کہ ابو یزید نے شداد کو مہدیہ کی جانب روانہ کیا اور خود معہ حارث سنگدل وغیرہ
کے اسطرف متوجہ ہوا شاہزادہ خوش ہوا کہ بارے جسقدر راونکی جمعیت کم ہو بہتر ہی القصہ جب ابو یزید

لشکر شاہزادہ کے برابر پہونچا اول نامہ لکھکے ارشد بن رشید ولاور کو اپنی مذہب باطلہ کی دلالت کی
شاہزادے نے نامہ دیکھکے منشی کو دیا اور کہا جواب جنگ لکھدو ایلچی نے کہ خرغال بن نادر
اوسکا نام تھا اور پہلوان زبردست تھا نصیحت شروع کی اور بسبب غرور پہلوانی کے کلمات ناشائستہ
بھی بکے شاہزادہ ارشد نے دو مرتبہ اوسکو منع کیا اور کہا کہ ایلچی کو ایسی باتون سے کیا سروکار
تو ایلچی ہی جواب نامہ لے اور بخیریت چلا جا خرغال نے کہا کہ مین اونمین نہین ہون کہ تجسے خوف
کرون تمھاری مہم کو فقط مین کفایت کرونگا شاہزادے نے کہا اے مغرور تو اپنے کو کیا سمجھا ہی اپنی عزت
کا خیال کر خرغال نے کہا کہ اے خیرہ سر مجکو نہین پہچانتا ابو یزید نے مجکو اسی واسطے ایلچی گری پر نامزد
کیا ہی کہ جبرا و قہرا تجکو اوسکی خدمت مین لیجلون شاہزادے نے اس کلام سے برہم ہوکے اوسکو
بہت گالیان دین وہ تلوار کھینچکے شاہزادے کیطرف دوڑا مہلواق قیروانی درمیان مین آکے
شہید ہوا اوسوقت شاہزادہ ارشد بیتاب ہوکے تخت سے اوترا اور اوسکے مقابل ہوکے اوسکے
ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اوسکی کمر زنجیر پکڑکے باسانی اوٹھالیا اور اوسکو قتل کیا اوسکے ہمراہ جو لوگ
آئے تھے اونکو مارکے نکال دیا ابو یزید کو جب یہ حال معلوم ہوا نہایت برہم ہوکے شبکو طبل جنگ کا
حکم دیا القصہ دوسرے روز صف کشی ہوئی اقواس سنگدل میدان مین آیا شاہزادہ ارشد
نے جاکے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے مقوا اسس آیا وہ بھی قتل ہوا افروس بھی مارا گیا غرضکہ اوس
روز سات آدمی شاہزادہ ارشد کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوے روز سوم حارث شاہزادے
کے مقابلہ کو گیا وہ بھی زخمی ہوا ابو یزید نے برہم ہوکے جنگ مغلوبہ کا حکم دیا جسوقت کہ بازار مغلوبہ
گرم تھا اوسی وقت شداد بدنہاد شہر کے دوسری طرف سے پیدا ہوا اور دفعتًا شہر پر جا پڑا جو لوگ
دروازۂ شہر پر تھے اونسے نگہبانی نہو سکی اور فوج شداد شہر مین داخل ہوئی غلغلہ عظیم شہر مین بلند ہوا
ملک رشید سوار ہوکے شداد کے مقابلے کو آیا اور قتل ہوا شداد جنگ کنان شہر کے اوسطرف

نکل گیا شاہزادہ ارشد نے یہہ خبر سنکے گریبان چاک کیا اور رشد اد کے مقابلہ کو گیا گر زخمی ہوا اوسکا
مرکب اوسکو لیکے جنگ مغلوبہ سے نکل گیا اب دیکھئے انکی داستان کب آئے اب شہر کا حال سنئے کہ ابویزید
نے خاطر خواہ قیروان مین قتل عام کیا چنانچہ قلم عجلت رقم اوسکی تفصیل نہین لکھ سکتا اور روضۃ الصفا مین
مسطور ہے کہ عقیدہ ابویزید کا تب وارث کے مذہب مین جائز نتھا چنانچہ اکثر لوگون نے مردمان قیروان کی شفاعت کی
مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا کہ یہہ شہر مرتبہ مین بیت المقدس سے زیادہ نہین ہے جب وہان قتل و غارت واقع ہوئی
تو یہان کیا مضائقہ ہے غرضکہ حسب دلخواہ قتل عام کیا اور بال بچیاب قلعہ قیروان سے اوسکو ملا بعد جشن مہدیہ کی
طرف روانہ ہوا جاسوسون نے یہہ خبر سلطان کوچک و سلطان بزرگ کی خدمت مین عرض کی سلطان
یہہ خبر سنکے نہایت بیدماغ ہوئے اور فرمایا کہ ای دلاوران نامدار دو فتنۂ عظیم نے دو طرف سے سر اوٹھایا ہے
ایک تو فتنہ ابویزید دوسرا قیس نابکار ہے خدا انکے شر سے مسلمانون کو اپنی حفظ مین رکھے سلطان کوچک نے
کہا کہ ای پدر بزرگوار عجب مقدمہ ہے اور کوئی چیز ہمارے پاس باقی نہین ہے کہ جس سے ہم ساحرونکا سحر دفع کر سکین
بعضے امرا نے کہا کہ ای شاہ فلک جاہ و ای سلطان گردون بارگاہ عجب مقدمہ ہے کہ ہم قیس کا
حال اسطرح سنتے ہین کہ جو اوسکی اطاعت کرتا ہے اگرچہ بہ تقیہ ہو تو وہ اوسکو جان و مال سے امان دیتا ہے
اور یہہ دوسرا یعنی ابویزید بغیر قتل مسلمانان راضی نہین ہوتا سلطان کوچک نے فرمایا قیس
لعین تو دشمن ایمان ہے اور اوسکو اضلال امت خیر البشر منظور ہے اور ابویزید کو جان و ایمان دونون چیزونکا
دشمن ہے سلطان فلک جاہ نے فرمایا اللہم اشغل الظالمین بالظالمین القصہ جب یہہ معلوم ہوا کہ
ابویزید قریب پہونچا سلطان کوچک نے فرمایا کہ ہمارا خیمہ مہدیہ سے باہر نکالو اور اپنے پدر بزرگوار
کو قلعہ مین چھوڑ کے خود خیمہ معلی مین داخل ہوئے اور سلطان فلک جاہ بسبب بیماری کے قلعہ مین رہے
اور حکیم عبد السلام اونکے معالجہ مین مشغول ہوئے ⁘

انکو تو کارسازی جنگ ابویزید مین چھوڑئی اور دو کلمہ احوال فیروزان اور محاصرہ

قیس الملبس کا اور پہونچنا شاہزادہ حیدر کا اور گرفتاری اوس شہریار کی بیان کرتا ہون

جس وقت قیس لعین کہ اپنے کو نجم الحق کہتا ہے قلعۂ فیروزان کو قتل و غارت کر کے جشن مین مشغول ہوا
ہر روز خواجہ عزیز الدین سے پیغام کرتا تھا کہ اگر اپنی اور مردم شہر کی خیریت چاہتے ہو تو گردنمین
تیغ ڈال کے چلے آؤ اور دین حق کی متابعت کرو ان بیچارون کو عبث قتل کراتے ہو و الا ہر چہ بینی از
خود بینی اور مین جو حکم کرتا ہون اپنی طرف سے نہین کرتا شعر ہر بار با گفتہ ام و بار دگر میگویم ٭ کہ من دل
شدہ این رہ نہ بخود می پویم ٭ حکم فرمودہ بمن مہدی موعود ازان ٭ نقش سلطان ز دل اہل جہان می شویم ٭
اے عزیز الدین تو قلعہ میرے ہاتھ سے نہ بچا سکیگا یورش سخت کرونگا اور اگر اوس سے کوئی کام
نہوا تو اپنے مطلب کی جناب امام مین دعا کرونگا خواجہ عزیز الدین نے جواب مین کہا کہ مینے سنا ہے
کہ شہزادہ حیدر ابن سلطان فردوس مکان آتا ہے اوس وقت تک تو بھی صبر کر اور اگر مجھکو مرگ سے
ڈراتا ہے تو مین مشتاق شہادت ہون اور بغیر ملک فیروزہ و سید احمد زندگی مجھپر دشوار ہے قیس نے
چند روز بتایا الغرض ایک روز اکرا اور شمتاج وغیرہ کو حکم یورش دیا آخر قلعہ پر یورش ہوا لیکن چونکہ
اب تک سحر درمیان مین نہ تھا اس سبب کوئی کام نہوا شبکو قیس تخت پر بیٹھ کے لوگون کو تسلی
دیتا تھا اور کہتا تھا کہ بحر دمیری ایک دعا کی قلعہ فتح ہوگا تم اوسکے محاصرہ سے دل تنگ نہو اور
شراب بھی ایام جشن مین لوگون پر مباح کی تھی ہفتہ مین دو روز جشن کرتا تھا اور اوس دو روز مین خود
بھی علانیہ شراب پیتا تھا اور سوای ان دو روز کے اسقدر صلاح و تقوی لوگونپر ظاہر کرتا تھا کہ لوگونکو
حیرت ہوتی تھی راوی کہتا ہے کہ عصر اسمعیلیا مین دو شخص پیدا ہوے کہ اونہون نے امت محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ پر شراب مباح کی ایک تو یہہ ملعون کہ جو دامت محمد تھا اور دوسرا حسن صباح
تھا کہ اوسکی اولاد سے بھی ایک نے یہہ کام کیا تھا یعنی امت محمد پر شراب مباح کی القصہ قیس لعین
ایسی قبیل کی باتین کرتا تھا کہ ایک جاسوس نے آکے خبر ابو یزید اور اوسکا حال بیان کیا قیس الملبس نے

خوش ہوکے کہا کہ کسیکو یاد ہے جینے کہا تھا کہ علامت مہدی ہونے ابو القاسم کی یہہ ہے کہ دجال اوسپر
خروج کرے اور شہرونکو قتل و غارت کرے بعض لوگون کو اوسکی یہہ بات یاد تھی اونہون نے اوسکے
قول کی تصدیق کی کیونکہ قیس کو اوضاع حرکات فلکی سے معلوم ہوا تھا کہ ایک کور چشم علویون پر
خروج کریگا بعد ازان ایک حدیث بیان کی کہ جسکا یہہ مضمون تھا کہ دجال قائم پر خروج کرے اسکے بعد
کہا کہ ای تابعان دین حق آگاہ ہو کہ وقت خروج دجال ابھی نہ تھا بلکہ ظہور کبری مین تھا اور ظہور کبری کا زمانہ
ابھی دور ہے اور یہہ جو ظہور واقع ہوا ظہور صغری تھا لیکن اب کہ دجال نے خروج کیا یہہ اوسکا خروج امامزادونکی
تنبیہ کے واسطے ہے کہ وہ اپنے پدر کی قدر نہین جانتے اور اونکے نزدیک مہدی موعود محمد ابن حسن
عسکری علیہما الصلوٰۃ والسلام ہین اسی سبب سے دجال نے قبل از وقت کے خروج کیا تا کہ وہ خوف
کرین اور اپنا عقیدہ ترک کرکے راہ حق اختیار کرین اور اس دجال کو بھی کوئی شخص بحکم امام سے قید کریگا
تا ظہور کبری امام ہین خر پر سوار ہوکے خروج کریگا اور ابھی اوسکا خروج پیدا نہین ہوا ہے اور یہہ بھی کہتا تھا کہ امام
حقیقتاً زندہ ہین مگر نظر مردم سے غائب ہین اور جو اونکا کفن و دفن واقع ہوا بسبب اسباب ظاہری کے تھا و اللہ
وہ زندہ ہین چنانچہ مین ہر روز اونکی صحبت مین جاتا ہون الحاصل اسیطرح کے مزخرفات کہتا تھا تا اینکہ
ایک روز بار دگر قلعہ پر یورش کیا اور اوس روز قریب تھا کہ قلعہ لے لے کہ شہزادہ عالیمقام یعنی شہزادہ [illegible]
کی آمد آمد ہوئی قیس نے لوگون سے کہا کہ یہہ وہ کہ امامزادہ گمراہ نائب پدر کی جنگ کو آتا ہے دیکھون اوس سے
کیا ہوتا ہے لیکن شہزادہ نامور نے پہونچکر قیس کے مقابل صف کشی کی شبکو اپنے خیمہ مین قیام کیا خواجہ
عزیز الدین محل کے شہزادے کے لشکر سے ملحق ہوا اور ملازمت بجا لایا شہزادے نے اوسکے حال پر نہایت
مہربانی فرمائی دوسرے روز خود سوار ہوکے محل سرا کے دروازہ پر گئے اور زن و دختر امیر فیروز کو تعزیت
دی اور سید امیر کے حال پر چشم پر آب ہوکے اپنے خیمہ مین چلے آئے اوسی شب ایک شخص نے لشکر
قیس سے آکے شہزادے سے عرض کیا کہ قیس نے سلام کہا ہے اور کہتا ہے کہ مذہب حق کا برباد کرنا

سہل جانتے ہو اولی یہہ ہے کہ اپنے پدر کے حق کو پہچانو آخر روز قیامت مین کیا جواب دوگے
اگر تم اپنے عقیدے سے پھر کے مذہب حق اختیار کرو تو صاحب حق تم ہی ہو اور اگر ایسا نکروگے تو
تمکو اختیار ہے مینے اپنا حق نصیحت ادا کر دیا و ما علی الرسول الا البلاغ تمہارے جد کی کتاب مین نازل
ہوا ہے والسلام شہزادہ اوس نامہ کو دیکھکے بہت برہم ہوا نامہ کو چاک کرکے دور پھینکدیا اور زبان پر
یہہ بیت پڑہی شعر چو فردا بر آید بلند آفتاب ٭ من و گرز و میدان افراسیاب ٭ بعد اوسکے ایلچی کو
رخصت کیا ایلچی نے آکے تمام حال قیس سے کہا قیس نے طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز صفوف
جدال و قتال آراستہ ہوئی عمرو کوہ تن قیس کی طرف سے میدان مین آیا اور شہزادہ کیطرف سے
عبد الاحد مدنی نے میدان مین جاکے اوسکو واصل جہنم کیا اجرفو وغیرہ دس نفر اوسکے عقب مین آئے
سید نے اون سبکو دوزخ کی طرف روانہ کیا آخر شہتاج نے قیس کے حکم سے میدان مین
جاکے سید عبد الاحد کو شہید کیا شہزادہ حیدر یہہ حال دیکھکے نہایت آزردہ ہوئے اور
اوسروز طبل مراجعت بجایا اور سید کو بعزت دفن کیا دوسرے روز پھر طبل جنگ بجا اور صف آرائی
ہوئی ارسود بن اکراد میدان مین آیا شہزادہ حیدر خود میدان مین گئے بعد ہم زبانی و رد حملات
اوسکو مانند کرپاس کے چیر ڈالا قیس نے دل مین شہزادے کے زور و قوت کی تعریف کی اور کہا
مین دیکھتا ہون کہ محمدی کسقدر کامل ہوتے ہین آخر اوتال کوہ تن کو بھیجا شہزادہ نے بعد رد حملات
اوسکو مانند گربہ کے قتل کیا اوسکے بعد دس آدمی اور آئے شہزادے نے اون سبکے بہی یہی سلوک کیا
یعنی پاؤن اونکے پکڑ کے چیر ڈالے یا اونکا سر اوکھیڑ لیا دوسرے روز دس آدمیون کو گرز سے مارا
اور تیسرے روز تیرہ آدمیون کو شمشیر سے قتل کیا یہہ حال دیکھکے قیس کے ہوش و حواس
باختہ ہوئے شہتاج و شتویل و ملک محمود نے قیس سے جاکے کہا کہ یا نجم الحق اگر جناب امام مین
رجوع نکروگے تو یہہ امامزادہ ہم سبکو قتل کریگا قیس نے کہا کل یہہ قصہ فیصل ہوگا غرضکہ

طبل مراجعت بجی اور دوسرے روز صف آرائی ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ تابوت پیدا ہوا شہزادے
کہا کہ یہہ حرامزادہ طرفہ ساحر زبردست ہی اور ہر تازہ اختراع کرکے یہہ تابوت بنایا ہی خواجہ
عزیز الدین نے کہا ای شہریار جنکو اہل میدان کے سامنے قتل نہین کرتا اونکو اس تابوت مین
قید کرتا ہی پھر اونکا حال معلوم نہین ہوتا چنانچہ امیر مظفر الدین سی بھی یہی سلوک کیا القصہ جب صفین
آراستہ ہوئین قیس نے اشارہ کیا اور اوسکا تخت وسط میدان مین لائے دونون لشکرون کے
لوگ حیران تھے کہ یہہ خود کیا جنگ کریگا قیس نے وسط میدان مین پہنچکے باواز بلند کہا کہ اے
شاہزادۂ حیدر مین چاہتا ہون کہ میرے پاس آؤ تاکہ دو کلمے تمسے کہون شاہزادہ مرکب اوٹھاکے
اوسکے مقابل آیا وہ کافر ظاہر انیل بیٹھا کے تخت سے اوترا اور زیر تخت شاہزادے کے روبرو
کھڑے ہوکے کہا کہ ای امامزادہ برحق جانتے ہو کہ بیٹے تمہاری امامزادگی کی نظر سے یہہ سلوک
کیا اگر اپنے حق پدری کو پہچانا اور اونکے حق کی پامالی نکرو تو یہہ تخت تمہارے واسطے ہی اور مین تمہارا
چیلا ہوکے تمام عالم کو تمہارے واسطے مسخر کرونگا اور اگر تمنے اپنا عقیدہ ترک نکیا اور اپنے دین
باطل پر قائم رہنے پر تمسی بھی وہی سلوک کرونگا جو اورون سے کیا ہی اور تم مین اور دوسرون مین
تفاوت نکرونگا شاہزادۂ حیدر نے کہا ای کافر بدکیش تجکو اس امر کی کب سی لیاقت ہوئی اور یہہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ امام اپنے فرزندون سے حال امامت نہ کہے اور تجھسے کہے جو ولد الاصل ہے
اس بات کا اظہار کرے قیس نے کہا ای حیدر فرزندون کو اوسکی لیاقت نتھی کہ جو تجکو ہے
جو کچھہ لازم تھا بحکم الٰہی وہ مجھسے کہا شاہزادے نے فرمایا اپنے وقت حیات مین لوگون پر اپنا حال
کیون ظاہر نکیا حالانکہ یہہ امر حجت اللہ پر واجب ہے قیس نے کہا کہ اونھون نے مصلحت نہ دیکھی
اور حکم الٰہی بھی اسیطرح تھا جیسا کہ تمہارے جد بزرگوار نے اکثر راز اویس قرنی سے کہے اور دوسرون
سے نکہے اور یہہ کہکے جو ورق شیخ وحید الدین کے نام سے بنائے تھے وہ نکال کر باواز بلند پڑھے

شاہزادے نے کہا کہ اے ضلال مضل یہہ بھی شیخ وجد الدین پر تو نے تہمت کی ہے والا اوس
بزرگ کا ہرگز یہہ اعتقاد نتھا قسیس نے کہا مینے حجت تمام کی اب تم جانو اس تابوت کو دیکھتے ہو
اسکا تابوت پیران و سکینۂ آخر الزمان نام ہے تمکو قید کرکے اس تابوت مین بند کرونگا شاید
راہ راست پر آؤ اور اگر اسپر بھی دین حق قبول نکیا تو قتل کرونگا شاہزادے نے کہا جو کچھ تجھسے
ہوسکے اوسمین تقصیر نکر القصہ وہ حرامزادہ مکار و ساحر غدار پھر کے اپنی جگہہ پر آیا اور تسویل کو
طلب کرکے کہا کہ جاکے اس صاحبزادۂ عاصی کو قید کر جوان ہے شاید راہ پر آئے تسویل نے
اوس مردود کے ہاتھہ سے جام شراب زہر مار کیا اور میدان مین آیا بعد ہمزبانی نیزہ بازی شروع ہوئی
شاہزادے نے بعد چند طعن کے اوسکے ہاتھہ سے نیزہ بدر کیا اور شمشیر بازی مین بیحاصل ہوئے
آخر کشتی کی نوبت آئی تین روز تک کشتی ہوئی آخر روز چہارم تسویل نے بسبب سحر کے شاہزادہ کو
بھی مثل امیر معظم کے اوس تابوت مین بند کیا اور تابوت نے ہوا کی راہ لی لشکر مسلمانان مین
عجب ماتم برپا ہوا خواجہ عزیز الدین نے اسکی اطاعت مین مصلحت دیکھی تاکہ شہر قتل عام سے محفوظ رہے
فی الواقع خواجہ نے ظاہر مین اوسکی اطاعت کی اور وہ بھی شہر سے دست بردار ہوا کیونکہ اوسکو
گمراہ کرنا منظور تھا نہ قتل و غارت بعد تسلط شہر کو خواجہ کے حوالے کرکے وہان سے کوچ کیا
راہ مین سُنا کہ ابو یزید نے شام پر قبضہ کر لیا اور اب اوسکے قبضہ مین ہے خیال مین آیا کہ اول شام کو
مسخر کیجیے بعد اوسکے مہدیہ کی طرف متوجہ ہو اس ارادے سے شام کی جانب روانہ ہوا

اب اس کیدی کی داستان اس جگہہ پر موقوف رکھ کے دو کلمہ حال اردوی معلی
کا اور پہونچنا ابو یزید کا اور جنگ غازیان و دشمن شکار کی اور شہید ہونا بعضی سادات
عالی مقدار و امرای نامدار کا عرض کرتا ہون ٭

راویان اخبار و ناقلان آثار نے روایت کی ہے کہ قبل اسکے کہ ابو یزید سرحد مہدیہ مین داخل ہوا ایک شب

سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ نے عجب خواب ہولناک دیکھا تفصیل اس واقعہ ہائلہ کی یہ ہے
کہ سلطان نے خواب مین دیکھا ایک دریای خون روان ہے اور دروازہ قلعہ پر تخت بچھا ہے اور اوس پر
مین بیٹھا ہون اور سلطان کوچک مع فوج کے اوس دریای خون کو کنارے ایستادہ ہین ناگاہ نہنگان
سیاہ رنگ اوس دریا سے نکلے اور امرای اسلام سے جنگ کی بعض امرا نے نہنگونکو قتل کیا
اور اکثر امرا کو نہنگ دریای خون مین کھینچ لیگئے سلطان فلک جاہ اس خواب ہولناک سے
بیدار ہوے اور سمجھے کہ بعض امرا کی شہادت قریب ہے مجکو یہ خواب سلطان کوچک سے بیان کیا
اونہون نے بھی یہی تعبیر دی اس واقعہ کے تین روز بعد جاسوسون نے ابو یزید کی خبر آ کر عرض کی
سلطان نے آہ جگر سوز کھینچکے سلطان کوچک سے فرمایا کہ ای فرزند عالی قدر اب میری خواب کی
تعبیر ظاہر ہوئی ظاہرا سادات عالی درجات و امرای نامدار کی شہادت اس ملعون کے ہاتھ سے
معلوم ہوتی ہے افسوس مجکو نہین معلوم میرا آزار کب برطرف ہو مجکو گمان ہے کہ مین اس آزار جانکاہ
سے جان بر نہونگا کیونکہ عرصہ ہوا آزار مین روز بروز ترقی ہوتی ہے سلطان کوچک اپنے پدر بزرگوار ۱۱
حال پر گریان ہوے اور خیمہ بیرون شہر بھیجا اور خود مع امرا کے خیمے مین داخل ہوے اور سلطان
کے واسطے دروازہ شہر پر ایک مقام ترتیب دیا کہ روز جنگ سلطان وہان سے تماشای جنگ
دیکھین سلطان نہایت بجد ہوے تھے کہ مین بھی تماشے مین رہونگا مگر سلطان کوچک نے قبول نہ کیا
راوی کہتا ہے کہ بعد وفات سلطان فردوس مکان او قبل زمان دولت صاحبقران عضد الدین
کوکب اقبال ان سادات عالی درجات کو چندان قوت نہ تھی بلکہ سلطنت مین ضعف پیدا ہوا تھا اور شاہ
آگاہ نے بھی اس فتنہ کی خبر دی تھی اس سبب سے ابو یزید کے آنے سے مسلمانون کے دل مین خوف
پیدا ہوا تھا چنانچہ جو بہادر شیر دل ایک ضرب شمشیر سے ہلاک کرتے تھے اور اژدہای دمان کو قتل
کرتے تھے وہ ابو یزید کے نام سے خائف تھے باوجود اس حال کے کرم کریم پر توکل کرکے مستعد

شہادت ستے اور اوسطرف ابو یزید نے مہدیہ سے چہہ فرسخ پہونچکے خیمہ برپا کیا دوسرے روز سلطان
فلک جاہ کو نامہ لکہا اور اوسمین یہ مندرج کیا کہ اے قایم بامر اللہ آگاہ ہو کہ اب ابو تراب ہونیکا دور گذر گیا اور
تمہاری بلندی اقبال کا کوکب نیستا کو پہونچا اور ہمارا اقبال ابو القاسم محمد مہدی کے قدم کی برکت سے تہا
وہ زیر خاک گئے اقبال علویون پہ ادبار آیا اب اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو میری خدمت مین آؤ کہ مجہسے بیعت کرو
تا میرے لشکر کی سطوت تیغ سے امان ملے مہدیہ بطریق خیرات آل تمہ تمکو عنایت کرونگا کیونکہ تم اولاد محمد اور کہہ
کہلاتے ہو اور اگر اسکے خلاف کیا تو آمادہ مرگ ہو کہ شداد جہان پہلوان کی شمشیر مانند قضای مبرم کے
تمہاری گردن پر ہے جب نامہ تیار ہوا اقریش شامی کے ہاتہہ سلطان کوچک کی پاس بہیجا سلطان
نے وہ نامہ دیکہکے سلطان فلک جاہ کے پاس بہیجا سلطان نے کہلا بہیجا کہ اس نامہ کے جواب مین سوا
لعنت کے اور کچہہ نہ لکہنا کہ اسکا جواب یہی ہے سلطان کوچک نے اوس ملحد کے جواب مین یہ کلمات لکہے
کہ لعن اللہ قاطبتہا یا لعنک اللہ وخذلک اللہ وقتلک اللہ مع الاتباع والاجداد الی یوم التناد وما لکتابک
عندنا جواب فقد حقت لعنتک العذاب جب جواب نامہ تیار ہوا ابو یزید کے پاس بہیجا جب اوسنے یہہ
جواب دیکہا زمانہ اوسکی نظر مین تاریک ہو گیا اور شداد سے کہا کہ دیکہو باوجود اس ضعف سلطنت کے وہ
لوگ کسقدر متمرد ہین کہ میرے حق مین سوائے دشنام کے اور کچہہ نہین لکہا شداد نے کہا اے منظور نظر
یزید ومروان انکو نامہ لکہنا مناسب نہ تہا طبل جنگ بجا کے انکو مستاصل کرنا لازم تہا ابو یزید نے کہا اب کیا گیا
القصہ طبل جنگ بجا ابو یزید کے لشکر سے ربیع بن حبیب شامی کہ ایک پہلوان زبردست تہا میدان مین آیا
اور حریف طلب کیا لشکر اسلام سے سید عبد اللہ قاری کہ اونکی ستر برس کی عمر تہی اونہون نے سلطان
کوچک سے کہا کہ اے شاہزادہ عالیقدر مجکو رخصت عنایت ہو مین چاہتا ہون کہ اپنی محاسن سفید کو
خون شہادت سے رنگین کرون سلطان کوچک نے چونکہ سرکار سے وقف تہی گریہ کنان اونکو اجازت دی
سعید مذکور میدان مین آئے اور اوس گبر کے ہاتہہ سے نیزہ ہوائی کیا اور جنگ شمشیر مین اوسکو جہنم واصل کیا

اوسکے بعد اغنم بن علقمہ شامی میدان مین آیا اور اوس سید بزرگوار کو شہید کیا لشکرون مین طبل
بازگشت بجا دوسرے روز قیمون بن الطمہ شامی میدان مین آیا سید اکمل نے جاکر اوسکو واصل جہنم کیا
اور خود بھی اوسکے پسر عبد الرحمن کے ہاتھ سے شہید ہوئے اور عبد الرحمن نے سید کامل و سید عبد الصمد کو
بھی شہید کیا دوسرے روز حنظلہ بن و مطلہ شامی نے میدان مین جاکے سید ہاشم و سید حبیب
و سید اعظم کو شہید کیا امیر جلال نے جاکے اوسکو معہ مرکب چار پرکالہ کیا اور پانچ نفر دیگر واصل جہنم کیے
دوسرے روز حارث سنگدل نے میدان مین جاکر امیر مذکور کو زخمی کیا طبل بازگشت بجا اور لشکر اپنے اپنے
قیام گاہ پر چلے گئے شب کو سلطان کوچک اونکی عیادت کو گئے اور سماجت کرکے اونکو شہر مین بھیجا
دوسرے روز حارث سنگدل میدان مین آیا سالم بصری و بکران مصری و جندل مغربی
اور سید عبد الرؤف مکی اور سید حسن بن سید زبیر کو شہید کیا امیر مجاہد الدین نے جاکے معہ مرکب
اوسکو قتل کیا اور جولاق و مولاق و نضل سنگدل وغیرہ کو قتل کیا اور پندرہ آدمیونکو زخمی کیا اور
اسی طرح تین روز متواتر دس شامیونکو جہنم واصل کیا اور چالیس [۴۲] آدمیونکو زخمی کیا ابو یزید نے شداد سے
کہا کہ تو نے اس قوم کی شجاعت دیکھی کہ اوبارہین بھی کیا اقبال شجاعت رکھتے ہین شداد نے کہا بالفعل چند روز
جنگ موقوف کرنا چاہیے تا مین شرب خمر مین مشغول ہون اور زخمی بھی اچھے ہون بعد ازان میرے نام پر
طبل جنگ بجا اور یزید و مروان کی قدرت دیکھ القصہ جنگ موقوف ہوئی اور دونون جانب سے جو تکا
معالجہ شروع ہوا شداد بدنہاد نے شراب پینا شروع کی اور ابو یزید اپنی عبادت قدیم مین مشغول ہوا لیکن
سلطان فلک جاہ کو مسلمانون کے قتل پر بہت رنج ہوا کیونکہ قریب نوّے آدمیون کے سادات اور غیر سادات
شہید ہوئے تھے اونکو تو اس حال مین چھوڑئے

## اور بار وگرد و کلمہ اوس شقی بدمآل یعنی قیس ابلیس کے سننے

کہ وہ لعین نہایت جلد یعنی دو منزل کو ایک منزل کرکے شام پر گیا اور حاکم شام ابو یزید کیطرف

عتبہ بن ولید شامی تھا اور جرأت و قوت مین اپنے کو سرآمد روزگار جانتا تھا عتبہ کو خبر پہونچی کہ ایک
شخص نے کہ اوسکا یہ عقیدہ ہی خروج کرکے اپنا قیس نام رکھا ہی اور نجم الحق خطاب کیا ہے وہ شام کی
طرف آتا ہے ولید بھی بجمعیت ستر ہزار سوار جرار شام سے نکلا اور بمقابل قیس لشکر کشی کی قیس نے
پہلے اوسسے کہلا بھیجا کہ تجھکو کیا لازم تھا کہ جو شہر امامزادون کی قبضہ مین ہو تو اوسمین حکومت کرے اور جو
شخص اپنے امام کو نہین پہچانتا حق تعالی نے اوسکی تنبیہ کے واسطے مجھکو مقرر کیا ہی تاکہ دین حق کی اوسکو تعلیم
دون تو اور تیرا آقا اہل بیت پیغمبر کے دشمن جانی ہین اول تجھکو قتل کرونگا بعد ازان مجھکو اور علویون کو اختیار ہے
اور یہ نہ دیکھ سکونگا کہ ابوتراب تمسے زبون ہون اولی یہ ہے کہ شہر کو ہمارے حوالے کر اور خود میری
خدمت مین حاضر ہو یقین ہے کہ تیری تقصیر سے درگذر دون والا آمادہ جنگ ہو ولید نے جواب مین لکھا کہ
ای قیس جیسا کہ تو اپنے کو نظر کردہ امام جانتا ہی اوسی طرح مین بھی ابو یزید کو اپنے اماموں کا نظر کردہ جانتا ہون
اور وہ مہدیہ مین اپنے دشمنون سے جنگ مین مشغول ہی تو بھی مہدیہ مین جا اگر ابو یزید پر غالب آیا اوسوقت جو کہیگا مین
قبول کرونگا والا ابھی تجھکو اس شہر سے مزاحم ہونا بیجا ہے اور اگر مجھکو اپنے سحر سے ڈراتا ہی مین ہرگز نہین ڈرتا کیونکہ مین بند
جانتا ہون یہ وہ مردان کو ارانکہ تیری سحر سے مجھکو اذیت پہونچی وہ نے با ارادہ جنگ شہر سے نکلکے صف کشی کی قیس نے
یہ جواب سنکر لتسویل سے کہا کہ اہل بیت رسول سے اسکو بہت عداوت ہے اور واجب التعذیر والقتل ہے
قیس نے اوس سے کہلا بھیجا کہ ای ناعون میری نظر کردگی اور ابو یزید کی نظر کردگی مین بہت فرق ہے
اول تجھکو اپنی نظر کردگی کا حال دکھلاؤن بعد ازان تیرے قتل پر قیام کرون اور آخر جو کچھ مجھکو منظور ہے
اوسی کیواسطے مہدیہ کی طرف جاؤنگا اور ابو یزید کیا سگ ہے کہ مین اوسکی جنگ کو جاؤن اور امام نے
مجھکو یہ قدرت دی ہے کہ جس جگہہ وہ کافر جہال ہو وہان سے با پوش زنان اوسکو طلب کرسکتا ہون
اور ای حرامزادے تو مجھکو ساحر جانتا ہے مین ساحر پر ہزار ہزار لعنت کرتا ہون ولید نے ان باتون سے
مثل مار کے پیچ و تاب کھایا اور طبل جنگ بجاکے میدان مین آیا شمعاج نے حکم قیس سے میدان مین جاکر

اوسکو زندہ گرفتار کیا اور اوسکے لشکر کو پس پا کر کے شہر مین قتل عام کیا اوسکے بجای جشن کر کے اکرو ہن
اکراد کوہ نشین کو وہانکا حاکم کیا اور خود معدیہ کی طرف روانہ ہوا لیکن ہر منزل مین دو سو پاپوش ولید کو
مارتا تھا اور وقت کفش کاری اپنے روبرو طلب کر کے کہتا تھا کہ ای ملعون نظر کردہ امام زمان کو جسے
منسوب کیا ہے ایک روز ولید نے وقت کفش زنی کے کہا کہ روح مروان و یزید مجھسے ایسی غافل ہوئین کہ
اس ظالم سے میرا انتقام نہین لے سکتے اور میری اس ذلت و مصیبت پر راضی ہین اور نظر کردہ ابن ملجم یعنی
ابو یزید بھی میرے حال سے غافل ہے ای قیس اوس دن سے خوف کر کہ جس دن نظر کردہ یزید و مروان
و ابن ملجم یعنی ابو یزید میرے حال سے واقف ہو کے تجھسے انتقام لیگا اوسوقت تجھے بھی تیرا پیش رفت نہوگا
قیس ولید کی اس بات سے بہت ہنسا اور کہا ای نابکار تیرے اعتقاد مین وہ لوگ بزرگان دین ہین ولید نے
کہا بیشک قیس نے کہا اب مجھپر واجب ہوا کہ جناب امام زمین رجوع کر کے چند موکل غیبی بھیجون اور اوس
دجال کو اوسکی جگہ طلب کرون اور بیان سنتا ہے معدیہ کے کفش زنان اوسکی پاؤن اور اپنی شہادت کو صاحبزادہ
ناخلف کو آگاہ کرون اوسوقت وہ بھی سمجھینگے ولید نے کہا اوسوقت مین سمجھونگا کہ تیرا آدمی موافق اپنے کہنے کے
ابو یزید کو اوسی جگہ طلب کرے قیس نے کہا البتہ دجال کو طلب کرتا ہون اور تجھے ابو یزید کو
دجال کہتا تھا القصہ وہ اپنی خلوت مین گیا اور عمل پڑھنے مین مشغول ہوا آدمی کہتا ہے کہ اوس کافر نے
قیس ابلیس نے بزور سحر بادشاہ شیاطین شمہد طاؤش سی چالیس شیاطین اپنے پاس مقرر کرائے تھے
اور اون مین چار سردار تھے اور چالیس اونکے ملازم تھے ضلیل و عاطیل و طلونس و شمال اونکے
نام تھے از انجملہ ضلیل معہ آٹھ آدمیون کے تابوت پر ان پڑھین تھا کہ موجب حکم قیس کے اوکو
جنگ مین حاضر کرتے تھے قیس نے افسون پڑھکے ضلیل کو طلب کیا اور اوس سے کہا کہ معدیہ مین جا اور
ابو یزید یکتب دار کو کہ جنے اوسکو دجال لقب پایا ہے معہ اوسکے سپہ سالار شداد کی کفش زنان تابوت
پران مین داخل کر کے لے آ ضلیل نے قبول کیا اور تابوت کو لیکے روانہ ہوا قیس ابلیس اوسی انتظار مین

شام سے تین منزل پر اوترا اب بار دگر ابو یزید کا ذکر سنئیے کہ اوسنے جب دیکھا کہ لشکر کے زخمی اچھے ہو
گئے شداد سے کہا کہ ای پہلوان آل مروان اب ترا ہون کو بہت فرصت دینا چاہیے شداد نے کہا کچھ
مضائقہ نہین ہو آخر شر ہم او پر غالب ہو نگے اور وہ ہمارے ہاتھ سے اسقدر عاجز ہونگے کہ حصار میں جا
الغرض بعد چند روز کے شداد کے نام طبل جنگ بجا جاسوسون نے یہہ خبر سلطان کو پہنچائی بھی اون کی
اون شہریارنے بھی طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز دو دریا لشکر موج زن ہوے دلاوران صاحب جوہر نے
صف کشی کی اواخر ہر شخص نے عزم میدان کیا شداد بدنہاد تنہا یعنی ابو یزید سے رخصت حاصل کر کے
میدان مین آیا تمام سردار اوسکے جلو مین تھے اوسنے شوکت تمام میدان مین آ کے نعرہ کیا اور بعد رجز خوانی کے
حریف طلب کیا سید حامد کہ سادات سے رفیق قدیم سلطان کے تھا اور دوران تھے میدان مین گئے شداد نے
اونکو مرد معتبر دیکھ کے کہا حیف ہو کہ مین تم ایسے مرد پیر سے جنگ کر کے اپنا نام بدنام کرون کسی جوان کو
میرے مقابلے کو بھیجو سید جلیل القدر نے کہا ای کبر جو و مغرور اور رحمت الہی سے دور جنگ مین پیر و جوان
برابر ہین حملہ کر تا کہ مین تیرے ہاتھ سے بہشت مین جاؤن یا تجھکو جہنم واصل کرون شداد نے کہا یہہ شدنی نہین
کہ مین تجھسے جنگ کرون اگر بہت بجد ہو تو دوسرے کو تمھاری جنگ کیواسطے طلب کرتا ہون یہہ کہکے ایک آدمی کی
زبانی ابو یزید سے کہلا بھیجا کہ ایک سید پیر میرے مقابلے کو آیا ہے یہہ امر میری شان کے خلاف ہو کہ اوس سے
جنگ کرون کسی دوسرے کو بھیج تا کہ وہ اوس سے جنگ کرے اور مین تماشا دیکھون اخنس شامی کہ وہ بھی
زبردست تھا میدان مین آیا اور سید حامد سے مقابل ہوا سید حامد نے کہا مین جنگ کیواسطے آیا ہون
جو آئیگا اوس سے جنگ کرونگا القصہ عرصہ تین ساعت مین سید نے بعد رد حملات اوسکو واصل جہنم کیا
اور چند آدمی اور سید کے ہاتھ سے قتل ہوے شداد متعجب ہو کے سید کے مقابلے کو آیا اور کہا ای سید ہمارے
سینکڑون ناحق اسقدر آدمی اپنے لشکر کے قتل کرائے مین نہین جانتا تھا کہ تم اس پیری مین بھی بلای روزگار ہو
یہہ کہکے جنگ شروع کی آخر سید حامد کو تیغ اژدر دم سے شہید کیا سید ابراہیم اونکے برادر بھی شہید ہو

سید اسحاق بھی شہید ہوے شام کو طبل بازگشت بجا دوسرے روز پھر صف آرائی ہوئی شداد نے کہا
کہ آج مین اس فرقے کے ہیرو جوان کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا یہ کہکے میدان مین آیا اوس روز سید احمد و
سید اسلم و سید اعظم وغیرہ بارہ سیدونکو شہید کیا سلطان فلک جاہ بالائی فیل بلند دروازے سے
یہ سب تعدیات دیکھتے تھے اور روتے تھے لیکن بسبب شدت مرض کے طاقت حرکت نہ تھی اور یہ بھی جانتے تھے
کہ ان سبکی تقدیر مین شہادت ہی القصہ دوسرے روز بھی شداد نے میدان مین آکے حریف طلب کیا
شاہزادہ رکن الملک نے سلطان سے کہا کہ ای سلطان فلک جاہ مجھکو آرزو ہے کہ مجھکو بھی میدان مین
بھیجیے بیٹے کہ برادرونکی شہادت دیکھی ہے اوسوقت سے میرا دل بھی دنیا سے تنگ آیا ہے اور مجھکو اونکے حال پر
رشک آتا ہے سلطان نے فرمایا ای برادر تمکو اس آتش سوزان مین کیونکر بھیجون حالانکہ مین جانتا ہون
کہ جو اس گبر سے مقابلہ کریگا وہ شہید ہوگا شاہزادہ نے فرمایا کہ جو شخص بہشت سے غازی ہو وہ ایک روز
شہید بھی ہوگا مین ضرور میدان مین جاونگا بہشت کو اپنے جد و پدر کو خواب مین دیکھا ہے اور وہ مجھکو
ریاض جنت مین لیگئے مین جانتا ہون کہ میرا وقت قریب آیا ہے اس سے بہتر کیا ہے کہ شہید ہون
سلطان کوچک بھی موجود تھے دونون شاہزادے رونے لگے بعد ازان شاہزادہ نامدار
اوسیوقت محل مین گئے اور اپنے فرزند عالیہ خاتون وغیرہ سے رخصت طلب کی عجب غلغلہ ماتم محل مین
بلند ہوا شاہزادہ رکن الملک نے اونکو منع کیا اور اپنے فرزند کو صلاح و تقوی کی وصیت کرکے فرمایا کہ کوئی
شخص اپنی اجل سے واقف نہین ہے لیکن موت ہر وقت موجود ہے اس سبب مین تمکو وصیت کرتا ہون
لوگ حیران تھے کہ کیا ایک شاہزادے کے دل مین ارادہ میدان ہوا اور اوس طرف شداد تکلم کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ عرصے سے کوئی میدان مین نہین آیا اگر کوئی بہادر باقی نرہا ہو تو مین حکم مغلوبہ دون سلطان
کوچک نے اوس سے کہلا بھیجا کہ جلدی نکر شاہزادہ رکن الملک تیرے مقابلے کو آتے ہین القصہ شاہزادہ
مسلح رخصت ہوکے میدان مین گیا اور ایسا نعرہ کیا کہ قریب تھا اوس گبر کا زہرہ پریشان ہوجائے آخر

نیزہ بازی شروع ہوئی شاہزادے نے اندک تلاش مین اوسکے ہاتھہ سے نیزہ ہوائی کیا اور
گرز بازی مین اوسکے مرکب کی کمر توڑی اوسنے قصد کیا کہ شاہزادے کو تلوار مارے شاہزادے نے
ہاتھہ بڑھا کے اور اوسکا بند دست پکڑ کے قصد کیا کہ شمشیر اوسکے ہاتھہ سے چھین لے اوسنے شمشیر
زمین پر پھینکدی جمران بن جمرہ عیار نے وہ شمشیر اوٹھا لی لیکن شاہزادے نے اوسکا گریبان پکڑا
اور اوسنے بھی شاہزادے کی کمر زنجیر مین ہاتھہ ڈال دیا الغرض ایک روز و شب کشتی ہوئی شداد
ہر وقت شراب زہر مار کرتا تھا اور جنگ کرتا تھا روز سوم صبحکو شاہزادے نے اوسکی کمر زنجیر پکڑ کے
زور کیا اور اوسکو اوٹھا کے گرد سر پیچ دیا مگر چونکہ اوسکی حیات تھی بلکہ شاہزادے کی اوسکے ہاتھہ سے
شہادت تھی اس سبب سے اوسکی کمر زنجیر ٹوٹ گئی اور وہ زمین پر گرا شاہزادے نے قصد کیا کہ پھر اوسکو
گرفتار کرے ابو یزید نے یہہ حال دیکھہ کے جنگ مغلوبہ کا حکم دیا شاہزادہ عالیقدر کو چونکہ شوق شہادت
اور سیر دار الخلد گریبان گیر ہوا تھا تلوار کھینچ کے لشکر مین در آیا جسکے سر پر تلوار پہونچتی تھی اوسکو
واصل جہنم کرتا تھا ع بہر جا کہ شمشیر او کار کرد [illegible] مگر تیغ او اینجا سجدہ بود
کہ ہوش سر سروران در سجود سوا اسکے سلطان کو چاہئے کہ زیر سایہ علم قلب لشکر مین کھڑے تھے
تمام دلاوران اسلام اوس مغلوبہ مین شریک تھے اوسطرف ابو یزید اپنے لشکر کو جنگ کی تحریص و
ترغیب کر رہا تھا اور کہتا تھا کہ ارواح یزید و مروان تمسے خوشنود ہو کوشش کرو اور ان اولاد ابو تراب کو
زندہ نجانے دو شداد نے بھی چند جام شراب زہر مار کیئے اور اوسی تیغ از درم سے جنگ کرتا تھا
سلطان فلک جاہ بھی بالاے دروازہ سے تماشاے جنگ دیکھہ رہے تھے لیکن شاہزادہ
رکن الملک نے اوس روز قریب سات سو آدمی کے قتل کیئے اور علمدار خاص کو بھی قتل کیا اور علم کو
نگونسار کیا اور اونکے سرداروں سے حنظل شامی و خنیطل سنگدل و ملیم بن تمیم زہری اور
اخرس وغیرہ چندرہ سردار خورد و کلان کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا کسی شخص کو تاب مقابلہ نہ تھی اور اوس

سرو گلشن جنت کی جراحت بدن کا حساب تھا جنگ کنان تخت ابو یزید کے برابر ہو پہنچے نہیب دیا
کہ ای کور ناپاک و ای دشمن خدا و رسول اگر جوہر مردی ہے تو تخت سے اوتر آ اور شمشیر غازیان شہادت
نصیب کا جواب سن ای ابو یزید خوف سے اودہر اودہر دیکھنے لگا شاہزادے نے اوسکو تلوار ماری اوسنے
تخت سے اپنے کو گرا دیا اوس بدبخت کا تخت قلم ہوا اوسی حال مین عقب سے شداد نے آکے تیغ اژدر دم
اوس سید عالیقدر پر حملہ کیا اور تلوار نے تا ابرو کاٹا اور حال بد ہوا سمجھے کہ اب ملاقات جد و پدر قریب ہے
ہین عنان مرکب پھیری اور اوسی حالت مین جنگ کنان سلطان کوچک کے پاس آکے کہا کہ ای شہ زند
مبارک ہو کہ اب دیدار قیامت پر موقوف رہا یہ کہکے مرکب سے گرے اور بیہوش ہو گئے سلطان کوچک نے
گریبان چاک کیا ابو یزید نے جب دیکھا کہ شداد نے شاہزادہ رکن الملک کو شہید کیا مرکب پر سوار
ہوکے لوگون سے کہا کہ عین شکست مین یزید و مروان نے ہماری فتح کی اب طبل بازگشت بجاؤ القصہ
جب طبل بازگشت بجا دونون لشکرون نے جنگ موقوف کی شاہزادہ رکن الملک کو اوٹھا کے
سلطان فلک جاہ کے پاس لائے سلطان کا قبل سے حال تباہ تھا اب زیادہ تباہ ہوا
اور شدت غم سے بیہوش ہوگئی شہر مدینہ و محل سرای سلطانی مین قیامت آشکار ہوی بعد ایک ساعت کے
شاہزادہ رکن الملک نے آنکھ کھولی اور بار دگر سب سے رخصت ہوکے سنہ تین سو تئیس ۳۲۳ ہجری مین سفر آخرت
اختیار کیا ع آہ از شاہزادہ رکن الملک ۰۰ کہ قدم در ریاض خلد نہاد ۰۰ بسخاوت شجاعت و تقوی ۰۰ بمثل او
مادر زمانہ نزاد ۰۰ آسمان زین الم سیہ پوشید ۰۰ در غم او زمین بخاک افتاد ۰۰ اوس سید شہید کی لاش کو
امانت رکھا کہ عند الفرصت مقبرہ سید رکن الدین مین دفن کرینگے سلطان فلک جاہ نے مع
فرزندون کے ماتم کیا اور عالیہ خاتون نے اپنے پدر کے ماتم مین سیہ پوشی اختیار کی چونکہ ابو یزید کے
لشکر مین زخمی بہت تھے اس سبب سے ابو یزید نے بعد چند روز کے سلطان سے کہلا بھیجا کہ رکن الملک کا
ماتم کب تک کروگے اب اپنی فکر کرو جبتک مین تم سب کو مستاصل نکرونگا آرام نکرونگا آجکی شب طبل جنگ بجاتا ہون

شداد رستم نژاد موجود ہے تم سب کو قتل کریگا مستعد فرار ہو اور ایک دوسرے کو وصیت کرو جب
یہہ پیام سلطان کو پہونچا سلطان کوچک نے کہلا بھیجا کہ ای کور پلید مجکو قتل و قتال سے ڈراتا ہی
بخدا دشمنان دین سے جنگ کرنا ہماری عادت ہی اور شہید ہونا ہماری سعادت ہی جو کچھہ تجھسے
ہوسکے اوسمین تقصیر نکر القصہ بار دگر لشکر ابو یزید سے صدای طبل جنگ بلند ہوئی لشکر اسلام مین
بھی طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی شداد دست شراب ابو یزید کے پاس آیا اور کہا
کہ ای خلیفہ مردانیان مجکو اجازت دی تا جاکے ان لوگون کو قتل کرون الغرض شداد بدنہاد نے
میدان مین آکے نعرہ کیا اس طرف سے والا و نصرت قرین امیر مجاہد الدین سلطان کوچک سے
رخصت ہوکے میدان مین آئے بعد ہم تکاوری و ہمزبانی کے نیزہ بازی شروع ہوئی ابو یزید نے
شداد سے کہلا بھیجا کہ ای شداد حریف زبردست ہی آج اسکو امان ندینا اور تیغ اژدرم سے
اسکو قتل کرنا اس عرصہ مین امیر مجاہد الدین نے اوسکے ہاتھہ سے نیزہ بدر کیا شداد نے مانند
مار کے پیچ و تاب کھایا اور تیغ اژدرھم دکھاکر کہا کہ سواے اس شمشیر کے تمھارا علاج نہین ہی لیکن ہنوز
اوس تیرہ روزگار نے شمشیر غلاف سے کھینچی نتھی کہ آسمان سے صدای رعد اہل لشکر کی کان مین پہونچی
امیر مجاہد الدین وغیرہ نے نظر بالا کی کہ بغیر ابر کے یہہ صدای رعد کیسی ہی ناگاہ دیکھا کہ ایک ابر بخلاف
ابر معروف نمایان ہوا اور اوس ابر سے ایک تابوت مع آٹھہ آدمیون کے کہ اونکی شکل جلادان سرخ
چشم کی تھی ہاتھون مین جوتی لیے ہوے باتیغ و خنجر پیدا ہوے اور فورًا وقت پہونچنے کے زمین تک
پہونچے دیکھکے آواز دی کہ ابو یزید و شداد کسکا نام ہی بعضون نے کہا کہ یزید و مروان کی فرستادہ ہین
یہہ تصور کرکے کہا کہ ای رسولان ابن ملجم ابو یزید تخت روان پر موجود ہی اور شداد وہ میدان مین کھڑا ہے
اور یہہ فوج ابو ترابیون کی ہے یہہ سنکے چار آدمی ابو یزید کی طرف متوجہ ہوے اور چار آدمی شداد بدنہاد
کی طرف گئی جبتک شداد خبردار ہو اون چار آدمیون نے جبرًا و قہرًا اوسکے ہاتھہ باندہے اور خود و عمامہ

اوسکے سر سے اوتار کے کفش زنی شروع کی شداد نے ہر چند زور کیا کچھ نہو سکا آخر گالیان دینا
شروع کین اور اوسطرف وہ چار جلاد ابو یزید کے پاس گئے جلادون نے اوسکا تخت بسبب خوف کے
پھینکدیا اور بھاگے جلادون نے پہونچکے اوسکو بھی باندھا ہر چند وہ کہتا تھا کہ اے فوج غیبی تم کون ہو
اور مجھسے کیا گناہ سرزد ہوا ہے کہ یہ سلوک کرتے ہو اونہون نے کچھ جواب ندیا اور سو کفشین دونون کے
سر پر مارکے اور اونکو تابوت مین بند کرکے راہ ہوا اختیار کی اور نظر مردم سے فوراً غائب ہو گئے اوس
مردود کا لشکر بغیر جنگ متفرق ہوا اکثر اہل اسلام نے اونکا تعاقب کرکے بعضونکو قتل کیا ابو یزید کا مال و
اسباب اولیای دولت اسلام کو ملا لیکن سلطان کوچک نے طبل بشارت کا حکم ندیا اور فرمایا کہ اسکو
فتح نامہ کیونکہ ابو یزید گیدی قیس کی بلای سحر مین گرفتار ہوا کسواسطے یہ سلطان کوچک کو اوس
ملحد کے سحر و تابوت کا حال معلوم تھا القصہ ماتم شاہزادہ رکن الملک و معالجہ زخمیون مین مشغول
ہوی اور نعش اوس شہید کی امیر ناصر الدین بن ملک منصور طنجوی کے ہمراہ سید شہید
رکن الدین کے مقبرے کی طرف روانہ کی اور ملکہ عالیہ خاتون معہ اپنے فرزند شاہزادہ معز الدین کے
کہ اوسوقت مین اوس شاہزادیکا سن نو برس کا تھا افریقیہ کیطرف روانہ ہوئین امیر جلال الدین
اور بعض سردار ہمراہ گئے ابو الحسن جو ہمراہ امیر یوسف ابن یعقوب معہ امیر یعقوب کے ہمراہ تھے
اور دوسری روایت یہ ہے کہ امیر یعقوب و امیر یوسف سواری پہونچا کے پھر آئے اور شاہزادہ
معز الدین وجہہ مسابقت افریقیہ مین سے عالیہ خاتون اکثر فراق پدر مین گریہ کرتی تھین
شاہزادہ معز الدین کو عنقریب سایہ علم دولت عصا سے جدائی اونکا عالم کو نہ گیر لیگا انواع سخن سے
اونکو تسلی دیتے تھے اور اس شاہزادہ عالیقدر نے اس سن سال مین اسقدر فضل و کمال حاصل کیا تھا
کہ پیران ہفتاد سالا اون سے علم و ادب تحصیل کرتے تھے

القصہ انکو افریقیہ مین اور سلطان کو مدینہ مین چھوڑی اور دو کلمہ اون دونون

## مردود درگاہ الٰہی یعنی قیس و ابو یزید کی سرگذشت

راویان اخبار و ناقلان آثار اس قصہ رنگین کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب قیس ابلیس نے ولید بن عقبہ شامی کے کہنے سے ابو یزید کو معہ شداد کے کفش زنان تابوت سحر کے ذریعہ سے طلب کیا ضلیل شیطان نے کہ یہہ موکل سحر تھا اوس تابوت کو لاکے بارگاہ مین موجود کیا قیس تخت پر بیٹھا تھا کرشیا ملین نے تابوت اوسکے روبرو رکھدیا ضلیل نے نظر مردم سے غائب آہستہ قیس کے کان مین کہا کہ جو کچھہ تونے کہا تھا مین اوسکو بجالایا قیس نے خوش ہوکے ولید بن عقبہ شامی کو طلب کیا اور اوسکے روبرو اون دونون کو صندوق سے نکالا بسبب قید سحر کے اونکے دست و پا مین طاقت نہ تھی قیس نے ابو یزید سے مخاطب ہوکے کہا کہ ای دجال بدخصال وای کور سراپا ضلال اگرچہ مین جانتا ہون کہ قبل از وقت یہ تیرا خروج نے سبب نہ تھا کیونکہ امام زادو اپنے پدر کی قدر نہین جانتے اور ابو القاسم محمد مہدی کو امام آخر الزمان نہین سمجھتے اس سبب سے حق تعالے نے تجکو اونپر مقرر کیا لیکن اس بات سے واقف نہ تھا کہ حق تعالے نے مجکو بھی مقرر کیا ہے تا تجکو بار دگر گرفتار کرکے قید کرون تاکہ زمانہ موعود تک مقید رہے اور ابھی وہ خر کہ جو تیری سواری کے واسطے مقرر ہے تجھہ تک نہین پہونچا اور ای دجال کور تو بھی ایک علامات قیامت سی ہے تجکو ابھی خروج سے کیا کام ای ناپاک ہرچند کہ امام زادے بھی بسبب انحراف دین حق کے قابل تعذیر ہین لیکن تیرے ہاتھہ سے اونکی تعذیر مقدر نہین ہوئی اب وہ وقت ہی کہ قصاص سادات مین تجکو کفش کاری معقول کرکے جزیرہ اسود مین کہ حکم امام سے تیرے واسطے مقرر ہی مقید کرون تاکہ ظہور اکبر امام تک تو بھی قید رہے جسوقت کہ امام ظہور اکبر کرین تو بھی خروج کریگا اور تیرا قتل امام کے ہاتھہ سے ہی ابو یزید نے دیکھا کہ خواہ مخواہ یہ جادوگر نابکار قید توکریگا بلکہ اب بھی قید ہون اور اسپر کسیطرح غالب نہونگا یہہ تصور کرکے کہا کہ باش اے نابکار ساحر جبکہ سحر نے انبیا پر اثر کیا تو مین کس شمار مین ہون لیکن بہت جلد

کوئی ایسا سبب بھی ہوگا کہ تو بھی قتل ہوگا اور جہان تیرے وجود ناپاک سے پاک ہوگا بالفعل جو کچھ
تجھسے ہوسکے اوسمین تقصیر نکر بلکہ اگر تجھسے ہوسکے تو میرا سر قطع کر قیس ابلیس نے برہم ہوکے کہا
کہ ای دجال کیا کرون تیری مرگ میرے ہاتھ سے نہین ہے بعد اسکے لوگون سے مخاطب ہوکے
کہا کہ جو شخص نائب امام کو ساحر کہے اوسکی کیا سزا ہے لوگون نے کہا کہ یہ جال بھی نائب امام کو معلوم ہے
قیس نے کہا کہ بالفعل تھوڑی نجاست لاکے اسکے حلق مین ڈالو اور چند کفش نجاست آلودہ
اسکے سر پر مارو اور ہر روز اس سے یہی سلوک کیا کرو جب شداد نے یہ سنا کہا کہ ای ساحر نا پاک
نظر کردہ یزید و مروان سے یہ سلوک کرتا ہے سنگ سیاہ ہوجائیگا قیس نے کہا کہ اسکو بھی اس
سلوک سے محروم نرکھو القصہ ایک سو پچاس کفش نجاست آلود راتب ابو یزید اور سو کفش راتب شداد
اور سات کفش راتب ولید بن عتبہ مقرر کیا شداد نے کہا ای ابو یزید لعنت ہو اس زندگی پر عجب
مصیبت مین ہم گرفتار ہوے ابو یزید نے کہا صبر کر اسکے بعد موافق تکلیف کے مرتبہ بھی ملیگا اور یکپا
مال دولت فلک تک پہونچیگا القصہ قیس ابلیس نے اسی طرح سے اونکی ایذا پر کمر باندھی اور مضمون
اللہم اشغل الظالمین بالظالمین کا ظاہر ہوا جب لشکر قیس مین مضمون کے برابر پہنچا جاسوسون نے
خبر ابو یزید اور لشکر امیر نجم الدین کا حال اوس سے بیان کیا قیس کے خیال مین آیا کہ ابو یزید
و شداد و ولید بن عتبہ کو مقابل اہل لشکر کے کفشکاری کرو اور اس حیلے سے انکو تالیف
قلوب کر و بعد اسکے امیر نجم الدین کو اس مضمون کا نامہ لکھا کہ ای بہادر نجیب اور تیری بہادری پر
آفرین ہے چونکہ میں نے سنا ہے کہ تم نے بھی اس کافر کے ہاتھ سے کہ جسکا اسم دجال اور کنیت ابو یزید ہے
اذیت پائی ہے لہذا مجھکو منظور ہے کہ مین مضمون کے مقابل و سکو کفشکاری کرون اور انکو معہ مروان
شہر کے اس تماشے سے داخل ثواب کرون دوسرے یہ کہ بالفعل مجھکو تمہارے عقیدے ہوسے بھی سروکار نہین
حسب وقت کہ امام زادون کو اس مذہب کی حقیقت ظاہر ہوگی اور وہ قبول کرینگے تم او نکی اولاد کو یہ الزام نہین

قبول کروگے اور اگر شاید اوسوقت قبول نکیا تو سمجھا جائیگا اور اب مین تمسے فقط ضیافت پر راضی ہون
امیر نجم الدین نامہ پڑہ کے راضی ہوے اور کہا کہ مین اس شرط سے قبول کرتا ہون کہ ضیافت
تو بہیجدونگا مگر دروازہ قلعہ نکہولونگا اور خود بہی بیرون قلعہ نہ آونگا قیس نے منظور کیا اور کہلا بہیجا
کہ مجکو یہہ منظور ہے کہ اس دجال کو شہر بشہر کشان کشان مہدیہ تک لیجاؤن اور امام زادہ کو دکہا کے
اسکو قید کرون اور اگر مجکو قلعہ کا لینا منظور ہو تو حکم امام سے میرے نزدیک قلعہ کا لینا کیا مشکل ہے
القصہ ابو یزید و شداد و ولید کو قلعہ کے روبرو بٹہا کے کفشکاری کی امیر نجم الدین نے
قیس کے واسطے ضیافت معقول بہیجی بعد ازان قیس کوچ کر کے روانہ ہوا بعد قطع مراحل و منازل
قیروان کے قریب پہونچا ارباغ بن مثلثہ کوفی کو بعد فتح ابو یزید نے وہانکا حاکم کیا تہا جب
قیس کو حال قیروان معلوم ہوا ارباغ سے کہلا بہیجا کہ اے مردک تیرا پیر و مرشد میری قید مین
پاپوش نجاست آلود پرا اوقات بسری کرتا ہے تو قلعہ مین کیون ہے مناسب یہہ ہے کہ میرے پاس
چلا آ اور اپنے ہاتہہ سے ابو یزید کے سر پر چند کفشین لگا کے میرا مقرب ہو والا تجکو اختیار ہے
ارباغ نے جواب مین سخنان سخت کہلا بہیجے اور برج و بارہ قلعہ کو توپ و تفنگ سے آراستہ کیا قیس نے
یہہ حال سنکے حکم یورش دیا عین گرمی کارزار مین قیس بعنوان تماشا سوار ہوا اور اوسی حالت مین
ایک اسم سحر پڑہ کے قلعہ کی جانب دم کیا کہ جسسے توپ بند ہوگئی شستہاج و شتویل نے خندق سے
گذر کے دیوار مین رخنہ کیا اور اہل قلعہ کو قتل کر کے اور ارباغ کو زندہ گرفتار کر کے قیس کے پاس لائے
اوس ملحد نے اوس کافر کو بدترین عذاب سے جہنم واصل کیا اور شہر مین منادی کی کہ جو شخص پشیمان
ملک رشید سے اس شہر مین مخفی ہو وہ آئے مین اوسکو حاکم قیروان کر کے سکہ و خطبہ بدستور
سابق امام زادہ قائم بامر اللہ کے نام مقرر رکہونگا اور اوسکے دین سے بہی متعرض نہونگا جسوقت
مذہب کی حقیقت امام زادون کے ذہن نشین کر کے اونکو راہ پر نہ لاونگا اوسوقت میرا دعوی امام زادونسے ہے

ملک اسعد نامی ایک مرد معمر کہ خواہر ملک رشید قیروانی اوس سے منسوب ہو اور وقت قتل
عام کے کسیکے مکان مین وہ پوشیدہ ہوگیا تھا یہہ منادی سنکے قتیس کے پاس آیا اور تمام حال
بیان کیا اوسنے شہر کو اوسکے سپرد کیا اور کہا کہ ہرچند مین مقتدے مذہب مین کچھہ تعرض نہین کرتا لیکن
تم خود انصاف کرو کہ اگر امام میری مدد نکرتے تو یہہ قلعہ بآسانی ایک روز مین کیونکر فتح ہوتا ملک اسعد
نے کہا تسخیر قلعہ ایک طرف ابو یزید کو کیونکر گرفتار کیا ہو البتہ تمھارے امور غور طلب ہین خواہ کوئی
اسکو جادو سمجھے یا مدد غیبی تصور کرے قتیس کو ملک رشید کی گفتگو پسند ہوئی اور اوسکو خلعت دیا
اور ابو یزید کو ساتھہ روز تک چارسو بازار مین سعد شداد و ولید کی کفشکاری کی اور مردمان شہر کو
خوش کیا بعد اسکے وہان سے کوچ کرکے سرحد تہدیہ مین داخل ہوا جاسوسون نے تمام اخبار آ
لشکر قتیس اور اوسکا ارادہ سلطان فلک جاہ اور سلطان کوچک سے عرض کیا سلطان نے
اسباب مین دلاوران لشکر سے مشورہ کیا سلطان کوچک نے کہا اسمین کوئی شک نہین ہے کہ وہ
حرامزادہ یعنی قتیس ساحر ہے کیونکہ سلطان فردوس مکان نے شیخ وحید الدین کی زبانی
اس کافر کے حال کی خبر دی ہے بعضون نے کہا اسصورت مین ہمکو اوس سے کیا کرنا چاہیے
سلطان کوچک نے فرمایا کہ بغیر جنگ کے چارہ نہین ہو اگر مرضی حق تعالی اسمین ہے کہ دین حق بدستور
قائم رہے تو البتہ بہرصورت ہمکو اوسپر فتح عنایت کریگا اور اگر رضائے الہی دوسری صورت پر ہے تو
ہمکو سوائے قتل ہونیکے چارہ نہین ہے لیکن ہمکو امید ہے کہ حق تعالے ہمکو اوسپر مظفر کرے تمام
سردارون نے سلطان کوچک کے قول کی تصدیق اور اپنی فتح و ظفر کی حق تعالے سے دعا کی اسی
اثنا مین خواجہ صندل ریاباری نے ملکہ لالہ کا رقعہ سلطان کو دیا سلطان نے بعد مطالعہ
اپنے فرزند سلطان کوچک کو دیکے فرمایا کہ بعد مطالعہ اپنی جدہ کے رقعہ کا جواب لکھکر بجد و
سلطان کوچک نے اوس رقعہ کو دیکھا لکھا تھا کہ ای فرزند عالیقدر و ای بادشاہ فلک جاہ

تمھارے پدر بزرگوار کا فراق اس ضعیفہ کے واسطے کیا کم تھا کہ فلک نے فراق فرزند مین بھی گرفتار
کیا جبسے تب سے سنا ہے کہ قیس نے شاہزادہ حیدر کو تابوت سحر مین بند کر کے نظر سے
غائب کیا دو مرتبہ مین نے اپنی ہلاکت کا قصد کیا اور ہر مرتبہ عالم غیب سے مجھکو بشارت ہوئی اور مجھکو امیدوار کیا
والا ابتک مین اپنے کو ہلاک کیا ہوتا لیکن ابتک اوس قرۃ العین کی نجات کا اثر ظاہر نہین ہوا
امیدوار ہون کہ فکر اوسکی خلاصی کی کرنا چاہیے کہ اب مجھکو اس سے زیادہ تاب مفارقت نہین ہے
سلطان کوچک نے جواب مین لکھا کہ ای جدہ ماجدہ غم جدائی شاہزادہ تنہا آپکو نہین ہے
ہم سب بھی اس غم مین مبتلا ہین اب وہ کافر ساحر یہان آتا ہے یقین ہے کہ آپکی بشارت صحیح ہو انشاء اللہ
شاہزادہ حیدر بسلامت آپ سے ملے اس عرصہ مین جاسوسون نے عرض کی کہ اکراد کوہ نشین
کا سپہ سالار نجم الحق ہے بعنوان ایلچی گری آتا ہے سلطان کوچک نے بارگاہ جباری کو
آراستہ کیا دوسرے روز اکراد آیا سلطان کوچک نیم تخت پر بیٹھے تھے اور سلطان
قائم بامر اللہ کہ اونکو فلک جاہ کہتے ہین بسبب بیماری کے شہر مین تھے اور اوپر ذکر
ہو چکا ہے کہ روز جنگ دروازہ پر بیٹھکے تماشای جنگ دیکھتے تھے القصہ اکراد کوہ نشین نے
داخل بارگاہ ہوکے موافق تعلیم قیس کے اسطرح سلام کیا کہ السلام علیک یا ابن الامام المنتظر السلام علیک
یا ابن المہدی الموعود سلطان نے فرمایا لا علیک السلام ای طاغی و ای ملازم باغی اکراد نے کہا اے
شہریار حیف ہے کہ اور لوگ تمھارے جد امام محمد مہدی کے طفیل سے منزل مقصود کو پہونچین اور تمھارے
نزدیک امام مذکور کی کچھ قدر نہو سلطان کوچک نے ہنس کے کہا کہ اے اکراد تجھکو قیس نے گمراہ کیا ہے
اور وہ لعین چاہتا ہے کہ امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو ضلالت مین ڈالے اور اوسنے کہین سے
سحر حاصل کر کے یہ فتنہ برپا کیا ہے اکراد نے کہا ای شہریار عالیقدر تعجب ہے کہ نجم الحق
تمھارے جد کا نائب ہو اور تم اوسکا کہنا قبول نکرو حالانکہ اسی ایام مین تمھارے دشمن قوی ہو گئے

بمدد امام موکلان غیبی کے باستطلاب کرکے ہر روز گنہگاری کرتا ہے اور وہ دجال ہی کا شہزادہ
رکن الملک کو جسنے شہید کیا اور تم اوس سے ایسا سلوک کرتے ہو اور اوسکو ساحر کہتے ہو
سلطان کوچک نے فرمایا کہ اوس بدبخت کو تیرا ابو یزید سے بھی سوای ضلال بعث محمد کے اور کچھ
منظور نہین ہے مگر سع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ۔ اور میرے نزدیک ابو یزید اوس سے بدتر ہے
اور وہ اوس سے اکراد نے کہا کہ ای شہریار مین مرد سپاہی ہون اور سمجھ کچھ نہین سمجھتا مگر یہ مقصد
عرض کرتا ہون کہ اب نجم الحق اسواسطے آیا ہے کہ تمکو اپنے عقیدت مین لاوے اور تم یہ کہتے ہو
اس صورت مین البتہ جنگ ہوگی پس اگر تم اوسپر غالب ہوے تو تمہارا دین برحق جانکر تمہاری
رفاقت اختیار کرونگا اور اگر وہ تمپر غالب ہوا تو جو مذہب ہے وہ ہوگا اگر وہ تمھارے گمان مین ساحر ہے
تو یقین ہے کہ تمھارا حق اوسکے سحر کو نہ سمجھا سکیگا چنانچہ سابق مین تمنے اور تمہارے پدر نے ساحرونکو قتل کیا
اور طلسم فتح کیے ہین سلطان کوچک نے فرمایا خدا تیرا گھر خراب کرے تم نامہ لاؤ مین دیکھون کیا لکھا ہے
اکراد نے نامہ سلطان کو دیا سلطان نے منشی کو دیا اور کہا کہ باواز بلند پڑھو جب وہ نامہ
پڑھا گیا اوسمین لکھا تھا کہ بعد حمد الہی و نعت رسالت پناہی ضمیر انور امامزادہ القائم بامر اللہ پر
پوشیدہ نہ ہو کہ آفتاب کو ستارہ سمجھنا اور مشعل جہان افروز کو چراغ سے کم نور جاننا اور امام ابو القاسم
محمد مہدی بن عبد اللہ کو مانند سائر ساداتین شمار کرنا آئین عقل سے بعید ہے حالانکہ یہ بات تمہارا
کہ ثابت ہوا اور تم اوس سے محروم ہو آگاہ ہو امامت بعد صادق علیہ السلام کے اونکے پسر بزرگ
اسمعیل کو پہونچی اور اسیطرح نوبت بنوبت تمہارے جد کی طرف منتقل ہوئی تا اینکہ تمہارے پدر بزرگوار
ابو القاسم محمد مہدی پر ختم ہوئی اور وہ جناب وہ مہدی موعود ہین اگر تم سے معاملہ نکلا
لیکن خود وہ غفلت سے اور شیخ وجیہ الدین دروغ گو تمہارا ہے [illegible] کہ تمہارے اعتقاد مین تمھارا
پدر نے وفات پائی مگر ایسا نہین ہے بلکہ وہ تمہاری نظرون سے غائب ہے [illegible]

چنانچہ ایک اونکے امامت کی علامت خروج دجال ہے کہ واقع ہوا یعنی ابو یزید دجال نے
خروج کیا اور اوس سے تمکو صدمے بہت پہونچین لیکن یہہ ظہور دجال میری زمانہ مین کہ نائب امام ہون واقع ہوا
اور مین اوسکو پھر جزیرۂ اسود مین مقید کرونگا اور جس قدر اوسنے تمھاری خون ریزی کی ہے اوسقدر
اوسکو بھی ایذا پہونچاتا ہون لیکن تم اپنے حق پدر کو پامال نکرو اور مانند پسر نوح کے جہان سے گمراہ نجاؤ
مجکو اپنے پدر کا نائب تصور کرو اور اگر اسکے خلاف کروگے تو تم مین اور دوسرون مین کچھ فرق نہین ہے
تمھارے بادشاہزادہ حیدر کو مینے قید کیا ہے اور اوسکی کچھ پرواہ نہین ہے کیونکہ پیغمبر و امام
اعلان حق کے واسطے آئے ہین جو شخص دین سے منحرف ہو موافق مرتبے کے واجب التعذیر ہے ؎
بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست ؛ اگر میرا کہنا قبول نکروگے تو اچھا نہوگا اور اگر قبول کروگے تو شاہ
شاہان ہوگے ورنہ بحکم امام تمکو قید کرکے حبس دائم کرونگا اور موکلان عالم غیب میرے حکم مین ہین اور
تابوت پیران کہ ثانی تابوت سکینہ ہے خدانے مجکو دیا ہے چنانچہ تمنے بھی اوسکا حال سنا ہوگا اور
آپ خود دیکھ لینا ؎ اول از دور سلامت کردم ؛ آنچہ حق بود بیامت کردم ؛ پختی من نکنی گر تو پسند ؛
عمر خود را بسرای و برنید ؛ سلطان کو چاٹ یہہ مضمون نامہ سنکے نہایت پیچ و تاب کھایا اور جواب مین
لکھا کہ ای حرامزادہ ساحر و ای ضال مضل تیری اور تیرے مذہب کی حقیقت روز اول سے ہمکو معلوم ہے
کہ جہود امت محمد تو ہی ہے اور مانند یونس جہود کے کہ امت حضرت مسیح علیہ السلام کو ضلالت مین ڈالا تو بھی
چاہتا ہے کہ امت محمد کو ضلالت مین ڈالے اور تیرا تابوت پیران بھی سراسر سحر ہے اور ای گیدی زندگی
سلطان مین اونکو ناحق امامت سے متہم کیا اور شیخ وجد الدین پر بھی تہمت کرکے اوسکو شہید کیا
حق تعالے تیرے شر سے مسلمانون کو اپنی حفظ مین رکھے اور تو چاہتا ہے کہ ابو یزید کی گرفتاری سے
ہمکو بھی فریب دے ہم ایسے نہین ہین کہ تیرے فریب مین آوین جو کچھ تجھسے ہوسکے اوسمین تقصیر نکر
الغرض نامہ لکھکے اکراد کوہ نشین کو دیا اور وہ رخصت ہوا اور قیس کا نامہ معہ مسودۂ جواب

سلطان فلک جاہ کی خدمت مین بھیجا سلطان فلک جاہ نے اس جواب پر سلطان کوچک کی
نہایت تعریف کی لیکن جب اوس لعین کو جواب نامہ پہونچا اوس نامہ کو دیکھکے کہا کہ تا مقدور مین نے
قائم بامر اللہ کی امام زادگی کی رعایت کی اگر وہ تمہین اور حق کو نہ پہچانین تو اسمین میرا کیا قصور ہے چنانچہ
آج شبکو امام نے مجھسے فرمایا کہ تو اعلان دین حق مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا مخالفون کو اگرچہ میرے
فرزند ہون قتل کرنا چاہیئے کہا کہ یا امام اول تمھارے فرزندون کو قید کرونگا اگر اونہون نے اسپر بھی
قبول نکیا تو تا قیامت اونکو قید رکھونگا فرمایا تو مختار ہے پس ای دلاوران نصرت قرین و ای محبان دین تمکو
شاہد رہنا چاہیئے اونکی رعایت مین تقصیر نہین کی اب کہ وہ اصلا راہ پر نہین آتے پھر مین کیا کرون سبہون نے
کہا نائب امام اونکے قتل و حبس اسی مین مختار ہے قیس نے کہا اول مہدیہ کے برابر دجال کو
گفشکاری کرکے جزیرہ اسود مین بھیج کے مقید کراون بعد ازان ان سے سمجھون یہہ کہکے اور
کوچ کرکے مقابل لشکر ظفر پیکر کے خیمہ کیا بعد دو روز کے شبکو طبل جنگ بجایا لشکر اسلام مین بھی
طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی قیس لعین تخت اقبال پر سوار قلب لشکر مین کھڑا ہوا
سلطان فلک جاہ دروازہ مہدیہ پر بیٹھے اور سلطان کوچک سایہ علم شیر پیکر مین مرکب
استادہ ہوے کہ یکایک قیس کے تخت کو میدان مین لائے لوگون نے باہم کہا کہ یہہ کیا بارادہ حرب
میدان مین آیا ہے قیس نے باواز بلند کہا ای سلطان اسمعیل بن امام قائم میری باتون کو تم نے
سراسر غلط سمجھکے وہ جواب لکھا اگرچہ قیامت مین میرا صدق و کذب تمپر ظاہر ہوگا لیکن دنیا مین بھی
سمجھنا چاہیئے مینے حکم امام سے دجال کو گرفتار کیا اور سبکے روبرو اوسکو گفشکاری کرکے جزیرہ
اسود مین بھیجا ہون کہ زمانہ موعود تک مقید رہے یہہ کہکے ابو یزید و شداد و ولید کو طلب کرکے
اول گفشکاری کی بعد ازان خلیل شیطان کو طلب کرکے کہا اسکو جزیرہ اسود مین لیجاؤ اور اسکو
قید سے آزاد کرو لیکن دو شیطان اسپر مقرر کرنا تا وہ اسکی نگہبانی کرین شداد و ولید نے بھی کہا

کہ جنکو بھی ابو یزید کے پاس بھیجدے القصہ اون تینون کو تابوت مین بند کیا اور شیاطین اونکو
لیکے روانہ ہوے اور جزیرہ اسود دریاے محیط مین واقع تھا اور ایک عمارت بھی وہان تھی اونکو
لیجا کے اوسمین قید کیا قتبیس بعد بھیجنے ان تینون آدمیون کے باردگر مرکب پر سوار ہو کے سلطان
کوچک کے سامنے آیا اور نصائح مذکور کا اعادہ کیا جواب مین گالیان سنین اور خجل ہو کے پھر گیا اور کہا
ای اسمٰعیل شعر من انچہ شرط بلاغ است باتو میگویم ۔۔ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ۔۔ بالفعل ایک
بات اور تجھسے کہتا ہون تم محمد ابن حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام دوازدہم جانتے ہو اور مین تمھارے
جد محمد ابن عبداللہ ابوالقاسم کو امام جانتا ہون اگر مین حق پر ہون تو جنگ مین تم پر غالب ہونگا
اور اگر تم حق پر ہو تو تمھارے ہاتھ سے قتل و مقہور ہونگا کل مجھمین اور تم مین جنگ ہوگے یہہ کہکے
پھر گیا اون بیدینون نے کہ مطیعان قتبیس تھے اوس حرامزادے کے قدم کو بوسہ دیکے کہا کہ شاباش
تو نائب امام ہے کہ باوجود سب دشنام سننے کے فروتنی اور تحمل کو کار فرمایا وہ ملعون مکار اس بات سے
خوش ہوا اور یہہ قصد کیا کہ یکایک سحر سے کام نا ہو آہستہ آہستہ کام کروان دونون لشکرون کو کار سازی
جنگ مین چھوڑو

## اور داستان غرائب بیان احوال شاہزادہ حیدر دلاور اور مقیدان دیگر کے کہ جو ابلیس ثانی یعنی قتبیس کے قید سحر مین گرفتار ہین سنئے

راویان اخبار نے اسطرح روایت کی ہے کہ جب قتبیس ابلیس نے شاہزادہ نامور حیدر کو تابوت
مین رکھکر محیط آباد کی طرف بھیجا ہمتہ رنگ بن مہنطر غنگ کہ شہزادہ عالیقدر کے
ہمراہ آیا تھا اوسنے یہہ حال دیکھکے آہ سرد جگر پر درد سے کھینچی ہرچند کہ اوسکو نہین معلوم تھا کہ
شہزادی کو کہان لیگئے لیکن بصورت مبدل اوسکے لشکر مین داخل ہو کے اور اوس مردود کی
کتخدائی کا حال معلوم کر کے عقل سے دریافت کیا کہ البتہ اسنے اون مقیدون کو وہین بھیجا ہوگا یہہ

تصور کر کے محیط آباد کی جانب روانہ ہوا اور بعد گرفتاری شہزادہ لشکر شہزادے نے جنگ مغلوبی کی
کچھ لوگ شہید ہوئے اور باقی نے متفرق ہو کے اردوی معلی کی راہ لی اب مہتر زرنگ کا حال سنیے
کہ مہتر زرنگ شہزادہ حیدر کی تلاش میں محیط آباد کو تلاش کرتا ہوا با دل غمناک و چشم نمناک
قطع مسافت کرتا تھا بعد چند روز کے کنارۂ دریای عمان کے پہونچا سواد محیط آباد داوسکو معلوم ہوا
شہر میں داخل ہو کے فکر کرتا تھا کہ شہزادے کا حال کس سے پوچھیے تمام روز شہر کوچہ بازار میں پھرا شہر کو
نہایت معمور پایا شب کو ایک سرائے میں قیام کیا اور سرائے دار سے اختلاط گرم کر کے پوچھا کہ ای برادر
میں مرد مسافر ہوں اور اس شہر کے حال سے واقف نہیں ہوں مجھسے بیان کرو کہ اس شہر کا کیا نام ہے
اور بادشاہ کون ہے اور اوسکی ملت کیا ہے اوسنے کہا ای مرد مسافر اس شہر کا نام محیط آباد ہے
اور ملک محیط بادشاہ کا نام ہے اس سے قبل اوسکا دین نصارٰی تھا اور اب نجم الحق نائب امام کی توجہ سے
مسلمان ہوا ہے اور اپنی دختر کو کہ بد کا اوس سے عقد کر کے اوسکے ہمراہ تسخیر ممالک کو گیا ہوا مہتر زرنگ نے
کہا نجم الحق وہی بزرگوار ہیں کہ جنکے ہمراہ تابوت پران ہے سرای دار نے کہا ہاں وہی ہے
کہ منحا الفون کو تابوت مذکور میں قید کر کے زندان میں بھیجتے ہیں مہتر نے پوچھا کہ زندان کہاں ہے
سرای دار نے کہا میں نے سنا ہے کہ اسی شہر میں ہے یقین ہے کہ وہ تہخانہ بادشاہی کے قریب
کسی جگہہ ہوگا مہتر زرنگ نے فقط اسیقدر اوس سے حال دریافت کر کے شب بسر کی دوسرے روز
سر چند زندان کو تلاش کیا مگر کہیں سراغ نہ پایا شب کو پھر سرائے میں بسر کی دوسرے روز پھر تلاش پر
کمر باندھی القصہ چند روز تلاش کیا لیکن ہرگز زندان شہزادی کا سراغ نپایا ایک روز دل تنگ
ہو کے صحرا کی جانب نکل گیا ایک مرغزار میں پہونچا کہ جوش گل و لالہ سے اوسکو بہشت بریں کہنا چاہیے
اوس صحرا میں شکار بھی تھا مہتر سیر کنان ایک درخت چنار کے قریب پہونچا ایک چشمۂ آب بھی وہاں تھا
مہتر کو وہ مقام پسند آیا اور ایک لحظہ وہاں توقف کیا قضارا ایک آہو بھی وہاں آگیا مہتر نے تیر ناوک

اوسکو مارکے ذبح کیا اور کباب پکا کے بقدر اشتہا کھایا اور آب چشمہ نوش کرکے شہزادہ کی فکر مین گیا

## لیکن اب حال زندان شہزادہ وغیرہ اور اوسکی حقیقت عرض کرتا ہون

کہ قیس لعین نے قلعہ محیط آباد مین ایک حجرہ اپنی محلسرا مین بنا کے ان دلاورون کا زندان مقرر کیا تھا چنانچہ شیاطین تابوت ایران لاکے در حجرہ پر رکھتے تھے اور غلام و خواجہ سرا قیدیون کو اوس صندوق سے نکال کے حجرہ مین قید کرتے تھے اور قیس لعین نے اپنی زوجہ کوکبہ کو بھی اپنا ہم مشرب کیا تھا یعنی دین جہود مین اوسکو لاکے اپنے راز سے آگاہ کیا تھا اور قلیل سحر بھی اوسکو سکھایا تھا بالفعل ربط و ضبط اس حجرہ کا کوکبہ سے تعلق رکھتا ہے اکثر اوقات کوکبہ واسطے دیکھنے قیدیون کے اوس حجرہ مین تنہا جاتی ہے اور آب و نان اونکو دیتی ہے ایک روز کوکبہ مست جام ہوس تھی داخل حجرہ ہوئی اور ہر ایک کو دیکھنے لگی قضارا اوس وقت جبلان کو وہ پیکر کی توسن سرکش خواہش نے بدلجامی کی تھی اور اوسکے زیر جامہ کو بلند کیا تھا کوکبہ نے یہ دیکھکے دل مین کہا کہ جبلان کے پاس عجب چیز ہے کہ موجب تیری سیری کا ہوسکیگا الحاصل عاشق ہوئی اور اوسی شبکو پھر حجرہ کھولا اور شمع لیکے اندر گئی سبکو معہ جبلان کے خواب مین پایا آہستہ آہستہ آکے جبلان کے سرہانے بیٹھی اور اوسکے لب سے بوسہ لیا سبب بوی بد کے کہ سحر کی وجہ سے کوکبہ کے دہن سے آتی تھی جبلان بیدار ہوا کوکبہ نے اوس حالتمین دوسرا بوسہ لیا جبلان نے کہا ای لکہ خوری تو کون ہے کہ تجکو تیری بوی دہن ناپاک نے عجب بلا مین گرفتار کیا کوکبہ نے ایک اسم سحر پڑھا کہ سوای جبلان کے سب بیہوش ہوگئے اوسوقت جبلان سے ناز و نیاز شروع کیا اور کہا ای جبلان تیرا کوکب اقبال اوج عزت پر پہونچا زوجہ نجم الحق تجپر عاشق ہوگئی ای جبلان مینے تجکو چند بار دیکھا لیکن مجکو کچھ خیال بھی نہوا آج دیکھکے بے اختیار تجپر عاشق ہوئی سبحان اللہ ہر چیز وقت پر موقوف ہے اب مجھسے انکار نکر کہ عشرت تازہ موجود ہے اور قتل ہی بھی

امان مین رہنگا جبلان اوس سے بولی بدسے بد نہایت بدخط ہوا تھا کہا کہ ای زانیہ نابکار وای ساحرہ مکارہ مین
تجھسے ہرگز مختلط نہونگا ایک تو تیرا شوہر موجود ہے دوسرے تیری بوئے دہن نے میرا حال تباہ کیا
ہے بہشت دلی نہین کہ مین تجھسے اختلاط کرون القصہ کوکبہ نے ہرچند سماجت کی لیکن جبلان کو اپنی
حال پر مہربان نپایا کوکبہ نے کہا ای جبلان اگر یہہ میری آرزو نہ برلایگا تو میرے ہاتھہ سے تجھکو
اذیت پہونچیگی جبلان نے کہا ای نابکار اس سے زیادہ اور کیا اذیت پہونچائیگی کہ ہروقت تیری
قید مین ہون لیکن اب حکم دے تاکہ مجھکو قتل کرین کوکبہ اوسوقت تو چلی گئی مگر اوسکا حال روز بروز بدتر
ہوتا تھا اکثر شب کو تنہا جبلان کے پاس جاکے اپنی خواہش کی اوس سے درخواست کرتی تھی لیکن
جبلان قبول نہین کرتا تھا مہرافروز نامی طالع افروز کی ایک دایہ تھی ایک روز طالع افروز نے
اوس سے کہا کہ ای دایہ مین اندنون مین اپنی مادر کا حال تباہ دیکھتی ہون اور بہت اوسکی ہرچند فکر کی
مگر کچہہ حال نہ معلوم ہوا اگر تجھسے ہوسکے تو اوسکا حال آزردگی دریافت کرکے مجھسے بیان کر مہرافروز نے
قبول کیا اور اکثر اسی فکر مین تھی تا اینکہ ایک شب دیکھا کہ کوکبہ تنہا اوٹھی اور کلید زندان لیکے
زندان کی طرف روانہ ہوئی دایہ بھی اوسکے عقب مین روانہ ہوئی کوکبہ نے در زندان پر آکے
قفل حجرہ وا کیا اور اندر گئی اول پاسبانون کو اسم سحر سے سبکو بیہوش کیا بعدازان کہا کہ ای خانہ خراب
مجھکو اپنے عشق مین قتل کیا ہای خدا میری مراد پوری کر نزدیک ہے کہ تیرے ہجر مین ہلاک ہون اگر تو
میری آرزو پوری کریگا اوسوقت جو کچہہ کہیگا ویسا ہی کرونگی بابا مجھکو لیکے یہان سے نکل اونگی مگر کیا کرون
شوہر یہہ میرا دسترس نہین ہے والا تیری خاطر سے اوسکو بھی قتل کرتی اور اگر اب بھی قایل ہو تو تقصیر نکرون
لیکن مین جانتی ہون کہ بسبب سحر کے زہر و شمشیر اوسپر کارگر نہین ہوسکتی جبلان نے اس بات کا
اوسکو جواب ندیا بلکہ گالیان دین آخر کوکبہ مایوس ہوکے کمال اندوہ سے اوٹھی لیکن مہرافروز
دایہ نے طالع افروز سے آکے یہہ تمام حال بیان کیا طالع افروز نے سنکے کہا اسکو کیا ہوگیا

کہ اس سن و سال گی مین عشق بازی کی اور مجھسے بہی کہ دختر جوان ہون شرم نہ کی لیکن ان باتون سے دایہ کو
منع کیا اور خود بہی خاموش رہی تا آنکہ شاہزادہ حیدر کو تابوت زر ان مین مقید کرکے لائی کوکبہ نے
بدستور بند و زنجیر مین گرفتار کرکے شاہزادی کو بہی صندوق سے نکالا کنیزین اور خواجہ سرا شاہزادی کے
گرد جمع تھے اور شاہزادہ اثر سحر سے بیہوش تھا کیونکہ قاعدہ تہا کہ قیدی تابوت دوسری روز
ہوش مین آتا تہا لیکن کوکبہ نے شاہزادے کے جمال پر حیران ہو کے دل مین کہا کہ جوانان
خوب خوب میری قید مین گرفتار ہوتے ہین لیکن مین جبلان کی عاشق ہون کہ عجب ذات العمود
در آذر کہتا ہے الغرض شاہزادے کے جمال کا شہرہ ملکہ طالع افروز نے سنا اور وہ بہی
مشتاق ہوئی اور یہ دختر سحر نہین جانتی القصہ ملکہ بہی آئی اور اوس حالت بیہوشی مین شاہزادے کو
دیکھ کے ہزار جان سے عاشق ہو کے آہ سرد جگر سے کھینچی اور وہان سے ہٹ کر اپنے دلکو سمجہایا
اور شاہزادی کو بدستور دیگران زندان مین لیگئی دوسرے روز شاہزادے کو ہوش آیا
اپنے کو اوس حجرہ مین دیکھ کے آنکھ کھولی اسطرف اور اوسطرف دیکہا امیر معظم الدین مجبول شاہ و
جبلان کوہ تن بہی وہان موجود تھے انہون نے بہی شاہزادے کو دیکھ کے سلام کیا شہزادہ
اون سے پوچہا تم یہان کہا ای شاہزادہ عالیقدر کیا عرض کرین قید سحر مین گرفتار ہین قبل اسکے ایک
ایک نان جو اور کوزہ آب ہمکو ملتا تہا لیکن چند روز سے طعام لذیذ و آب سرد و شربت ہمکو ملتا ہی
اسکا سبب ہمکو معلوم نہین ظاہرا یہ قدم گرامی سے ہو جبلان نے اس بات سے ہنسکے کہا
کہ یار وہ نان جو اور آب گرم اس نعمت سے بہتر تھا اور اوسکو زوال نہ تہا اور اس نعمت سے
مجھکو خوف ہی کہ آخر زہر سے مبدل نہو اور ہمکو قتل نکرائے شاہزادہ حیدر نے کہا ای جہان پہلوان
جبلان تمہاری باتین اسرار سے خالی نہین بیان کرنا چاہیے جبلان نے اول انکار کیا
آخر کو کبہ کے آنیکی اور عاشق ہونیکی نقل بیان کی اور کہا یہ طعام لذیذ اسیواسطے بہیجتی تہی

تا کہ مطلوب اوسکا الا غرض نہو مگر مین اوسکو ہرگز قبول نکرونگا اسی باعث سے بیٹے کہا کہ آخر زہر سے بدل ہو
شہزادے نے خوش طبعی سے کہا کہ پہلوان اوسکو کیون قبول نہین کرتا جبلان نے کہا اے شہزادے
اول تو وہ ضعیفہ ہے دوسرے ایسی بوئی بد اوسکے دہن سے آتی ہے کہ اوس سے مرگ ہزار درجہ بہتر ہے
امیر مظہر الدین و مجبول شاہ نے کہا اے پہلوان ہم بہی اس تحیر مین ہین ہمنے نہین دیکہا
کہ کوکبہ تمہارے پاس کب آتی ہے جبلان نے کہا وہ ایسا اسم سحر پڑہ کے تکو بیہوش کر دیتی ہے
شہزادہ حیدر نے فرمایا ہم عجب بلا مین گرفتار ہین حق تعالی ہمکو اس سے نجات دے اور معلوم نہین
اوس حرامزادہ ساحر یعنی شمس نے لشکر و شہر قیروان پر کیا بلا نازل کی ہو عجب مردود ہے دیکہو
کہ اضلال امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کیواسطے کیا حیلے اوٹہائے ہین اگر یہہ مردود شمر واصل ہی ہوا
تا اوسکا مذہب باقی رہیگا اور اوسکا فرقہ بہی فرقہ ہفتاد و سہ مین داخل ہوگا القصہ شہزادہ
ہر وقت مناجات کرتا تہا اور اپنی اور مسلمانون کی نجات اوس ابلیس جادوگر کے ہاتہہ سے طلب کرتا تہا
اور اکثر شبکو آرام نہین کرتا تہا اور تضرع و زاری کر کے مناجات کرتا تہا کہ خداوندا میرے پدر اور برادر
و برادرزادے نے طلسم فتح کئے اور ساحرونکو قتل کیا لیکن مجہسے ابتک کوئی کام نہین ہوا کہ جس سے
میرا نام باقی رہے اور یہہ ساحر جو تیرے حبیب کی امت کو ضلالت مین ڈالتا ہے امیدوار ہون کہ
مجہکو اوسپر ظفر عنایت کرتا کہ عالم مین میرا نام بہی باقی ہو اور وقت عطا انبیا و اوصیا کو شفیع کرتا تہا

## لیکن اب داستان محبت بیان طالع افروز بنت شمس لعین کی سنیئے

کہ جسوقت ملکہ مذکور کی نظر شاہزادہ حیدر کے جمال پر پڑی فوراً عاشق ہوگئی لیکن دل مین کہا کہ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ یہہ کیا ہوا مین اپنی مادر پر طعنہ زن تہی چنانچہ خود دام عشق مین مبتلا ہوئی طرفہ یہہ کہ یہہ
لوگ یعنی اولاد سلطان ابو الفاہم اور اسکے پہلوان ہماری طرف التفات تک نہین کرتے چنانچہ
کوکبہ ہر شب جبلان کے پاس جاتی ہے اور منت و خوشامد مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتی مگر وہ

پیغام اسکا ہرگز قبول نہین کرتا اور یہہ تو بیٹا سلطان مرحوم ہے کیونکر دختر دشمن سے منسوب ہونا گوارا کریگا اور اسی خیال مین اپنا راز دل کسی سے بیان نکیا مگر گاہی گاہی اپنی مادر کے ہمراہ نذر دینے جاتی تھی اور اپنے دلدار کے نظارہ جمال سے دل کو تسکین دیتی تھی اور اوسکی مادر بھی نظارہ جمال جہان آرا کو غنیمت جانتی تھی لیکن جب شاہزادہ حیدر نے طالع افروز کو دیکھا شاہزادہ بھی اوسپر عاشق ہوا مگر اظہار نکیا اور اسیطرح چند روز گذرے راوی کہتا ہے کہ ملکہ طالع افروز کو شکار کا نہایت شوق تھا اور اکثر اوقات شکار کو جاتی تھی ایک روز ایام عشق مین کمال بیدماغی سے شکار کو گئی اور ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تقدیر اوسکو وہان لائی کہ جہان مہتر زرنگ بن مہتر طرفنگ لب چشمہ خواب مین تھا ملکہ طالع افروز نے وہان پہونچکے آہو کو شکار کیا لیکن اوسنے دیکھا کہ ایک شخص سوتا ہے حیران ہوئی کہ میرے شکارگاہ مین یہہ کون ہے کہ جرات کرکے داخل ہوا ہے اور بآرام تمام سوتا ہے وہان سے اپنے مقام مقررہ پر آئی اور گلزار نامی ایک کنیز سے کہا کہ یہہ شخص جو سوتا ہو وسی بیدار کرکے میرے پاس لے آتا مین اوس سے پوچھون کہ وہ کون ہے اور اوسکا سبب جرات کیا ہے اور خود شراب طلب کرکے پینا شروع کی جب ملکہ کا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا گل و گلزار و صحرا کی طرف دیکھا اور اوس مستی مین شہزادہ حیدر کو یاد کرکے اوسکے غم مین زار زار روئی اور یہہ بیت بار بار تکرار کرتی ہے شعر بے یار سیر جلوۂ باغ و بہار حیف ✣ گل خندہ زد بہ بیکسی ما ہزار حیف ✣ کشتی آرزوست غریق محیط غم ✣ دور فلک نمی بردش بر کنار حیف ✣ دستی کہ بسکہ بگریبان ہزار بار ✣ نگرفتہ ہست گوشۂ دامان یار حیف ✣ لیکن گلزار خواص ملکہ مہتر زرنگ کے پاس آئی اور اوسکو بیدار کرکے کہا اے برگشتہ بخت تو کون ہے کہ قدم جسارت شکارگاہ ملکہ مین رکھا کیا اپنی جان سے سیر ہوا ہے مہتر زرنگ نے جو آنکھہ کھولی شعر نازنینی دید چون ماہ تمام ✣ سرو قامت گلبدن نازک خرام ✣ قامتی مانند سرو افراختہ ✣ وز ادا ے کار عاشق ساختہ ✣

از غضب ہردم نگاہی میکند ٭ ہم بہم گاہ گاہی میکند ٭ وہ موقر اوٹھا اور مانند عشق پیچان کے اوس سے
لپٹ گیا عیار بھی تھا اور جوان بھی اوسکو بغل مین لیکے اوسکے لب سے بوسہ لیتا تھا اور کہتا تھا کہ ای
ماہ خوبان مین کیونکر برگشتہ بخت ہون کہ آفتاب میرے سر پر سایہ فگن ہے یہہ کہتا تھا اور بوسہ لیتا تھا
گلنار بھی اگرچہ راضی تھی مگر شرم کے کہتی تھی کہ ای بدبخت کیا کرتا ہی ملکہ کے ہاتھ سے قتل ہوگا زرنگ
کہتا تھا آخر تو قتل ہونگا پھر اپنی آرزوئی دل کیون نہ نکالون اس اثنا مین چند کنیزان دیگر بھی آئین زرنگ
گلنار کو چھوڑکے دور کھڑا ہوا اور احوال پرسی شروع کی یعنی کہا تم کون ہو اور تمہاری ملکہ کا کیا نام ہی
اور مجکو خواب سے کس واسطے بیدار کیا گلنار نے اپنے دل مین کہا کہ کیا مرد آدمیون کی طرح حال پوچھتا ہے
بعد ازان کہا ای واجب القتل یہہ ملک طالع افروز دختر نجم الحق کی شکارگاہ ہی زرنگ نے کہا لعنت ہو
اوسکی پدر پر پھر مجکو کیون بیدار کیا اوسنے کہا ملکہ تجکو خواب مین دیکھکے برہم ہوئی ہے کہ شب کو
قتل کرے اور مجھے فرمایا کہ اوسکو بیدار کرکے میرے پاس لے آ اول مین دریافت کرون کہ کون ہے
شاید کوئی غریب ناواقف ہو موقر نے یہہ سنکے کہا البتہ اوسکے پاس چلنا چاہیے شاید کوئی کام
صورت پذیر ہو یا مجکو قتل کرے بہرحال اوسکے ہمراہ روانہ ہوا زرنگ اوسوقت پہونچا کہ ملکہ شہزادی کے
عشق مین گریہ کرتی تھی اور اوسوقت چہرے پر نقاب بھی نہ تھی اور رہا انتک اپنے حال مین مستغرق تھی
زرنگ کے آنیکا حال اوسکو معلوم نہوا حالت مستی شراب مین زانوے اندوہ پر سر رکھے
روتی تھی زرنگ نے قرینے سے دریافت کیا کہ یہہ کسی پر عاشق ہے لیکن گلنار فوراً اوسنے کہا کہ ای
ملکہ آفاق تمکو ان روزون مین کیا غم ہے کہ اس طرح گریہ کرتی ہو کہ غم داری کہ نہیں غم مبادا
اگر تمہارا گریہ اس سبب ہے کہ بیگانہ میرے شکارگاہ مین کیون داخل ہوا تو یہہ حاضر ہے لیکن مسافر ہی
اور اس شہر کا رہنے والا نہین ہے ای ملکہ برای خدا اگر یہہ تنگ شعر در جہان کس بود چیرا زندہ ٭ کہ تو گریی
و گل کند خندہ ٭ ہمنے اپنی بادشاہی مین تمکو اسقدر ملول گریان نہین دیکھا آج کیا امر واقع ہوا کہ آپ

حال کو پہونچی ہو سچ کہو کچھ جن کا خلل تو نہین ہوا گلنار نے کہا احتمال ہے کہ کسی پریکا سایہ ہو گیا ہو
سرو قد نے کہا میرے گمان مین یہہ ہے کہ ملکہ نے کسی بزرگ کی قبر پر پیشاب کیا ہوا اور اوس سے
یہہ حال پہونچا ہو مہتر زرنگ ہر ایک کی گفتگو سنکر خندہ کرتا تھا دایۂ مہرافروز بانو نے کہا کہ اے بدبخت
کیا تو سودائی ہے کہ اس حالت مین خندہ کرتا ہے ایک طرف تو تیرے قتل کی فکر ہے اور ایک طرف
ملکہ کا یہہ حال ہے ہم سب تو حیران ہین اور تو خندہ کرتا ہے تحقیق کہ دیوانہ ہے گلنار نے کہا
سچ ہے لیکن بکار خود ہشیار ہے مہتر زرنگ نے کہا دایہ صاحب مین اسواسطے ہنستا ہون کہ
اسرار ملکہ سے مجکو خبر ہے اگر تم سب دور ہو تو مین ایک افسون اوسپر دم کرون پھر دیکھو کہ اسیوقت
اوسکا گریہ خندہ سے مبدل ہو اور اس عیار دلیر نے اپنے دل مین یہہ سمجھ لیا تھا کہ مین اوس سے
کہونگا کہ اے ملکہ تم کہین عاشق ہو اور ظاہرا تمہارا معشوق تمہارے ہاتھ نہین آتا اس سبب ملول ہو
پس اگر میرا گمان سچ ہے تو البتہ یہہ اپنا راز دل کہیگی اور یقین ہی کہ اس تدبیر سے یہہ محبوبہ یعنے
گلنار بھی مجکو ملے اور طریق نجات شہزادہ بھی معلوم ہو اور اگر یہہ ملکہ میری بات سے
آزردہ ہو اگر ہو سکے تو گلنار کو بغل مین لیکے بھاگون اور اگر یہہ ممکن نہو تو اپنی جان سلامت لیجاؤن
القصہ دل مین یہہ اندیشہ کرکے وہ بات کہی ملکہ بھی حیران تھی کہ آیا یہہ عیار پیشہ کون ہی اور
مجھسے کیا بات کہیگا الغرض مہرافروز دایہ اور کنیزین علیحدہ ہو گئین اور مہتر زرنگ نے آگے بڑھکے
کہا کہ اے ملکہ آفاق تمکو کچھ مرض نہین ہے بلکہ تم کسی پر عاشق ہو اور تمہارا معشوق تمہارے ہاتھ
نہین آتا اور مین وہ افسون گر ہون کہ تمہارے معشوق کو تمہارے پاس حاضر کردون بشرطیکہ مجھسے
عہد کرو جو کچھ میری مراد ہو تم بھی اوسکے حصول مین سعی کرو ملکہ اس بات سے خوش ہوئی اور کہا
اے عیار افسون ساز شفا کر تو علم غیب سے بھی خبردار ہے اپنا حال بیان کر کہ تو کون ہی اور کس ولایت کا
باشندہ ہی مہتر زرنگ نے کہا میرا قصہ دور و دراز ہے اگر مجکو اطمینان ہو گا تو بیان کرونگا ملکہ نے کہا

کہا پس افسون مجھپر دم کرتا ہین اپنے حال مین آؤن اور تیری عاقلی ون مہتر زرنگ نے ایک افسون روغ
پڑھکے ملکہ پر دم کیا ملکہ نے خندہ بلند کرکے دایہ اور کنیزون کو طلب کیا اور کہا کہ مجھکو کیا ہوگیا تھا
کہ بے اختیار مین روتی تھی اور عجب میرا حال تھا کہ خود مین اوس حال سے واقف نہین ہون اس مرد
افسون ساز کو خدا نے گویا عالم غیب سے اسیواسطے بھیجا تھا مہتر زرنگ نے کہا ابھی تمکو صحت کامل نہین
ہوئی چند روز متواتر اگر تمپر افسون پڑہون تو تمکو صحت کامل ہو ایک پریزاد کا سایہ تمپر تھا جو ملکہ نے
مہتر کے حال پر نوازش فرمائی اوسے صحرا کے قریب ملکہ کا ایک باغ تھا مہتر زرنگ کو ملکہ اوس
باغ مین لائی دایہ اور کنیزین مہتر کی نہایت خاطر اور مدارات کرتی تھین آخر ایک روز مہتر نے بہانہ
افسون ملکہ سے خلوت کی ملکہ نے دایہ کو اپنے اوپر مہربان سمجھکے اوسکو بھی شریک کیا اور گلزار
و گلفام و گلعذار کو بھی محرم جانتی تھی یہ بھی حاضر رہین لیکن مہتر زرنگ نے ایک رقعہ لکھکے
ملکہ کو دیا اور اوسمین یہہ مرقوم تھا کہ فلان وقت تم پھر اپنے کو مدہوش و بیحال کرو مین دایہ سے کہونگا
کہ آج ایسا افسون پڑہتا ہون کہ جسکے سبب جو کچھ ملکہ کے دل مین ہو وہ بیان کرینگی اور معلوم ہوگا
کہ غم دلدار اونکو نہین ہے آخر ایسا ہی ہوا کہ ملکہ نے پھر ایک روز رونا شروع کیا اور مانند دیوانون کے
بکنا شروع کیا مہتر نے ایک افسون پڑہ کے اوسپر دم کیا ملکہ ہوش مین آئی اور ایک آہ سرد جگر سے درد
کھینچکے کہا کہ ای دایہ کچھ جانتی ہو کہ مجھپر کیا گذرتا ہے اوس روز کہ مین اپنی مادر پر طعنہ زن ہوئی تھی
وہی مجھکو پیش آیا یعنی اوسی آپ تازہ پر کہ شہزادہ حیدر اوسکا نام ہے عاشق ہوئی ہون اے دایہ
تجھسے بھی اپنا راز نہین کہا آج مین نہین جانتی کہ اس مہتر نے مجھپر کیا افسون دم کیا کہ خود بخود میری
زبان سے میرا راز نکل گیا والا تا قیامت مین اپنا راز نہ کہتی دایہ نے متعجب ہوکے ایک لحظہ فکر کی
اور کہا کہ تو نے مجھسے اپنا حال کیون نکہا تا کہ مین سعی کرتی ملکہ نے کہا تیری سعی سے کچھ ہوتا کیونکہ مین
احوال اوسے واقف تھی اور مجھکو معلوم تھا کہ وہ مجھسے مختلط نہونگے اسواسطے اپنے دل مین کہتا

کہ بحث اظہار راز سے اپنے کو بدنام کرون اور کام بھی نہو پھر کیا فائدہ بعد ازان عمرو نے کہا کہ اب
وہ کلمہ مجھسے سنئے کہ مین کون ہون اور کس لئے آیا ہون یہہ کہکے تمام حال بالتفصیل ملکہ کے روبرو
بیان کیا ملکہ نے کہا یہہ عجب اتفاق ہوا کہ تم اپنے کام کو آئے اور مین بھی تمھارے آقا سے
کام رکھتی ہون زرنگار نے کہا ای ملکہ میرے آقا کا تجسے راضی ہونا مشکل ہے کیونکہ تمھارا پدر ساحر
اور امت محمدؐ کا گمراہ کنندہ ہی اور اوسنے عجب مذہب اختراع کیا ہی اور اکثر سادات و دلاوران اسلام
قتل بھی کیا ہے اور اصل مین یہودی ہے قبل اسکے جبلستان مین خادم بت ہوکے بت پرستونکو
دام تذویر مین گرفتار کرتا تھا جب وہ ملک بقدوم سلطان مرحوم و مغفور سے اسلام آباد ہوا
یہہ حرامزادہ شیخ وحید الدین کے پاس جاکے بنفاق مسلمان ہوا اور اوس سے علم حاصل کرکے
اوسکو قتل کیا اور ایک فرقہ اوسکے نام سے موافق اپنے مذہب کے لگکے اضلال امت محمد صلعم پر
کمر باندہی اور اسکے جد یونس نے امت مسیح علیہ السلام کو گمراہ کیا تھا القصہ اوس لعین کا تمام قصہ
جسطرح سلطان سے سنا تھا ملکہ اور دایہ و خواصون کے روبرو بیان کرکے سب کو اوس سے
منحرف کیا ملکہ نے کہا ای مرزنگار انا یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ میرا پدر ساحر ہے زرنگار نے کہا عمدہ علامات
سحر یہہ ہے کہ دہن کو بدبو اور متعفن کرتے ہین ملکہ نے کہا یہہ تمنے سچ کہا میرے پدر کے منہ سے
عجب بوی بد آتی ہے طفلی مین گاہی گاہی جب مجکو پیار کرتا تھا قریب تھا کہ بسبب بوی بد کے
میرا دماغ پریشان ہو جاے اور دوسرے یہہ کہ میری مادر کا بھی یہی حال ہے لیکن حق تعالی نے
مجکو محفوظ رکھا میری مادر کبھی کبھی مجھسے کہتی تھی کہ ایک چیز تجکو تعلیم کرونگی کہ جسکے باعث سے امور عجیبہ
تجکو قدرت ہوگی لیکن تیرے دہن مین بوی بد پیدا ہوگی تو اس امر کو گوارا کر مینے قبول نکیا ظاہرا وہ
سحر ہوگا عمرو نے کہا سوا سحر کے اور کیا ہے بعد اسکے ملکہ نے عمرو سے کہا کہ ای عیار کامل اب
کوئی ایسی فکر کر کہ مین اپنے مطلب کو پہنچون عمرو نے کہا کہ یہہ قصہ مینے اسیواسطے بیان کیا تا کہ تمکو

معلوم ہو کہ تمھارا مطلب پر کامیاب ہونا بہت مشکل ہی مگر یہہ فکر کرنا چاہیے کہ کسی تدبیر سے تمھارا پدر جہنم واصل ہو ملکہ نے کہا مجھ بیچاری سے یہہ فکر کیونکر ہوسکتی ہی سے جائیکہ عقاب پر بریدہ باد اندیشہ لاغری چہ خیزد وہ جبکہ تمھارے مثل عیار اور پہلوانان نامدار اوسکے قتل مین عاجز ہون تو مجھسے کیا ہوسکتا ہے ومتہر نے کہا اے ملکہ مینے اس وجہ سے کہا کہ تم اوسکی دختر ہو شاید تمکو معلوم ہو کہ اوسنے کوئی تلوار بنائی ہو کہ جس سے اوسکی موت ہو یا کوئی طلسم بنایا ہو کہ جسکی شکست سے اوسکا سحر باطل ہو ملکہ نے کہا کہ قسم خدا مین اس حال سے واقف نہین ہون زرنگار نے کہا بس اسکام کا صورت پذیر ہونا بھی مشکل ہی جب یہانتک گفتگو ہوئی ملکہ نے شاہزادے کے عشق مین آہ سرد کھینچی اور گریہ کیا دایہ ملکہ کی ایک دختر ہے اوسکا شوہر مر گیا ہی اور وہ دختر حسن وجمال مین بے نظیر ہے اور اوسکا نام نقش نسیا ہے اوسوقت وہ بھی بیٹھی تھی اوسنے کہا ایک بات کا مجھکو خیال آیا ہی اور وہ مین عرض کرتی ہون بعد اسکے اپنی مادر سے مخاطب ہوکے کہا کہ اے مادر تمکو یاد ہے کہ قبل اسکے ہمارا بادشاہ جزیرہ عمانیہ مین ایک فقیر کی زیارت کو جاتا تھا اوسنے تامل کرکے کہا کہ اے نقش نسیا تو اوسوقت مین بہت کم سن تھی اور یہہ بات بیس برس کی ہی تجھکو کیونکر یہہ حال معلوم ہوا ملکہ نے کہا اے دایہ تو بیان کر مہرافروز نے کہا اے ملکہ عالم قبل اسکے کہ تمھارا پدر اس ملک مین آوے سال مین ایک مرتبہ ملک محیط جزیرہ عمانیہ مین ایک فقیر کی زیارت کو جاتا تھا جب تمھارا پدر آیا اور تمھاری مادر سے اوسنے عقد کیا اوس سال ملک محیط نے پھر جانیکا ارادہ کیا اور اپنے داماد سے بھی چلنے کو کہا تمھارے پدر نے کہا امسال جانا موقوف کرو سال آئندہ مین بھی جاؤنگا جب وہ سال گذرا تم متولد ہوئین اور میری دختر اوسوقت مین پانچ برس کی تھی ملک محیط نے پھر تمھارے پدر سے کہا کہ اب فقیر کی زیارت کو چلنا چاہیے تمھارے پدر نے اوس فقیر کو گالیان دین اور کہا کہ وہ واجب القتل ہے نہ قابل زیارت ملک محیط یہہ سنکے خاموش ہوا نقش نسیا نے کہا مجھکو اسیوقت سے یاد ہی کہ ایک شب ملکہ کے پدر و مادر ایک جا بیٹھے تھے مجھ اونھون نے اپنی

بی بی کو کچھ تعلیم کیا مین دوسرے اونکی گفتگو سنتی تھی ملکہ کو کچھ نے پوچھا کہ آیا عالم مین کوئی ایسا ہے
کہ تمپر غالب ہو نجم الحق نے کہا کہ مین کسی سے نہین ڈرتا الا اوس فقیر سے کہ جسکی زیارت کو تمھارا ابہ
جاتا ہی اور وہ اپنے علم مین بہت کامل ہی ہر چند مینے فکر کی کہ اوسکو قتل کرون مگر ممکن نہوا کیونکہ جب مین
عمل سحر کرکے اوسکے مقام مین گیا اوسکو نپایا مینے اونکی تمام و کمال گفتگو سنی آج ملکہ کے کہنے سے
مجکو خیال ہوا اگر کوئی شخص اوس فقیر کے پاس جاے یقین ہے کہ اوسکی توجہ سے تمام کام سرانجام
پائین مہتر زرنگ نے کہا بجا اگر کام ہوگا تو اسی طریق سے ہوگا بعد ازان نقش نیاب نے خلوت مین
مہتر سے کہا کہ مثل مشہور ہے کہ کوئی شخص بغیرض کام نہین کرتا لہذا مین بھی بغرض نہین ہون تمھاری
توجہ سے محبوب شاہ مجہ تک پہونچیگا زرنگ نے کہا کہ تم سب سے زیادہ حق دار ہو لیکن عاکرکہ کام صورت پذیر ہو
القصہ سبکا اسپر اتفاق ہوا کہ مہتر زرنگ اوس بزرگوار کی خدمت مین جاے دوسرے روز ملکہ سے رخصت ہوکے
شہر مین گئے اور مہتر نے کنارہ دریا آکے ایک ملاح سے ملاقات کی اور کہا مجکو جزیرہ عمانیہ مین پہونچادے
تجکو مال دنیا سے غنی نیاز کردونگا ملاح نے کہا راہ پرخطر ہے مین نہین لیجا سکتا غرض کہ مہتر جس
ملاح سے کہتا تہا وہ یہی جواب دیتا تہا تا اینکہ ایک ملاح نے کہا کہ تمکو جزیرہ مذکور مین کیا کام ہی مہتر نے
کہا مینے سنا ہی کہ ایک فقیر خدارسیدہ اوس جزیرہ مین رہتا ہی اور مین حاجتمند ہون چاہتا ہون کہ
فقیر کی خدمت مین پہونچکے اوس سے عرض مطلب کرون ملاح نے کہا میری بی بی حاملہ نہین ہوتی تہی
اب بفضل خدا سے حاملہ ہی اور مینے نیت کی ہے کہ میری بی بی کے بطن سے اگر پسر متولد ہو تو مین بھی
نذر لیکے اوس فقیر کی خدمت مین جاؤن چنانچہ اب مدت حمل نو مہینے تک پہونچی ہی تم اس قدر صبر کرو
کہ وضع حمل ہوسلے اوسوقت مین بہی چلونگا اور تمکو بھی اپنے ہمراہ لیچلونگا اور اسکے قبل ملک محبوب ہمارے
ہمراہ مین گیا تہا الغرض مہتر نے مناجات کرنا شروع کی کہ خدایا اس ملاح کو پسر عنایت کرتا کہ مین اپنے
مطلب پر فائز ہون بارے بعد چند روز کے زن ملاح کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا اور ملاح نے

جزیرۂ عمانیہ کا عزم کیا

## جانا معتمر زرنگ کا ملاح کے ہمراہ جزیرۂ عمانیہ مین اور ملاقات کرنا شاہزادہ آگاہ سے اور گلہ کرنا فلک کجرفتار کا اور ارشاد کرنا اوس درویش کامل کا وہ طریق کہ جس سے شاہزادہ حیدر نے نجات پائی ؂

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اس طرح روایت کی ہے کہ اوس ملاح نے کہ جسکا سعید نام تھا جب دیکھا کہ حقتعالی نے اوسکو پسر عنایت فرمایا اپنے ایفاے عہد پر کمر باندہی اور معہ معتمر زرنگ کشتی کو چابک مین بیٹھکے بادبان کھولے اور خدا کو یاد کرکے جزیرہ کی طرف روانہ ہوا دوسرے روز دریا مین ایک نہنگ پیدا ہوا اور مونہہ کھول کے کشتی کی طرف متوجہ ہوا ملاح رونے لگا چار آدمی اور بھی ہمراہ مند تھے ملاح نے کہا کہ اگر فقیر فی الواقع صاحب باطن ہے تو ہمکو اس بلا سے نجات بخشیگا معتمر زرنگ بھی سراسیمہ تھا لیکن اوسی حالت مین حق تعالی نے اوسکو ہمت عنایت فرمائی اور معتمر نے سکان کشتی پر چڑھکے قارورۂ آتش نہنگ کو مارا قضارا وہ قارورۂ آتش نہنگ کے شکم مین پہونچا اور اوسکو جلا دیا اور کشتی سلامت رہی ملاح وغیرہ نے معتمر زرنگ کے قدم پر سر رکھا اور بہت تعریفیں کی القصہ روز ہفتم کشتی جزیرۂ مذکور مین پہونچی معتمر اوترکے جزیرے مین گیا جزیرے کو عجب نزہت افزا پایا سیر کنان مسجد مین پہونچا لیکن وہان کسی کو نہ دیکھا مایوس ہوکے رونا شروع کیا ملاح نے کہا ہماری قسمت صفت طالع ہوئی لیکن سینے جو زبانی ہے وہ اسی مسجد مین رہکر روتا فقیر خدا رسیدہ شاید سیر کے واسطے گیا ہے جسوقت آئیگا ہمارے حال دل پر مطلع ہوگا اس عرصہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ دریا پر اسطرح چلا آتا ہے کہ جیسے کوئی شخص خشکی مین آتا ہے یہ حال دیکھکے سب متعجب ہوئے اور معتمر نے آواز تکبیر بلند کرکے کہا کہ حق تعالی نے ہم سبکی مراد پوری کی یہی بزرگوار صاحب خانہ ہیں کہ جو آتا ہے جب وہ بزرگ آ پہونچے پانچون آدمی قدمبوس ہوئے لیکن جب معتمر نے اوس برگزیدۂ داور کے جمال کو دیکھا

بعد مدت جمال باکمال شاہ آگاہ نظر آیا کمال شوق سی نعرہ کہینچ کے بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا گلہ
شروع کیا اور کہا ای شہریار عالی مقدار و ای چارہ ساز اہل ورگا با این ہمہ تفضل و عنایت کہ دربارۂ
ملکہ عالیہ خاتون اور اونکے اقارب کے تہی یکایک اونکو ایسا فراموش کیا کہ گویا کبہی کی شناسائی
نہ تہی پدر عالی مقدار ملکہ عالیہ خاتون یعنی شہزادہ رکن الملک شہید ہوئے اور حضرت تشریف نلائے
دوسری کیا عرض کرون کہ بعد وفات سلطان عالی قدر کے لشکر پر کیا گذرا چند دلاور و سادات
ایسے شہید ہوئے کہ جو خورشید اوج شہامت تہے القصہ مہتر نے اول فتنہ ابوبیز یا کیت وار بیان کیا
بعد ازان قیس ابلیس کا خروج بیان کیا تا اینکہ جبلان و مجبول امیر معظم الدین و شہزادہ
حیدر کے قید کا حال بیان کیا مرشد کامل شاہ آگاہ نے فرمایا کہ ای فرزند زرنگ آگاہ ہو
سے ۵ تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست ٭ سود ندہد یاری ہر یار کہ ہست ٭ کل امر مرہون باوقاتہا
ہر چیز قضای الٰہی پر موقوف ہے آگاہ ہو کہ مشیت الٰہی مین اسیطرح جاری ہوا تہا کہ قبل ایام حیات امیر
معظم الدین اور بعد وفات سلطان صاحب خروج ابو القاسم محمد مہدی کے لشکر اسلام پر
چند تکلیف و مصیبت گذرے اور جن لوگون کی قسمت مین مرتبہ شہادت لکہا ہے وہ اپنے مرتبہ کو
پہونچین آخر ایک روز سب کو مرنا ہے زہے طالع اوس شخص کے جو درجہ بلند شہادت پر فائض ہو
اور ہم لوگ محکوم امر الٰہی ہین جس وقت کسی کی مدد کیواسطے اوس جناب سے حکم پہونچتا ہے ہم بہی اوسکی
مدد کو کمر باندہتے ہین زرنگ نے پوچہا کہ حضرت اس مقام مین بطریق سیر تشریف لاتے ہین یا ہمیشہ یہین
رہتے ہین شاہ آگاہ نے فرمایا مدت تک کوہ اندلس مین عبادت کی اور مدت تک اس جزیرہ مین
لیکن ہم فقیرون کے واسطے مقام معین نہین ہے اور قیس لعین نے میرے قتل کیواسطے بہی حیلہ کیے
لیکن ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ٭ میری اجل اوس ضال مضل کے ہاتہ سے نہ تہی
اور اوسکا حیلہ کوئی پیش رفت نگیا مہتر زرنگ نے کہا ای مرشد کامل اب شہزادہ حیدر کی نجات

اور قتل قسیس لعین مین سعی کرنا چاہیے کہ اوسنے اکثر اہل ایمان کو قتل کیا ہے شاہ آگاہ نے
فرمایا تم آجکی شب اسی جزیرہ مین رہو مین جناب الٰہی مین رجوع کرونگا اگر حکم ہوا تو کچھ مشکل نہین ہے
وگرنہ مین معذور ہون زرنگ نے قبول کیا اور ملاح وغیرہ کو رخصت کرکے خود جزیرہ مین رہا اور شاہ
آگاہ نے اوسی مسجد مین بعد عبادت کے بطریق اہل باطن جناب الٰہی مین رجوع کی ایک طرف
مہتر زرنگ نے بھی مناجات شروع کی قصہ مختصر تین روز و تین شب شاہ آگاہ نے محنت کی شب
چہارم عالم واقعہ مین الہام ہوا شاہ آگاہ اوٹھے اور مہتر زرنگ سے کہا کہ ای عیار مینے کبھی عمر مین
اس قدر محنت نہ کی تھی لیکن الحمد للہ کار بمدعا ہوا مہتر زرنگ نے کہا ای بزرگوار مجھ بیچارے عیار نے
بھی تین روز سے سواے چند بادام کے کچھ نہین کھایا اگر حکم ہو تو آج کچھ کھاون کہ نہایت گرسنہ ہون
شاہ آگاہ نے ہنسکے کہا کہ ابتک کیون نہ کہا تاکہ تم گرسنہ رہے القصہ دوسرے روز مہتر زرنگ کو
نہایت خوشی سے گذرا شاہ آگاہ نے فرمایا کہ اب تمکو جانا چاہیے اور شہزادہ وغیرہ کو رہا کرکے
میرے پاس لانا چاہیے مہتر زرنگ نے کہا خوب فرمایا اگر مجھکو اونکی خلاصی کا اختیار ہوتا تو کیون
زحمت کھینچ کے یہان آتا اور حضرت کو تکلیف دیتا شاہ آگاہ نے فرمایا فی الواقعی تم سچ کہتے ہو
سابق مین اگرچہ تمکو اختیار نہ تھا لیکن اب بحکم الٰہی سے مینے تمکو اختیار دیا آگاہ ہو کہ اوسکے
کہ شہزادہ وغیرہ کو اوس ساحر نے حجرہ مین قید کیا ہے لیکن علم سحر سے ایک دیوار بھی حجرہ کے
آگے بنائی ہے کہ اون قیدیون سے جو شخص باہر جانیکا ارادہ کرے وہ دیوار اوسکے حائل ہو اور
دوسرون کو نظر نہ آوے اور اوسکا علاج یہ ہے کہ دو طرف سے حجرہ کی دیوار کھودو دو طرف سے
دو شیشے روغن سیاہ کے برآمد ہونگے اون دونون شیشونکو ویرانے لیجا کے توڑو وہ دیوار
برطرف ہو جائیگی اور جب مہتر زرنگ نے قصہ عاشقی ملکہ طالع افروز بیان کیا شاہ آگاہ نے فرمایا
کہ بعد اسکے یہ اسم پڑھکے ساکنان قصر پر دم کرنا کہ سب پر خواب سنگین واقع ہوگا اوسوقت باسانی

طالع افروز وہ مجرہ مقبول کے شہزادے کو رہا کرنا اور یہ بات سے تمہارا اول چاہئے شہزادے کو
لے آنا کوئی شخص تمہارے حال کا متعرض نہوگا بعد ازان شہزادی کو میرے پاس لے آنا کہ طریق قبل قسطلین بلیہ
اوسکو تعلیم کرون کہ حق تعالی نے اوس کفر اور اوسکی اتباع کی اجل شہزادہ حیدر نامور کے ہاتھ سے مقرر کی ہے
اور یہہ مہم اوسکے نام سے مفتوح ہوگی اور مجکو یہہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ وہ شہزادہ بھی شب و روز مناجات
کرتا ہے مہتر یہہ سنکے خوش ہوا اور شاہ آگاہ کے قدمونکو بوسہ دیکے عرض کی کہ اے عالی جناب اب یہہ ارشاد ہو کہ
مین کس طرح یہان سے جاؤن بلا ناؤ کشتی لیکے شاہ آگاہ نے فرمایا کہ چند چوب درخت سے ایک
ناؤ بناؤ اور یہہ اسم یاد کرکے ہمیشہ پڑھو اور کہو بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم اسی ناؤ مجکو
منزل مقصود تک پہونچا دے حق تعالے تمکو کنارے پر پہونچا دیگا مہتر زرنگ نے ایسا ہی کیا
اور دریا سے عبور کرکے ملکہ طالع افروز کے باغ مین آیا ملکہ نے وقت جانے مہتر کے زن
باغبان سے کہ گلشنہ اوسکا نام تھا کہدیا تہا کہ جسوقت یہہ عیار آئے فوراً مجکو خبر کرنا اب کہ
مہتر زرنگ گلشنہ کے پاس آیا گلشنہ اوسکو دیکھکے خوش ہوئی اور میوہ و شربت پیش کیا
بعد ازان گل و میوہ لیکے شہر مین آئی اور داخل قصر ملک محیط ہوکے کوکبہ و طالع افروز کے
روبرو سبد گل و میوہ رکھا اور ملکہ طالع افروز سے کہا کہ اے ملکہ عالم آجکل باغ نہایت پر بہار
و قابل سیر ہے اور اشارے سے کہا کہ وہ عیار آیا ہے ملکہ خوش ہوئی اور دوسرے روز باغ کیجانب
روانہ ہوئی ہمراہ فرخندہ دایہ اور نقش زیبا دختر دایہ اور گلنار و سرو قد و گلعذار و گلزار وغیرہ
کنیزان محرم ہمراہ ہوئین اور وہ ماہ خوبان مانند گل شگفتہ کے ساعت سعید مین داخل باغ ہوئی مہتر زر
اس سبب کہ وہ شاہزادہ حیدر کی عاشق ہے مثل بادشاہون کے اوسکو سلام کیا ملکہ نے مہتر کے
حال پر نوازش فرمائی اور کہا اے برادر کہو کیا کام کیا مہتر نے بعد دعا کے تمام حال بیان اور کہا
اے ملکہ اس خبر سے یہہ کام ہوتا ہے کہ تم اپنے عقیدے سے پہرو اور اپنے پدر پر لعنت کرو اور جہوڑین

کہ شاہزادہ حیدر اور اوسکے بزرگون کا ہے وہی تم بھی قبول کرو ملکہ نے ہنسکے کہا کہ اے برادر زرنگ بخدا جسوقت تمنے میرو پدر کا حال مجھسے بیان کیا اوسیوقت سے اوسکے دین سے مجکو نفرت ہوگئی اور نور ایمان سے میرا دل روشن ہوگیا اور جو دین شاہزادے کا ہے وہی مینے بھی قبول کیا اور اب تم مجکو دین حق تعلیم کرو مہتر نے کہا بعد اقرار وحدانیت الٰہی اور نبوت حضرت رسالت پناہی اور دوستی آل و اصحاب آنحضرت کے مقدمہ امامت مین امام اول حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو جانو اور امام دویم امام حسنؑ اور سوم امام حسینؑ اور چہارم امام زین العابدین علی ابن الحسین اور پنجم امام محمد باقر اور ششم امام جعفر صادق اور ہفتم امام موسیٰ کاظم اور ہشتم امام علی ابن موسیٰ الرضا اور نہم امام محمد تقی اور دہم امام علی نقی اور یازدہم امام حسن عسکری اور دوازدہم [illegible]
تمام عقائد مسلمانی ملکہ کو تعلیم کئے اور وہ صدق دل سے محمد و آل محمد پر ایمان لائی بعد ازان مہتر نے تمام حال بیان کیا ملکہ یہ قصہ سنتی تھی اور متعجب ہوتی تھی آخر شکر الٰہی بجالائی اور صحبت رقص و سرود شروع ہوئی گلزار خواص منظور نظر مہتر زرنگ کو خوانندگی اور ساز بجانے مین نہایت کمال تھا اوسنے ساز اوٹھا کے گانا شروع کیا مہتر کو بھی اس کام مین نہایت دخل تھا اوسنے بھی گانا شروع کیا چنانچہ ملکہ اور تمام اہل محبت نے آفرین کی ملکہ کو معلوم تھا کہ گلزار کی طرف مہتر زرنگ کی رغبت ہے لہذا گلزار کو مہتر کو عنایت کیا مہتر نے اگرچہ امر مباشرت شاہزادہ حیدر کے حصول مطلب پر موقوف رکھا لیکن بوس و کنار سے اپنے دل کو خوش کرتا تھا القصہ بعد چند روز کے اس امر کا مشورہ کیا کہ مہتر زرنگ اس طرح شاہزادے کے زندان تک پہونچے شاہزادہ حیدر کو رہا کرے آخر اس امر پہ قرار ہوا کہ مہتر زرنگ فن عیاری بصورت کنیز ملکہ کے ہمراہ قصر مین جاوے اور ملکہ کہے کہ یہ کنیز مینے ایک سوداگر سے تازہ خرید کی ہے باغبان و زن باغبان بھی اس امر پہ

مشتغل ہوئی الغرض زرنگ نے حجرہ مین جا کے ایسی صورت بنائی کہ ملکہ بھی اوسکو دیکھکے حیران ہوئی
آخر ملکہ کے ہمراہ قصر ملک محیط مین آئی کوکب مادر ملکہ نے اس کنیز تازہ کو اپنی دختر کے ہمراہ دیکھکر کہا
کہ ای فرزند یہ کنیز کہان سے آئی ملکہ نے کہا ای مادر میرا باغبان دریای محیط کے کنارے پر گیا تہا
اوسنے ایک سوداگر سے اس کنیز کو اپنے واسطے خرید کیا جب مینے اسکو دیکہا باغبان کو قیمت
معقول و خلعت دیکے اوس سے اس کنیز کو لیلیا کوکب نے مہتر کو دیکہکے کہا کہ ای فرزند یہ کنیز نہایت
شوخ چشم معلوم ہوتی ہے مبادا دزدی نکرے ملکہ نے کہا دزدی کرکے کہان جائیگی القصہ
دو تین روز اسیطرح بہی گذرے مہتر نے حال زندان معلوم کرکے ایک شب وہ اسم بعد دو پہر تہا
تا لہ سبکو غلبۂ خواب ہوا مہتر نے در زندان پر آکے اول دو طرف سے اوسکو کہودا اور دونون
شیشے نکال کے ایک گوشہ مین لگیا اور اونکو توڑ ڈالا بعد ازان در حجرہ کہول کے اندر گیا
اور شمع روشن کرکے ان سبکو بیدار کیا مہتر نے سلام کرکے شہزادہ کے قدم پکڑا شہزادہ
اپنے عیار و رفیق زرنگ بن طرفنگ کو دیکہکے خوش ہوا اور کہا ای مہتر تو اس مقام تک
کیونکر پہونچا مہتر نے سوہن نکالا کہ شہزادے کو رہا کرے اور کہا کہ ای شہریار اسوقت محل گفتگو
نہین ہے بین بعد اسکے حقیقت بیان کرونگا شہزادے نے کہا اگر تمکو رہا کرنا منظور ہے
تو امیر معظم الدین وغیرہ سبکو رہا کرو تنہا مجکو کیون رہا کرتے ہو اوسنے عرض کی ای قبلہ و کعبہ
یہ لوگ بہی اپنے وقت پر رہا ہونگے بلکہ تمہاری نجات گویا انہین کی نجات ہے لیکن اب بموجب
حکم مرشد کامل شاہ آگاہ کے تمکو رہا کرتا ہون شاہزادہ سمجہا کہ اسمین کوئی اسرار ہے
القصہ شاہزادے نے قوت کرکے قید کو پارہ کیا اور مہتر زرنگ جبلان وغیرہ کو تسلی دیکے
شاہزادے کو باہر لایا اور شاہزادے کے سر پر ایک چادر سفید ڈال دی تہی تا اونکو کوئی
نہ پہچانے الحاصل جب دروازے پر پہونچے خواجہ نفیس نام ناظر دروازے کے درمیان مین

سوتا تھا اور چند کنیزان حبشیہ بیدار تھین کہ یہہ دونون پہونچے نگہبانون نے کہا کہ تم کون ہو اور
اسوقت شب مین کیا ارادہ کیا ہے معتبر زرنگ نے کہا کہ اسوقت ملکہ بسبب سایۂ جن کے نہایت بیقرار ہے
ہم جاتے ہین کہ افسون خوان کو لائین اس گفتگو مین خواجہ نفیس بھی بیدار ہوا اور حال دریافت کرکے
کہا کہ جبتک ہمکو حکم نہوگا ہم ہرگز نہ جانے دینگے زرنگ نے کہا او حرامزادے دیوانہ ہوا ہے کیا ہم
مستی مین ہین نفیس نے یہہ سنکے چوب دست اوٹھائی زرنگ نے چوبدست اوسکے ہاتھ سے چھین لی
اور وہی چوب دست اوسکے سر پر لگائی کہ اوسکا مغز پریشان ہوا پاسدارون نے فریاد کرنا شروع کی
معتبر زرنگ نے اوسی چوبدست سے چند کنیزون کو ہلاک کیا اور شاہزادے نے قفل دروازہ توڑا
دونون باہر نکلے دروازے کے اوس طرف مرد نگہبان تھے اونھون نے پوچھا کیا خبر ہے زرنگ نے
کہا کیا پوچھتے ہو اسوقت ملکہ کو شدت جنون ہے ہم افسون خوان کے لینے کو جاتے ہین نفیس مارا
مزاحم ہوا اپنی سزا کو پہونچا اونھون نے کہا صبر کرو ہم تحقیق کر لین اسکے سردار کا اخروق نیزہ باز
نام تھا اوسنے آگے بڑھ کے انکو روکا شاہزادہ حیدر نے اوسکو قتل کیا اور مشعل کو خاموش کیا
القصہ یہہ حال دیکھکے سب نگہبانان دروازہ بھاگے اور یہہ دونون نکل کے دروازۂ شہر پر آئے
دربانان دروازۂ شہر کو بھی قتل کرکے شہر کے باہر نکل گئے معتبر زرنگ شاہزادے کو دریا کے
کنارے لایا اور وہان بیٹھکے تمام حال بیان کیا اور ادھر جب صبح ہوئی شہر مین غل ہوا کہ دربانونکو
قتل کیا اور بیوقت دروازۂ شہر کو کھولا معلوم نہین کہ یہہ کام کسکا ہے محلسرا مین بھی غل ہوا کہ ناظر
کو بھی قتل کیا دوسری خبر آئی کہ اخروق نیزہ باز بھی قتل ہوا پس ملکہ محیطہ یعنی ملکہ بسیط تیغزن کو
جب یہہ حال معلوم ہوا اوسنے کسی کو محل مین بھیجکے دریافت کرایا کہ یہہ کیا ہنگامہ ہے کوئی بھی
اس حال سے متحیر تھی آخر اوسکو معلوم ہوا کہ کنیز تازہ اسیر تازہ کرلیگئی اوسنے ملکہ بسیط سے
کہلا بھیجا کہ ظاہرا چور آئے تھے اور اونھون نے یہہ کام کیا ہوگا باقی سب خیر و عافیت ہے ملکہ بسیط نے

جب یہہ سنا کہا کہ طرفہ خیر و عافیت ہو کہ ناظر و اخروق دلاور اور چند کنیزان حبشیہ اور نگہبانان واڑ
شہر کو قتل کیا کوتوال شہر کو طلب کر کے تاکید کی کہ ان دزدونکو تلاش کر کے پیدا کرو لیکن جب
کوکبہ نے شہزادہ حیدر کو زندان مین نہ دیکہا شوہر کے خوف سے بہت ہراسان ہوئی اور
کہا افسوس یہہ کیا ہوا مین شوہر کو کیا جواب دونگی اور طالع افروز کو بلا کے کہا کہ ای گیسو بریدہ
مینے تجھسے نہین کہا تہا کہ یہہ کنیز شوخ دیدہ معلوم ہوتی ہے آخر تو نے دیکہا کہ اوسنے کیا کیا کہ
تیرے پدر کے دشمن قوی کو زندان سے نکال لیگئی ملکہ نے کہا ای یاور اس امر مین مجکو بہی حیرت ہے
کہ کنیز اسقدر جرأت کرے یعنی بادشاہ کے زندان کو توڑ کے اسیر کو نکال لیجائے پہر ملکہ نے ہنسکے
کہا ای یاور خوب ہوا کہ شہزادہ حیدر کو لیگئی جبلان کو لیجاتی تو تم کیا کرتین جب ملکہ نے یہہ کہا
کوکبہ نے شرم سے سر نیچا کر لیا اور دل مین کہا کہ اس عیارہ کو کس نے میرے راز سے آگاہ کیا
مجکو اس بات کی کمال حیرت ہے اوسوقت تو کچہہ نہ کہا مگر خلوت مین ملکہ سے کہا ای جان یاور یہ
کہو کہ تو نے وہ بات کس وجہ سے کہی تہی مجکو جبلان سے کیا کام ملکہ نے کہا تم خود اپنے گریبان
مین منہ ڈال کے سمجہو کہ مینے سچ کہا ہے یا دروغ اب کوکبہ کو یقین ہوا کہ یہہ دختر میرے حال سے
واقف ہے کوکبہ کے پانون پر سر رکہہ کے کہا کہ اس امر کا کسی سے اظہار نکرنا ملکہ نے ہنسکے کہا
کہ ای یاور مجکو کیا کام کہ کسی سے کہون لیکن کیا فائدہ کہ تو بہی اپنے مطلب کو نہ پہونچ سکیگی جبتک
سحر سے توبہ نکریگی کیونکہ یہہ لوگ ساحرون سے بالکل نفرت کرتے ہین اور تو دیکہتی ہے کہ سبب
سحر کے کسقدر تیرے منہ سے بوی بد آتی ہے کوکبہ نے دیکہا کہ ملکہ تمام حال سے مطلع ہے کہا کہ ای
میری مرشدہ سچ کہو کہ یہہ حال تجکو کیونکر معلوم ہوا مجکو گمان ہے کہ تو اسرار عظیمہ سے آگاہ ہوئی ہے
ملکہ نے کہا ایسا ہی ہے کہ جیسا تم سمجہتی ہو اس شرط سے تمسے یہی کہتی ہون کہ میرا کہنا قبول کرو
کوکبہ نے قسم کہائی کہ جو کچہہ کہوگی مین قبول کرونگی ملکہ نے کہا اول یہہ بیان کرو کہ اپنے شوہر کے

شوہر کے حق مین کیا اعتقاد رکھتی ہو کوکب نے کہا کہ وہ امام ہی اور نجم الحق لقب ہی ملکہ نے کہا
ایس ہیہ بتاؤ کہ یہہ سحر کس امام نے تعلیم کیا ہے کوکب نے یہہ سنکے سر جہکالیا اور کہا کہ سچ تو یہہ ہے
کہ تیرا باپ اصل مین جہود مذہب تہا مجکو بہی بسبب محبت کے اپنے مذہب مین لایا اور کسی قدر سحر بہی تعلیم
کرکے اپنا تمام حال میرے روبرو بیان کیا اور مجکو اپنے افشاے راز سے منع کیا ملکہ نے کہا ایس
اپنے ملعون پر ہزار ہزار لعنت ہو کوکب نے کہا ای دختر تو سچ کہتی ہی لیکن یہہ بتا کہ دنیا مین اوس سے
کیونکر اپنی جان بچاؤن ملکہ طالع افروز نے کہا خدا کو یاد کرو اور چند روز صبر کرو دیکھو خدا کیا کرتا ہے
عنقریب وہ ظالم گمراہ اور وہ بیدین روسیاہ یعنی شیطین ابلیس جہنم واصل ہوگا اور ہم سب اپنے مطلب کو
پہونچین گے بعد ازان اوس ملکہ خوبان نے تمام قصہ مہتر زرنگ کے آنیکا اور اپنا مائل ہونا شہزادہ
حیدر پر تمام وکمال بیان کیا اور کوکبہ کو بہی اپنے سے متفق کیا چونکہ وہ جیلان کی عاشق تہی
یہہ قرار کیا کہ حضرت سے توبہ کرکے دین حق قبول کرون گی

## انکو تو اس انتظار مین چہوڑیئے اور چند کلمہ شہزادہ حیدر اور مہتر زرنگ کے سنیئے

زاویان سخن پرور این چنین مرویست ❊ کہ اختصار سخن بہتر از زیادہ رویست ❊ راوی بیان کرتا ہے
کہ جسوقت شہزادہ حیدر اور مہتر زرنگ شہر محیط آباد سے باہر نکلے اوسی وقت دریا کے
کنارے پر آئے بعد ازان مہتر زرنگ نے تمام حال شہزادے سے بیان کیا شہزادے نے
نہایت خوش ہوکے کہا کہ ای مہتر تو نے عجب کام کیا اور مجکو یقین ہے کہ حق تعالے نے میری دعا
بہی قبول کی کیونکہ مین ہر وقت یہی دعا کرتا تہا کہ خداوندا اس ملعون کی فساد کو میرے ہاتہہ سے دفع کر
تاکہ دنیا مین میرا بہی نام ہو اور وہ نازنین یعنی طالع افروز اگر مجہسے محبت رکہتی ہے تو مین بہی اوس سے
محبت رکہتا ہون القصہ وہ شب کنارۂ دریا بسر کی دوسرے روز مہتر زرنگ شہزادیکو لیکے ایک
کشتی پر سوار ہوا اور مہتر زرنگ نے کہا ای کشتی بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور الرحیم مجہکو

جزیرۂ عمانیہ مین پہونچادے وہ کشتی روانہ ہوئی اور پانچ روز کی راہ ایکدن مین قطع کرکے جزیرۂ مذکور مین پہونچی شہزادہ و مہتر دونون اوس جزیرہ مین اوترے شہزادے نے وہ جزیرۂ عجیب خوش و خورم دیکھا سیرکنان اوس مسجد تک پہونچے شاہ آگاہ گویا انکے انتظار مین تھے جسوقت شہزادے نے مرشد کامل کو دیکھا دوڑکے قصد قدمبوسی کیا شاہ آگاہ نے شہزادے کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیکے فرمایا کہ ای فرزند شیر کیا حال ہے شہزادے نے جفای زرنگار اور اون دونون ملحدین کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ اس مصائب مین کہ جو ہم پر گذرے حضرت ہمارے حال سے بالکل بیخبر ہوگئے شاہ آگاہ نے جوکچھہ مہتر زرنگ سے کہا تھا وہی شاہزادے سے بھی کہا بعدازان فرمایا ای شہزادے آگاہ ہو کہ اس کافر یعنی قیس نے علم سحر سے بادشاہ شیاطین یعنی شدید رطوس کو مسخر کرکے چالیس شیاطین اپنے پاس مقرر کرلیئے ہین او شدید رطوس جنیان تحت الارض سے ہے کہ بسبب کافر ہونے کے اونکا شیاطین نام ہے یعنی اصطلاح مسلمانون مین جن کافر کو شیاطین کہتے ہین اور اصل حقیقت مین دونون ایک ہین اور ہر شیطان بعد مسلمان ہونیکے رتبہ اور زور و قوت مین زیادہ ہوتا ہے بنابرین جن شیاطین پر غالب ہین بعدازان شاہ آگاہ نے دو کاغذ لکھہ کے شہزادے کو دیئے اور فرمایا کہ اُنمین ایک کو بازو پر باندھو کہ بلیات سے تمہاری حفاظت کریگا اور دوسرا کاغذ باحتیاط اپنے پاس رکھو اور وقت حاجت کار اوسکا مطالعہ کرنا اور بالفعل اسی کشتی پر سوار ہوکے وہی آیۂ کریمہ پڑھو کہ وہ دعاے حضرت نوح علیہ السلام ہے یہ کشتی تمکو ایسی جگہہ پہونچا ئیگی کہ جہان ایک ماہی بزرگ ایک سنگ کے قریب دریا مین نمودار ہوگی تم کہنا ای سمک جنی مجکو شہر طیوریہ مین پہونچا کہ مجکو اخشر طوس سے ایک ضرورت ہے وہ ماہی منہ کھولیگی تم اوسکے منہ مین داخل ہونا ایک ایسی زمین پر پہونچوگے کہ جو سبز و خورم ہوگی اور وہان آفتاب ہمیشہ زیر ابر معلوم ہوگا اور وہ ابر ہوگا

بلکہ طبقۂ زمین لپیٹا ہی تم سیر کنان روانہ ہونا ایک ایسے قلعہ کے پاس پہونچو گے کہ جسکا سنگ مانند
زمرد کے سبز ہوگا تم دروازے کے مقابل بیٹھ کے یہ اسم پڑھنا ہر طرف سے مرغ آئینگے اور
بزبان فصیح سلام کرکے تم سے پوچھین گے کہ تم کس کام کے واسطے آئے ہو تم اونسے مخاطب
بھی نہونا تا آنکہ ایک مرغ سب سے خوشرنگ اور عظیم الجثہ آکے تمکو سلام کریگا اور حال پوچھے گا تم اوس سے
ایسا ایسا کہنا القصہ جب شہزادے نے شاہ آگاہ سے سخنان مطلوب سنے یاد کرکے اوس کشتی مذکور
پر بیٹھا اور آیۂ مذکورہ پڑھکے روانہ ہوا لیکن شاہزادۂ عالیقدر نامور شہزادۂ حیدر نے دس
فرسخ راہ دریا طے کی تھی کہ ایک سنگ نمایان ہوا اور یکایک ایک مچھلی بھی اوس سنگ کے نیچے سے
پیدا ہوئی کہ اوسکے بال و پر کا عجب رنگ بوقلمون تھا شہزادے نے وہی سخنان مذکورہ بالا اوس
کے مچھلی نے منہ کھولا شہزادے نے اپنے کو اوسکے منہ مین گرا دیا جب آنکھ کھولی زمین کو
جسطرح مرشد کامل نے کہا تھا اوسی طرح پایا روانہ ہوا بعد طے کرنے چار فرسخ کے ایک ایسے
مقام پر پہونچا کہ جوش گل و لالہ سے رشک بہشت برین تھا اور وہان کے پھول اکثر خاکستری رنگ تھے
اور دور سے قلعہ معلوم ہوتا تھا کہ اوسکے بروج و فضائل ہجوم مرغان سے پوشیدہ تھے شاہزادے نے
دروازے پر وہ اسم پڑھنا شروع کیا مرغ نوبت بنوبت آتے تھے اور شاہزادے کو سلام کرتے تھے
اور حال پوچھتے تھے شاہزادہ سوا سے جواب سلام کے اور کچھ نہین کہتا تھا تا آنکہ بالا سے
دروازے سے ایک مرغ عظیم الجثہ آیا اور شاہزادے کو سلام کرکے کہا کہ اے جوان نیکو رو تو کون
اور یہان کس کام کو آیا ہے شاہزادے نے فرمایا مجھکو پہچانتا ہے مین اوس سید عالی قدر کی
اولاد سے ہون کہ جو جن و انس کیطرف مبعوث ہوا اور اب مین اسواسطے آیا ہون کہ مالک الخضر طوس
میرا ایک مطلب ہے تو جا اور اوس سے میرا سلام کہہ اور کہنا کہ ایک سید تمہارے پاس ایک کام کے واسطے
آیا ہے حبیب جنی اوسیوقت پرواز کرکے روانہ ہوا اور شام تک نہ آیا شاہزادے نے وہ شب

اوسی صحرا مین بسر کی اور ایک درخت کے نیچے آرام کیا اور دل مین کہتا تھا کہ حبیب جنی ابتک نہین آیا القصہ تمام شب اسی فکر مین گذری صبحکو اوٹھکے آب چشمہ سے وضو کیا اور نماز پڑھی لیکن جب آفتاب بلند ہوا شاہزادے نے دیکھا کہ آج بالای قلعہ مرغ نظر نہین آتے اور برج و بارہ قلعہ مانند زمرد کے درخشان ہین بعد ازان شاہزادے نے دیکھا کہ دروازہ قلعہ وا ہوا اور جوانان خوش وضع اسپان پاکیزہ پر سوار نکلنا شروع ہوے بعد اسکے بادشاہ کی سواری کمال جبروت و جلال سے آئی پیادہ با عصا ہاے زرین سواری کے پیش پیش آتے تھے اور عقب مین ایک تخت رواں پر ایک بادشاہ سوار تھا اور پیش سواری ایک جوان مسلح و مکمل ایک مرکب پر سوار کمال جاہ و عظمت سے آتا تھا شاہزادہ کھڑا ہوکے یہہ تماشا دیکھنے لگا ناگاہ وہ جوان مرکب سے اوترکے شاہزادے کے پاس آیا اور کہا ای فرزند سید عالم غلام کو پہچانا مین حبیب جنی ہون کہ جناب عالی کا پیغام شاہزادہ اخضر طوس کو پہونچا کے اوسکو حاضر کیا جسوقت مین اوسکی خدمت مین گیا تھا وہ محل سرا مین تھا نصف شب کو جب وہ باہر آیا مینے جناب عالی کا حال اوس سے کہا اوسنے کہا کہ اسوقت شاہزادہ بھی استراحت مین ہوگا انشاء اللہ فردا اوسکی خدمت سے فائز ہونگا اسی گفتگو مین اخضر طوس کا تخت رواں بھی آیا اخضر طوس قریب پہونچکے تخت سے اوترا اور مانند ملازمون بلکہ غلامون کے شاہزادے کے روبرو آیا اور بزبان فصیح دعا و ثنا بجا لاکے شاہزادے کو تخت پر سوار کیا اور خود مرکب پر سوار ہوکے شہر کیجانب روانہ ہوے اور کہا ای شاہزادہ عالیقدر سہ تراکہ گذر بمقام ما افتد ❊ ہمای اوج سعادت بدام ما افتد ❊ اب شاہزادہ غلام کا مہمان ہے بعد اسکے جو کچھ حکم ہوگا بجان قبول کرونگا القصہ شہر مین داخل ہوے شہر کو کمال آراستہ و آباد پایا مردان شہر سب صاحب جمال و خوش قیافہ تھے زنہای پری نژاد پشت بام سے شاہزادے کی آمد کا تماشا دیکھتی تھین کیونکہ اونکے ملک مین کبھی آدم وارد ہوا تھا

شاہزادہ چپ و راست سیر کنان جاتا تھا تا اینکہ در دولت خانۂ شاہی پر پہونچے الحاصل شاہزادے کو
لاکے تخت دیوان عام پر بٹھایا اور بادشاہ جنیان ملک خضر طوس و گلنوش و جلنوش
وغیرہ دست بستہ روبرو ایستادہ ہوئے اور انواع طرح سے شاہزادے کی خاطر و مدارات کی
پریزادان سازندہ و رقصندہ حاضر ہوئین تین روز تک شاہزادے کی نہایت تکلف سے
مہمانی کی روز چہارم ملک خضر طوس نے شاہزادے کی خدمت مین دست بستہ عرض کیا کہ
ای شاہزادۂ عالم اب ارشاد ہو کہ کیا مطلب ہے شاہزادے نے فرمایا کہ ای ملک خضر طوس یہ
کب جائز ہے کہ تمہارے بزرگ سورۂ جن سنکے آئے تھے کہ اپنی قوم کو دین خاتم الانبیا مین
الامین اور تمہارے جد صفر طوس نے وعدہ کیا تھا کہ ملک تحت الارض کو اسلام آباد کرونگا مگر اس
مدت مین اسقدر بھی نہوا کہ ملک شیدر طوس کو مسلمان کرتے اور وہ ابتک کافر ہے بلکہ کافرون
اور ساحرون کی مدد کرتا ہے چنانچہ کئی آدمی اپنے لشکر سے قیطاس ایک ملعون کی تالیف کیے مین
اور اوس ساحر نابکار نے اضلال بہت سے عالم پر کمر باندھی ہے اور ہر وقت لوگون کو گمراہ کرتا ہے بعد ازان
شاہزادے نے تمام قصہ قیطاس ابلیس کا بیان کیا خضر طوس نے یہ قصہ سنکے آہ سرد جگر سے
کھینچی اور زار زار روکے کہا کہ ای شاہزادے قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے تمہارے جد محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ و آلہ کو برسالت سوی جن و انس بھیجا جتنے احکام مین کبھی کوتاہی نہین کی میرے جد نے
جد شیدر طوس سے اور میرے پدر نے شیدر طوس سے مکرر جنگ کی لیکن وہ زبردست ہے
اور اوسکا لشکر بھی نہایت زبردست ہے اس سبب سے ہم اوسپر فتحیاب نہوئے اس سے قبل اوسنے
میرے پاس پیام بھیجا تھا کہ اپنی دختر لسانہ پری کا بیٹے ابیر الذلاق نوجوان سے عقد کردے
مینے جواب مین اوسکو گالیان لکھین اوسنے مجھپر لشکر کشی کی بارے فضل الٰہی سے اسقدر ہوا
کہ اگرچہ مین اوسپر غالب نہوا لیکن وہ بھی مجھپر غالب نہوا طرفین سے جمع کثیر قتل ہوئی شیدر طوس چلا گیا

اور پھر اوسکو جرات نہوئی کہ مجھپر لشکر کشی کرے کیونکہ ارکان دولت نے اوسکو مصلحت نہ دی
اخضر طوس شاہزادۂ عالیقدر سے اسی گفتگو مین تھا کہ ورگہ سالار نے عرض کی کہ ایک قاصد
بہمیہ کی طرف سے آیا اور بار چاہتا ہے اخضر طوس نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
خدا خیر کرے فتنۂ خوابیدہ پھر بیدار ہوا شاہزادے نے پوچھا کہ یہہ قاصد کہان سے آیا ہے
اور بہمیہ کس ملک کا نام ہے اور تم اسقدر کیون ہراسان ہوے اخضر طوس نے عرض کی
کہ ای شاہزادۂ عالیمقدار رواے فرزند سید ابرار بہمیہ نامے شید رطوس کا شہر ہے
اور یہہ قاصد وہین سے آیا ہی شاہزادے نے پوچھا کہ بہمیہ کی وجہ تسمیہ کیا ہی اوسنے عرض کی
کہ ای شہریار جسطرح ہمارے ملک کا نام طیوریہ ہی اور ہم اپنی قوم مین بشکل طیور رہتے ہین
چنانچہ ہمارے شہر کا نام طیوریہ ہی اسیطرح شید رطوس اور اوسکی اتباع بیشتر بشکل بہائم
رہتے ہین اور اسی سبب اوسکے شہر کو بہمیہ کہتے ہین شاہزادے نے فرمایا بہرحال اب
اوس قاصد کو بلاؤ دیکھین اوسنے کیا لکھا ہے القصہ وہ قاصد آیا اور اوسنے مجرے گاہ سے
سلام کرکے کہا کہ ای بادشاہ یہہ نامہ الطاق نوجوان کا ہی اور اوسنے تمھاری خدمت مین
لکھا ہی الحاصل جب نامہ پڑھا اوسمین لکھا تھا کہ ای اخضر طوس آگاہ ہو کہ مین تمھاری دختر کی
تعریف سنکے غائبانہ عاشق ہوا اگرچہ میرا پدر تمھاری مہم سے دست بردار ہوا مگر مین نچھوڑونگا
بارہ ہزار جوان زبردست میری پاس موجود ہین اولی یہہ ہے کہ ملکہ لسانہ کو میرے پاس بھیجدو
اوسکے دینے سے تمکو کچھ سروکار نہین ہی اگر میرا کہنا قبول نکروگے تو بارہ ہزار سوار ولاور کی
جمعیت سے تمپر چڑھائی کرونگا آخر میرا پدر بھی یہہ گوارا نکریگا کہ مجکو چشم زخم پہونچے حاصل یہہ کہ
جبتک ملکہ لسانہ کو نلیلونگا تمسے دست بردار نہونگا اسبات کو تم نہ سمجھو کہ مین تمھارے دین
اور ملک و مال کا متعرض نہین ہوتا والا اون دلاوروں سے کہ جو میری پاس جمع ہین اگر مین تصدکرن

توکوہ قاف کو برہم کردون سے منت انچہ بالیست کردم پیام ،، توو انی دگر بعد ازین والسلام ،،
اخضر طوس نے بعد مطالعہ وہ نامہ شاہزادے کو دیا اور کہا ای شہریار ملاحظہ ہو اوسکو کسقدر
غرور ہے شاہزادے نی نامہ کو دیکھ کے پوچھا کہ نسب و حسب ملک و مال مین وہ تمسے مساوی ہے
یا کم زیادہ ہو اوسنے عرض کی کہ ای ذیصدف سیادت نسب مین تو مساوی ہون مگر امورات دیگر مین
اوسکو مجھپر زیادتی ہے یعنی لشکر و مال مین وہ مجھسے زیادہ ہے شاہزادے نے فرمایا اگر الطاق
مسلمان ہو تو تم اپنی دختر اوسکو دیدو خضر طوس نے کہا اس بات کا مضائقہ نہین ہے پس فرمایا
کہ نامہ مین یہی مندرج کرو کہ بشرط مسلمانی یہہ نسبت قبول کرونگا والا جو کچھ تمسے ہوسکے اوسمین
تقصیر نکرو غرضکہ یہی جواب لکہکے قاصد کے ہاتھہ روانہ کیا جب قاصد روانہ ہوا اخضر طوس نے
ایک کرسی کی جانب دیکھکے آہ سرد کھینچی شاہزادے نے پوچھا کہ آہ تازہ کا کیا باعث اوسنے کہا کہ
کہ ای شاہزادے اسمین شک نہین ہے کہ الطاق اور اوسکا پدر بار دگر مجھپر شکر کشی کریگا اور بالفعل
میرے پاس وہ سامان نہین ہے کہ جو پیشتر تھا چنانچہ صلیب سنگ انداز نامے حبیب کا برادر نبیرہ
میرا سپہ سالار تھا اور اوس جنگ مین اوس سے کارہای نمایان ظاہر ہوئے تھے اب اوس
دلاور نے سفر آخرت کیا ہے اور اوسکی کرسی خالی ہے جسمین حبیب کو بٹہاتا ہون کہ اپنے برادر کی جگہ
بیٹھیگا چونکہ وہ اپنے کو زور و شوکت مین اوس سے نصف بھی نہین سمجھتا اسواسطے نہین بیٹھتا
شاہزادے نے فرمایا خدا کو یاد کرو لیکن مین تم سے ایک چیز طلب کرتا ہون مجھکو دو تاکہ اوس
تمہارے اور اپنے حریف کا باسانی علاج کرون اور وہ تیغ قاطع الظلام اور سپر اسلم بن سلام
جنکی سلاحدار حضرت آصف اور سلاح اوسکے اسپ سالم بن اسلم کی ہے کہ وہ تمہارے جد تک پہونچی
اور اب بھی بطریق میراث تمہارے پاس ہوگی اور مجکو بزرگان دین سے یہہ حال معلوم ہوا ہے
کہ شمشیر قاطع الظلام کشندہ ساحران روئین تن ہے اور اوس سپر پر کوئی شمشیر تاثیر نہین کرتی اور

اور اوس سلاح پر بھی سحر اثر نہین کرتا یعنی سحر سامری بھی اوس سلاح پر تاثیر نہین کرتا او رین اہنین
تینون چیزون کے واسطے آیا ہون تاکہ قسمین لعین کا اوس سے علاج کرون ملک اخضر طوس نے
جب یہہ سنا شہزادے کے پانون پر سر رکھکے کہا کہ بیشکتم فرزند رسول خدا ہو حقا کہ میرے
جد اصفر نوش کے پاس یہہ سامان تہا لیکن چونکہ وہ مرد حکیم او منجم تہا اپنی اولاد مین کسیکو
اون اشیا کے لائق نہ دیکھا لہذا ایک طلسم باندہ کے وہ اشیا اوسمین رکھدیے اور یہہ بھی ہمنے
سنا ہی کہ ایک سید اوس طلسم کو فتح کرکے وہ شمشیر و سپر و سلاح اپنے قبضے مین لائیگا
کیا تعجب ہی کہ وہ سید تمہی ہو کہ اوس طلسم کو پیدا کرکے فتح کرو اور اون اشیا پر متصرف ہو بخدا
مین نہین جانتا کہ وہ طلسم کہان ہی اور اوسکی علامت کیا ہی شہزادہ حیران ہوا کہ اب کیا کرے
کیونکہ مرشد کامل نے جو کچھ لکھا تہا وہ سب کم و زیادہ عمل مین لایا لیکن اب اس امر مین فکر ہوئی

## پہونچنا کاغذ دوم شاہ آگاہ کا شہزادہ عالم پناہ کیواسطے اور مطالعہ کرکے روانہ ہونا جانب طلسم اصفر نوش اور فتح کرنا اوس طلسم کو اور نکلنا شمشیر قاطع الظلام اور سپر اسلم بن سلام او سلاح سالم بن اسلم کا

صرافان جوہر بازار معانی و جوہریان رستہ سخندانی نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب شہزادہ
اس مقدمہ مین متفکر ہوا شہزادے کے خیال مین آیا کہ مرشد کامل نے کاغذ دوم بھی
دیا تھا اور کہا تہا کہ وقت اندیشہ اوسکو پڑہنا غرضکہ یہہ خیال کرکے اوس کاغذ کو دیکھا لکہا تہا
کہ ای فرزند سلطان و ای شہزادہ عالیشان جب تم ملک اخضر طوس سے شمشیر و سپر
و سلاح مذکور طلب کرو اور وہ اپنے جد حکیم اصفر نوش کے طلسم کا حوالہ کرے اوسکو
اس قول پر صادق جاننا اور روز یکشنبہ کو شہر سے نکل کے جانب دست راست روانہ ہونا اور
اپنے جلد جانا کہ قبل طلوع آفتاب ایک فرسخ زمین طی کرو بعد ازان ایک گنبد کے قریب پہونچوگے

کہ وقت طلوع آفتاب ایک مرغ یاقوت رنگ آویگا اور اوس گنبد پر بیٹھکے تین مرتبہ یا صفر زون
کہیگا تمکو چاہیے کہ ہنوز بار سوم نہ کہنے پاوے کہ ایک تیر اوسکے منقار پر لگاؤ اوسکے منہ سے
آگ نکلے گی اور وہ مرغ فریاد کنان گنبد کے گرد چرخ لگاویگا اوسوقت ایک دیو کہ اوسکا رنگ مانند
زعفران کے ہوگا سر پیہ گنبد سے نکل کے قصد کریگا کہ اوس مرغ کو لیجاوے تم یہ اسم پڑھکے
شمشیر پر دم کرنا اور دیو کے مقابل جاکے اوسکو قتل کرنا طوفان برپا ہوگا بعد طوفان کے در گنبد
نمایاں ہوگا گنبد مین داخل ہونا ایک صندوق سقف گنبد مین لٹکا دیکھوگے اور ایک اژدہا اوس
صندوق کے لینے کا قصد کرتا ہوگا جب تمکو دیکھیگا تمہاری طرف قصد کریگا تم اوسی شمشیر سے
اوسکو بھی قتل کرنا اور لکڑیاں جمع کرکے اوسکو جلادینا اور تم اوس سے علیحدہ ہوجانا جب ہوا
برطرف ہو تم گنبد مین جانا اور صندوق کھولکے لوح اوسمین سے نکال لینا بعد ازان جو کچھ
لوح مین لکھا ہو موافق اوسکے عمل کرنا شہزادے نے ایسا ہی کیا اور لوح نکال کے
دیکھی لکھا تھا کہ زمین گنبد پر نگاہ کرو ایک قلابہ دیکھوگے اوسکو پکڑکے زور کرنا ایک تختہ سنگ
جدا ہوگا اور ایک نقب نمایاں ہوگی اوس نقب مین داخل ہونا باقی جب کسی جگہ ضرورت ہو لوح کو دیکھنا
شہزادے نے ایسا ہی کیا اور نقب مین داخل ہوکے جب باہر نکلا ایک صحرا مین پہونچا کہ بوی
زعفران سے وہ تمام صحرا معطر تھا چار طرف زعفران زار نظر آتا تھا اور ایک خلق تماشے مین
مشغول تھی اور وہ لوگ ہنستے تھے اور ایک درخت چنار سبز بزرگتر وسط صحرا مین واقع تھا اور ایک
پیر مرد کو اوس درخت سے باندھا تھا اور اوس مرد پیر کا لباس زعفرانی تھا اور تاج یاقوت سر پر تھا
اور جس قدر وہ پیر گریہ کرتا تھا لوگ خندہ کرتے تھے اور جس وقت وہ رونے سے ساکت ہوتا تھا لوگ
کمند زعفرانی اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے کیون چپکے گریہ کرتا کہ ہم خندہ کرین شہزادے کو اوسپر رحم آیا
کیونکہ جب یہ لوگ اوسپر تشدید کرتے تھے وہ پیر رونا شروع کرتا تھا اور یہ لوگ ہنستے تھے

شہزادے نے چاہا کہ اوس پیر کو رہا کرے اتنے لوگ مانع ہوے الغرض شہزادے نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ جب ایسے مقام پر پہونچو سیاہ پیر کے رہا کرنے کا قصد نکیجیو اور وہ اپنے وقت پر
موقوف ہو اور تم اس مقام سے بھاگو اگر وہ لوگ تمکو پہچان لینگے تو مشکل ہوگی جسوقت کہ انکا علاج
تمکو دستیاب ہو لیسے حرب کرنا اب سُست رہت کی جانب جاؤ ایک جگہ پہونچوگے اور وہان دوسرا
تماشا دیکھوگے وہان ہی لوح کو دیکھنا شاہزادے نے دست راست تین فرسخ راہ طی کی تھی کہ
ایک چشمۂ آب پر پہونچا لیکن اوسکی زمین ایک طرف سے بلند تھی اور ایک طرف نشیب تھا
شاہزادہ نے بلندی کی طرف جاکے دیکھا کہ ایک طفل بارہ تیرہ برس کا مانند آفتاب کے
برہنہ اوس چشمہ مین سر اپنا شنا کرتا ہے جب اوسنے شاہزادیکو دیکھا فریاد کی کہ ای جوان واسطے
اپنے دین و مذہب کا مجکو اس ورطۂ ہلاکت سے نجات دے کہ مین عجب مخمصہ مین گرفتار ہون
شاہزادے کو اوسپر رحم آیا اور کہا تو کون ہے اوسنے کہا ای شہریار ہر چند کہ یہ مقام
محل گفت و شنید نہین ہے لیکن چونکہ شہریار استفسار کرتے ہین اسواسطے عرض کرتا ہون آگاہ ہو
کہ یہان سے قریب میرا مکان ہے مین ہر روز وہان سے اس چشمہ پر واسطے غسل کے آتا تھا
آج جب مین چشمہ پر آیا ایک شیر پیدا ہوا چنانچہ وہ شیر اب بھی اوسطرف کھڑا ہے اگر مین چشمہ سے
نکلتا ہون تو شیر کا خوف ہی شاہزادے نے کہا کہ ای طفل صبر کر مین اول شیر کا علاج کرون
بعد اسکے تجکو نکالونگا طفل نے کہا ای شہریار اول مجکو نکال لو کہ اب میرے ہاتھ پانؤن مین
طاقت نہین ہے شاہزادے نے دیکھا کہ شیر چشمہ کی اوسطرف ہی ہاتھ بڑھاکے اوس طفل کو
نکال لیا بمجرد نکالنے اوس طفل کے شیر بغرش تمام اوٹھا لیکن وہ طفل جب چشمہ سے نکلا ہاتھ پر ہاتھ
مارکے فریاد کی کہ ای شیران بیشۂ جانفرسا اب جوان طلسم کشا تمہارے دام مین گرفتار ہوا
اب قرار واقعی اوسکی مہمانی کرو بمجرد اس فریاد کے یکایک تمام بیابان شیرون سے پر ہوگیا

اور وہ شیر شہزادہ پر غرش کنان دوڑا اور وہ طفل خوشی سے ناچنے لگا اور کہا کہ اے
طلسم کشا مجکو یقین ہو گیا تہا کہ تو طلسم کو فتح کریگا اس سبب سے مین اپنے حال پر گریہ کرتا تہا
لیکن دیکہا کہ اپنے کس طرح سے تجکو دغا دی اور تو باوجود دس برس و سال کے ایک طفل کے فریب مین
آ گیا اب اگر ہزار جان رکہتا ہوگا تو ایک بہی سلامت نلیجائیگا یہ کہکے وہ طفل ایک درخت پر چڑہ گیا
اور وہان سے شیرونکو نہیب دیا کہ ای درندون اس جوان کا دل و جگر تو میرا مال ہے اور باقی
تمہارا حصہ ہے شیر ہیبتناک دوڑے اور شہزادہ نے ناچار ہوکے تلوار کہینچی اور اونمین
جا پڑا اگر ایک کو قتل کرتا تہا تو دو اور بیابان سے آتے تہے اور شہزادہ ہرچند فکر کرتا تہا کہ
لوح کو دیکہے مگر فرصت نہین ملتی تہی غرضکہ دوپہر تک شیر کشی کی لیکن جس قدر شیرونکو قتل کرتا تہا
اوس سے زیادہ پیدا ہو جاتے تہے اور وہ طفل بالاے درخت سے کہتا تہا کہ ای جوان اگر
تمام عمر شیر کشی کریگا تو بہی شیر کم نہونگے بلکہ زیادہ ہونگے اور جسوقت تیرے ہاتہہ کی قوت جاتی رہیگی
یہ شیر تجکو پارہ پارہ کر ڈالینگے پس صلاح یہی ہے کہ لوح مجکو دیدے تا مین شیرونکو منع کرکے
تجکو طلسم سے سلامت نکالدون شہزادہ اوسکو گالیان دیتا تہا اور کہتا تہا کہ ای بدبخت مین کیا
جانتا تہا کہ تو اس قدر چالاک ایسا حرامزادہ ہے والا اول تیرا ہی علاج کرتا اوس طفل نے کہا اب تو غلطی ہوئی
یا لوح دو یا جان دو القصہ جب شہزادہ زیادہ مضطر ہوا درگاہ قاضی الحاجات مین مناجات کی

بحال المضطر قال ترانی نظرت الیہ فاطلبنی تجدنی شہزادہ کمال اضطراب مین مناجات کرتا تہا کہ ناگاہ
ایک مرغ عظیم نے ہوا سے پیدا ہوکے شہزادے کو اپنے پنجہ مین لیا اور پرواز کرکے ایک
کوہ پر گیا وہان جاکے کہا ای شہریار تمنے اوجگہ لوح کیون کام کیا اب لوح کو دیکہو شہزادے نے
لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ جب چشمہ پر پہونچو اوس طفل کو آب سے نکالنا وہ اطفال جادو سے
اس صورت سے تمکو دغا دیگا تمکو چاہیے کہ اپنے کو پانی مین ڈال دو اور اوسکو اس طریق سے قتل کرو

کہ یہہ اسم پڑہکے اوسکو زیر پشت رکھہ تو جب وہ مرجاے اوسکو شیرون کے آگے ڈال دو اور خود پانی مین غوطہ لگاؤ اگر اوس طفل کو پانی سے نکال لیا تو اپنی جان برباد کی کیونکہ وہ طفل درخت پر چلا جاویگا اور شیر تمپر ہجوم کرینگے اور قتل کرنے سے وہ زیادہ ہونگے اور جب تمہارے ہاتہ پانون مین طاقت حرب نرہیگی اوسوقت شیرون سے تمکو گزند پہونچیگا آخر مضطر ہوکے مدد غیبی کی محتاج ہوگے اور میرے گمان مین مدد غیبی پہونچیگی اور تمکو اوس بلاسے نجات دیگی مدد کنندہ سے کہنا کہ مجھکو درخت پر پہونچادو وہ طفل جب تمکو درخت پر دیکھیگا اپنے کو پانی مین گرادیگا تم بہی پانی مین کود پڑنا اور بطریق مذکور اوسکو پانی مین ضرب مشت سے ہلاک کرنا اور کنارے پر پہینکدینا تاکہ وہ شیرونکا طعمہ ہو اور خود پانی مین غوطہ لگانا اور آیندہ جو کچہہ دیکہنا اوسکے حکم لوح کوئی کام نکرنا الغرض شہزادے نے اوس مرغ سے کہا کہ ای وکیل غیبی تو نے مجہپر بڑا احسان کیا ہے اپنا حال مجہسے بیان کرتا تجھکو ہمیشہ نیکی سے یاد کرون اوسنے کہا میرا حال بہی ظاہر ہوگا بالفعل یہہ کہو کہ لوح مین کیا دیکہا شہزادے نے تمام حقیقت بیان کی مرغ پہر شہزادے کو اوٹہاکے اوس درخت پر لایا کہ جو لب چشمہ واقع تہا اطفول جادو کہ بصورت طفل درخت پر بیٹہا ہوا شیرونکو تحریص و ترغیب کرتا تہا جب اوسنے شہزادے کا حال اس طرح دیکہا شیرون سے کہا کہ ای شیاطین نابکار تمنے جنگ مین اسقدر کسر کی کہ وہ نکل گیا خدا جانے اب کیا فتنہ برپا کرے شیر کہتے تہے کہ ہم کیا کرین ہمنے اپنی طرف سے کوتاہی نہین کی بہت لوگ ہم مین سے قتل ہوے اور جس وقت ہماری خورک اور اوسکی ہلاکت قریب پہونچی تو نے اوسکو اوپر کہینچ لیا سابق تو کہتا تہا کہ اوسکا دل و جگر ہمین دیگا مگر ظاہرا اپنے کہنے سے پشیمان ہوا اب ہم گرسنہ ہین کیا کرین تجھکو کہائینگے اطفول کہتا تہا ای نابکارو تم دیوانے ہوگئے ہو مین کیا جانون وہ کہان گیا شیر کہتے تہے ہمنے خود دیکہا ہے کہ وہ اوپر گیا اور اوپر تو بیٹہا ہے اب تیرا عذر کوئی قابل سماعت نہین ہے یا اوسکو پیدا کر

کہ موافق اقرار کے تقسیم کرین یا تو درخت سے اوترنا تجکو کہا مین القصہ یہ اسی مباحثہ مین تہی
کہ وہ مرغ شہزادے کو درخت پر اوسکے پہلو مین لایا جس وقت اوس ہاتہون کی شہزادی پر
نظر پڑی بے اختیار اپنے کو چشمہ مین گرا دیا شہزادہ اوسکے متعاقب چشمہ مین کود پڑا چنانچہ
شہزادے نے اوسکو راہ مین پکڑا دونون چشمہ مین گرے اوس جادوگر نے سحر خوانی شروع کی
شہزادہ بہی جو اسم لوح سے استاد ہوا تہا وہ پڑہتا تہا اور اوسکو زیر دست رکہ لیا تہا اور
گرد چشمہ غرش کرتے تہے اطفول جادو نے دیکہا کہ میرا سحر اثر نہین کرتا شہزادے سے چمٹ کر کہا
کہ ای جوان حیف ہے کہ مجہ ایسے نازنین کے بدن پر دست زنی کرتا ہے اگر ہو سکے تو خنجر گوشت
میرا علاج کر شہزادے نے کہا بس ای حرامزادہ نابکار کیا مین لوط کی امت سے ہون القصہ
شہزادے نے چند مشت و دشت سے اوسکو چشمہ سے واصل کیا بعد ازان اوسکی لاش کنارے پر
پہینکدی شیرون نے شہزادے کی ددہ سے اوسکو پارہ پارہ کیا اور شاہزادے نے حکم
لوح سے چشمہ مین غوطہ مارا جب آنکہ کہولی تو ایک باغ مین اپنے کو دیکہا اور دیکہا کہ دو زنگی
باہم کشتی لڑرہے ہین شہزادہ حکم لوح سے اونکے درمیان مین گیا اور دونون کی کمر زنجیر
پکڑ کے اور اونکو اوٹہا کے زمین پر مارا کہ زمین سے نقش باندہا دروازہ باغ خود بخود کہل گیا
شہزادے نے اندر جا کے دیکہا کہ ایک باغ نہایت پرتکلف آراستہ ہے اور قریب لاکہہ درخت
کلان کے اوس باغ مین تہے اور ہر درخت گلہای رنگ برنگ سے آراستہ تہا اور ایک درخت
اون سب سے بزرگ تر تہا مگر اوسمین برگ و گل نہ تہے اور ہر درخت پر مرغان خوشرنگ بکثرت بیٹہے تہے
اور اونکی آواز نغمہ فلک تک جاتی تہی ناگاہ شہزادے نے دیکہا کہ ہر درخت کے مرغ اوڑکے
اور اوس درخت خشک کے گرد پہر کے نوحہ کیا اور پہر درختان سبز و خرم پر بیٹہ گئے اور آواز شادی
بلند کی شہزادہ نے حیران ہوکے لوح کو دیکہا لکہا تہا کہ تم اوس درخت خشک کے نیچے بیٹہ کے جب

شروع کرو جب ایک ساعت کامل گذریگی ایک مرغ زرد رنگ کہ تاج اوسکے سر پر ہوگا وہ
تمھارے پاس آئیگا اور کہیگا کہ ایجوان تم اس باغ مین کس واسطے آئے ہو تم کہنا کہ مین
اسواسطے آیا ہون کہ تمھارے بادشاہ کو نجات دون وہ مرغ کہیگا کہ تم میرے بادشاہ کو کیا جانتے
تم کہنا کہ مین جانتا ہون صفراق زرد پوش زرین تاج نام ہے ساحرون نے اوسکو
زعفران زار مین ایک درخت سے باندہا ہے وہ مرغ گریہ وزاری کرکے کہیگا کہ تم سچ کہتے ہو
لیکن ای جوان ہمارے بادشاہ کے نجات پانے کی علامت اس درخت کا سبز ہونا ہے
تم کہنا کہ سچ کہتے ہو ابھی یہہ درخت سبز ہوتا ہی لیکن تم تیر ہای ترکش اظفر نوش لاؤ
وہ مرغ کہیگا کہ ہم نہین جانتے کہ وہ تیر کہان ہین تم کہنا کہ ساحرون نے اون تیرون کو
بیابان زقوم مین پراگندہ کیا ہے اور دیو اجلاق اون تیرون کا نگہبان ہے صبح کو ایک
ساعت وہ سوتا ہے تم اپنے لشکر کو لیکے بہ ہیئت اجتماعی جاؤ ہر مرغ ایک تیر
اوٹھاکے میرے پاس لے آئے مجموع پانچ سو تیر ہین سب میرے پاس لے آؤ وہ مرغ
کہیگا کہ ہمکو قید کیا ہی ہمکو یہہ قدرت نہین ہے کہ اس باغ سے نکل سکین جسوقت ہم قصد
پرواز کرتے ہین آتش ہمکو گھیر لیتی ہے تم کہنا اس اسم کی برکت سے کہ جو مین پڑھتا ہون
وہ حصار برطرف ہوا تم بخاطر جمع جاؤ اور وہ تیر لے آؤ وہ جائینگے اور تیر لیکے تمھارے
پاس آئینگے جب پانچ سو تیر تمھارے پاس آئین اس باغ مین ایک گنبد ہے وہان جانا
اور اسی اسم سے اوسکا قفل کھول کے اندر جانا ایک سانپ تمھارا سد راہ ہوگا اوسکو بھی
تلوار سے قتل کرنا ایک صندوق پیدا ہوگا اوسکو کھولنا ایک کمان و ترکش اوس مین سے
نکلیگا اوس ترکش مین وہ تیر رکھکے اپنی کمر مین باندھنا اور باغ سے باہر نکلنا اور
مرغون سے کہنا کہ ہر تیر سے ایک ایک ساحر قتل ہوگا اوسوقت اس درخت کی شاخین بھی

سبز ہونگی جب سب شاخین سبز ہوجائین تم سب اس حوض مین غوطہ لگانا اوسوقت بصورت
اصلی ہوجاوسگے اور قید سحر سے برطرف ہوگے اوسوقت زعفران زار مین جاکے اپنے بادشاہ کی
ملازمت کرنا شہزادے نے ابتدا سے انتہا تک مطابق نوشتہ لوح عمل کیا تا اینکہ وہ ترکش و کمان
دستیاب ہوئی اور باغ سے نکل کے چند قدم طے کیے کہ سامنے سے وہ زعفران زار نمود ہوا از
شہزادے نے لوح کو دیکھا لکھا تھا ای شہزادہ طلسم کشا جب بارد گر زعفران زار مین پہونچو جسوقت
وہ ساحر زعفران چننے مین مشغول ہون تم جاکے اوس درخت کے سایہ مین بیٹھنا اور اوس پیر تاجدار کو
کہ بادشاہ طلسم ہے کھول دینا اور کہنا کہ ای صفراق خاطر جمع رکھو مینے طلسم فتح کیا اور تمکو
رہا کیا اس مرتبہ اگر ساحر آکے تم سے رونیکے واسطے کہین تم ہنسکے کہنا کہ اب وہ وقت
آیا ہے کہ مین ہنسونگا اور تم روؤگے باقی اونکا جواب میرے ذمے ہی القصہ شاہزادہ
درخت کے نیچے پہونچا قضارا اوسیوقت ساحر زعفران چننے گئے تھے اور گنبد بنانے مین
مشغول تھے شاہزادے نے پہونچکے کہا کہ السلام علیک ای صفراق جنی صفراق اپنے
حال مین گرفتار تھا اور اپنے بخت پر گریہ کرتا تھا جب اوسنے شاہزادے کو دیکھا کہا وعلیک
السلام ای فرزند آدم وای جوان تم کون ہو اور یہان کیونکر آئے برای خدا یہان سے جلد
گریز کرو کہ یہ ساحر شیاطین دشمن جان بنی آدم ہین مبادا تمکو دیکھلے تمھارے قتل کا قصد کرین
شاہزادہ نے فرمایا ای صفراق مین بہاگ کے کہان جاؤن اوسنے کہا جس طرف سے
آئے ہو شاہزادے نے فرمایا ای صفراق اگر مین گریندہ ہوتا تو اس مقام مین نہ آتا لیکن
عنایت الٰہی سے طلسم کو فتح کیا اب اسواسطے آیا ہون کہ تمکو رہا کرون اب خوش ہو کہ تمھارا
وقت خندہ اور ساحرونکا وقت گریہ قریب پہونچا ہی اور حکم الٰہی سے تمکو بادشاہ کرونگا پیرنے
کہا ای جوان اگر میرا درخت سبز ہوا ہوگا تو تم راست گو ہو اور علامت سبزی درخت بخت کی میری

فوج کا پہونچنا ہے شاہزادے نے فرمایا کہ اب وہ درخت بہی سبز ہوگا اور تمہاری فوج بہی نکلیگی
اول تمکو درخت سے کہول دون صفراق نے کہا اے شہریار تصدیعہ نکرو کہ میری قید تمہاری
نظر مین آسان معلوم ہوتی ہے اور یہہ بند سحر ہے بغیر صاحب لوح کے نہ کہل سکیگی شاہزادے نے
فرمایا اے نادان اگر میرے پاس لوح نہوتی تو یہہ جرأت تمہارے پاس کیونکر آتا یہہ کہکے ایک
اسم کہ لوح سے ارشاد ہوا تہا پڑہکے صفراق پر دم کیا اوسکی قید خود بخود پارہ ہوگئی
صفراق نے شاہزادے کے قدم پر گرکے کہا اے شہریار مجکو معاف کیجیگا مین تمکو نہین
جانتا تہا چونکہ یہہ ساحر اپنی صورتین بدل کرکے آتے تہے اس سبب سے مینے تمکو نہین پہچانا
اور یہہ سمجہا کہ شاید یہہ بہی کوئی مکر ہو شاہزادے نے فرمایا اب اپنا حال مجہسے بیان کرو اوسنے
کہا اے شہریار بندہ صفر نوش ایک وقت سے اس قلعہ کا بادشاہ تہا اور خدا پرست تہا آخرش
لیسے میرا ایک سپہ سالار ہے اور وہ ساحر بہی ہے قبل اسکے اوسکو معلوم ہوا کہ زمانہ
شکست طلسم کا قریب آیا ہے ایکروز اوسنے مجہسے آکے کہا کہ اے بادشاہ کچہہ خبر ہے
کہ زمانہ شکست طلسم قریب ہے اور طلسم کشا خدا پرست ہوگا اگر تم مجہسے عہد کرو کہ اوس سے
جنگ کرو اور اوسے طلب کرو تو تمکو بادشاہت پر مستقل کرتا ہون والا تمکو اختیار ہے
مینے کہا یہہ شدنی نہین کہ مین خدا پرستی سے دست بردار ہون طلسم کشا موید من اللہ ہوگا
اوس سے جنگ کرنے مین کیا فائدہ اس بات سے وہ سپہ سالار آزردہ ہوا اور لشکر کو کہ اکثر
اوسمین ساحر تہے اپنے سے متفق کرکر مجہسے پہر گیا اور مجکو یہان قید کیا چار سو اپنی ساحر
مجہپر مقرر کیے اور جو لوگ مجہسے متفق تہے اونکو بصورت مرغان اوس باغ مین قید کیا اور وہ
درخت کہ بزبان اہل طلسم درخت بخت اوسکا نام ہے اور میری سلطنت مین سبز و خرم
ہوا تہا جب عراق نابکار نے مجہسے یہہ سلوک کیا وہ درخت بہی خود بخود خشک ہوگیا لیکن جب سے

قید مین گریہ وزاری بہت کی عالم واقعہ مین حکیم صفر نوشش نے مجھہ سے کہا کہ خاطر جمع رکھہ عنایت
طلسم کشا سے پھر پادشاہی پائیگا اور درخت بخت بار دگر سبز ہوگا القصہ شاہزادہ
صفراق نہ دیو نوش زرین تاج سے اس گفتگو مین تہا کہ ساحر آئے حریق جادو نے کہ اونکا
سردار تہا آگے بڑہ کے کہا اے صفراق دیر ہوئی کہ تمہاری آواز گریہ ہمنے نہین سنی لیکن جب
اوسنے نظر غور سے دیکھا صفراق کو بند سحر سے کھلا پایا اور اوسوقت شاہزادہ ایک
درخت کی پشت پر پوشیدہ ہوگیا تہا حریق نے کہا اے صفراق تمکو کس نے نجات دی صفراق نے
کہا جس خدا کی مین پرستش کرتا ہون اور اے نابکار اب وہ وقت آیا ہے کہ مین خندہ کرون اور تم
گریہ کرو حریق کو یہہ کلمہ ناگوار ہوا اور کہا اے خیرہ سر کیا کہتا ہے یہہ کہکے ہاتھہ بڑہایا کہ صفراق کو
پکڑ لے کہ شاہزادہ عالیقدر نے بحکم لوح پشت درخت سے نکل کے نہیب دیا کہ باش اے حرامزادہ
نابکار اس بیچارے سے کیا کہتا ہے مین تیرا حریف ہون تب اوس ساحر نے شاہزادہ
والاگہر کو دیکھا مثل رعد کے نعرہ کیا اور کہا اے آدمی خیرہ سر ظاہرا تو نے اس ہماری قید سے اسکو
رہا کیا اب یہہ نوبت پہونچی کہ آدمی بیچارہ ہم سے مخالفت کرے یہہ کہکے شاہزادے پر
حربہ کیا شاہزادے نے بآسانی تمام اوسکے ہاتھہ سے حربہ چھین لیا اور ایسا اوسکے
رخسارے پر لگایا کہ وہ مثل ماہی بے آب کے لوٹنے لگا بعد ازان اوسکی کمر پکڑ کے
زور کیا اوسنے سحر کیا مگر کچہ فائدہ نہوا شاہزادے نے اوسکو اوٹھا کے زمین پر مارا
اور اوسکا سر جدا کیا ساحران دیگر نے جب یہہ حال دیکھا دوڑ کے حلقہ باندہا اور نوبت
بنوبت سحر خوانان شاہزادے کی طرف آتے تھے اور شاہزادہ بحکم لوح اوسی کمان سے
تیر مارتا تہا اور ایک ایک کو معدوم کرتا تہا القصہ سو جو اونمین ساحر کہ [illegible] تہا سب
قتل کئے اور باقی بہاگ گئے کہ احراق کو خبر دین اور کچہ لوگون نے آکے صفراق کی

ملازمت اختیار کی شہزادی نے حکم لوح سے اونکی تقصیر معاف کی اس عرصہ مین باغ کی
طرف سے گرد پیدا ہوئی اور فوج مع تخت روان اور ایک مرکب پری پیکر کے نمودار ہوئی تخت پر بیٹھا
ایک مرد پیر آتا تھا اوسنے آکے شہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا بعد ازان اپنے
بادشاہ کی ملازمت کی اور شہزادے سے عرض کی کہ ای شہزادہ طلسم کشا مجکو پہچانا مین
وہ ہون کہ جو باغ مین بصورت مرغ زرد مقید تھا اور اس مرد کا وزیر ہون مجکو زرباز جنی کہتے
ہین چنانکہ شہریار نے سچ کہا تھا بعد اسکے کہ شہزادے نے اون ساحرونکو قتل کیا
اوسیقدر درخت تخت کے شاخین سبز ہوئین جب تمام درخت سبز ہوا ہم حوض مین
کودے اور قید ساحران سے نجات پائی اور یہہ تخت روان لے کے خدمت مین روانہ
ہوے راہ مین ایک طرف سے یہہ مرکب پیدا ہوکے سوار سکے آگے آگے ہو لیا ہم
سمجھے کہ یہہ مرکب مخصوص طلسم کشا کی سواری کا ہے کیونکہ ہم مین سے کسی کے ہاتھ نہین آیا
اسکا نا ہین یہہ مرکب شہزادے کے روبرو خود بخود آکے کھڑا ہوگیا شہزادے نے
اوسکا خنگ عالم نورد نام رکھا بعد ازان ملک صفراق جنی سے فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے
اوسنے عرض کی کہ ای شہریار اب جانب قلعہ زردسنگ کہ قلعہ طلسم ہے چلیے احراق
جادو بھی مستعد جنگ ہوگا کیونکہ جو لوگ بھاگ گئے ہین اونہون نے اوس سے خبر کی ہوگی
شہزادے نے پوچھا کہ شمشیر قاطع الطلاسم اور سپر اسلم بن سلام اور زرہ سالم ابن سلم
کہان ہے شہزادے نے فرمایا کہ مین فقط اسکے واسطے آیا ہون اور مجکو خوف ہے
کہ احراق اون اشیا کو لیکے بھاگ نجاے صفراق نے کہا کہ خاطر جمع رکھیے یہہ اشیا گنبد مین
ہین اور اوسکی قفل کی کلید لوح طلسم ہے سوا صاحب لوح کے دوسرا کوئی دستیاب نہوگی
اور مین نے بھی اونکا نام سنا ہے مگر دیکھا نہین القصہ شاہزادہ خنگ عالم نورد پہ

سوار ہوا اور ملک صفراق تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوئے تا اینکہ حصار زر وسنگ کے
قریب پہونچے بیرون قلعہ شہزادے نے فوج دیکھی اور اونکا بادشاہ مرکب پر سوار اور اوسکا
لشکر بصورت عجیب کر یعنی بعضے اژدہے پر اور بعضے شیر پر سوار تھے القصہ جنگ شروع
ہوئی اور میدان آراستہ ہوا شہزادہ حکم لوح سے خود میدان میں گیا کناس و خناس و سفوس
وغیرہ چند ساحر میدان میں آئے اور سحر کیا لیکن شہزادے پر سحر نے اثر نکیا اور اوس
شہریار نے نوبت بنوبت سبکو قتل کیا آخر احراق میدان میں آیا اور سحر سے تمام میدان میں
آگ برسائی اور خود بشکل اژدہائی آتش فشان اوس آگ سے نکل کے شہزادے پر حملہ کیا
شہزادے نے بحکم لوح ایک اسم پڑھکے اوسکے تمام سحر دفع کیے آخر احراق بشکل پہلوان
قوی ہیکل مسلح و مکمل شہزادے کے روبرو آیا اور پہلے شہزادے پر گرز سے حملہ کیا
لیکن شہزادہ نے اپنی قوت سے اوسکو رد کر کے ضرب سوم میں عمود اوسکے ہاتھ سے
چھین لیا اور وہی عمود اوسکے سر پر لگایا مگر اوسکو بھی اثر نہوا شہزادے نے دل میں کہا
کہ میں اسم رد سحر پڑھتا ہوں آیا کس سبب سے یہ گیدی ضرب عمود سے جہنم واصل نہوا آخر کار
شہزادے نے اوسکے جمیع سحر رد کیے آخر کشتی کی نوبت آئی شہزادے نے بعد تھوڑے
عرصے کے اوسکو باندھ لیا اور اوسکی زنجیر اپنے ہاتھ میں لیکے حکم مغلوبہ فرمایا اکثر ساحر قتل ہوے
اور فوج اسلام غالب ہوئی بعد ازان جو لوگ سحر نہیں جانتے تھے اونہوں نے آکے اطاعت کی
شہزادہ ملک صفراق کو لیکے بہ فتح و فیروزی شہر میں داخل ہوا صفراق نے اوس روز
شہزادے کو بہ تکلف تمام تخت پر بٹھایا بعد ازان احراق کو طلب کر کے اوسکو تکلیف اسلام کی
اوسنے کہا مجکو کیا ضرورت ہے کہ اب سے پھر جاؤں اگر مجکو قتل سے ڈراتے ہو تو تم مجکو قتل
نہیں کر سکتے شہزادہ نے حیدر کو یہ کہا یا اگوار ہوا اور فرمایا کہ اسکو پارہ پارہ کرو سب چند لوگ

اوسکو تلوارین اور گرز مارتے تھے مگر وہ جہنم واصل نہوتا تھا تا اینکہ شہزادے نے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ جب دشمن طلسم تمہارے ہاتھہ آئے اوسکے مسلمان ہونے سے خاطر جمع رکھنا
کہ وہ ہرگز مسلمان نہوگا اوسکو قتل کرنا اور اوسکے قتل کا طریق یہہ ہے کہ جو اسپ اطلس سیہ
تمہارے ہاتھہ آیا ہے اوسپر سوار ہو اور اوس نابکار کو قدم اسپ سے باندہو اور اوس گنبد کی
طرف کہ جہان تمھاری امانت ہے جاؤ اور وہ گنبد جو گنبد کے در ہے گنبد کے چارون طرف اسپ کو
گردش دیکے تیز کرو تمہارا اسپ اوپر جانیکا قصد کریگا اور یہہ نابکار دیوار کی ٹکر کھائیگا تا اینکہ
جسطرف دروازہ ہے جسوقت اسکا سر وہان لگیگا اسکی جان نکل جائیگی بعد ازان اوسی
دیوار کے نیچے اسکی لاش کو جلاؤ جس قدر یہہ جلیگا اوسیقدر درواز... دروازہ بھی تمام ظاہر ہوگا تم
اوسوقت اندر جاکے اپنی ... امانت کا صندوق لے لینا شہزادے نے کہا خوب ہوا کہ یہہ
... ایک طرف ...
حرامزادہ مسلمان نہوا اگر بنفاق اسلام قبول کرتا تو مشکل ہوتی القصہ بموجب نوشتہ لوح اوس
حرامزادے سے وہی سلوک کیا تا اینکہ وہ جہنم واصل ہوا شہزادے نے اوسکے بدن مین
آگ لگادی جب اوسکا دہوان دیوار گنبد تک پہونچا دیوار مین شگاف ہونا شروع ہوا
اور ایک دروازہ ظاہر ہونا شروع ہوا تا اینکہ وہ تمام جلگیا دروازہ بھی تمام ظاہر ہوا شہزادے نے
اندر جاکے صندوق کہولا اور سلاح پہن کے تلوار کمر سے لگائی اور سپر پشت پر لگاکے خوش ہوا
اور شکر خدا بجالایا بعد ازان صفراق وزربال سے پوچھا کہ مجکو ایک چیز مین حیرت ہے
یعنی ایک جگہ شیاطین دنیا مین ساحرون کی مدد کرتے ہین چنانچہ شدید لطو
قیس لعین کا مدد و معاون ہوا چنانچہ اپنا تمام قصہ اس ملک مین آنیکا بیان کیا
یہان جن ساحرون کے ہاتہ سے عاجز ہین جیسا کہ تم احراق کے ہاتہ سے عاجز ہے
زربال وزیر نے عرض کی کہ ای شہریار شیاطین اگرچہ سحر نہین جانتے ہون لیکن بنی آ

غالب ہین لیکن جب سحر حاصل کرین گے تو وہ سب پر غالب ہونگے القصہ شہزادہ
بعد اس گفتگو کے سوار ہو کر طیوسیہ کی طرف متوجہ ہوا اصفراق نے اپنی حد تک مشایعت کی اور
شہزادے نے خداپرستی اور تقوی اور اپنے دین پر قائم رہنے کی ہدایت کر کے اوسکو رخصت کیا
اور بہر روانہ ہوا

## لشکر کشی کرنا شید رطوس اور اوسکے پسر الطاق کا ملک اخضر طوس پر اور حصاری ہونا اوسکا اور پہونچنا شہزادیکا اور قتل ہونا شید رطوس کا اور مسلمان ہونا الطاق نوجوان کا اور نکلنا شہزادیکا ملک جنیان تحت الارض سے اور پہونچنا خدمت مین مرشد کامل شاہ آگاہ روشن روان حقیقت پناہ کے

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت کی ہی کہ جب ملک اخضر طوس نے الطاق
نوجوان بن شید رطوس کے جواب نامہ مین شرط اسلام مندرج کر کے قاصد کو روانہ کیا
وہ قاصد الطاق کے پاس آیا الطاق شکارگاہ مین تھا اور بارہ ہزار مرد سپاہی اوسکے
اپنے سے متفق کیے تھے جب الطاق جواب نامہ سے مطلع ہوا اوسنے اپنے پدر سے
آکے کہا کہ ای پدر مین لسانہ کے عشق مین بیقرار ہون اور اخضر طوس نے میرے نامہ کا
یہہ جواب لکھا اب مین اوسپر لشکر کشی کرتا ہون اگر اوسپر غالب ہوا تو فہو المراد والا بر اسے خاطر
معشوقہ اوسکا دین قبول کرونگا شید رطوس دین ابلیس پرستی مین نہایت متعصب تھا یہہ
سنکے غصے سے کانپنے لگا اور کہا ای نابرخوردار سیر ایسیر ہوکے ایسی بات زبان پر لاسکے ہزار
معشوقین دین ابلیس پر تصدق کرون اسی وقت مین سوار ہوتا ہون اور سرسواری طیوسیہ کو
فتح کرتا ہون وہ وقت گذر گیا کہ مین بغیر فتح کیے پھر آیا تھا یہہ کہکے پیش خیمہ نکالنے کا حکم دیا اور
دوسرے روز چالیس ہزار سوار کی جمعیت سے طیوسیہ کی طرف روانہ ہوا یہہ خبر ملک اخضر طوس کو

بہی پہونچی پریشان ہوکے امرا سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے وہ جوان ہاشمی کہ فتح طلسم کو
گیا ہے ابتک نہین پہرا حبیب جنی نے ملک اخضر طوس کو تسلی دیکے کہا کہ لشکر آراستہ کرو
خدا کریم ہے القصہ ملک اخضر طوس نے بہی صف کشی کی شدید طوس نے بار دگر کہلا بہیجا
کہ ای اخضر طوس اپنے خون مین ہاتہہ رنگین نکر اور اپنے دین قدیم کو کہ ابلیس پرستی ہے
برباد نکر اور اپنی دختر کا میرے پسر سے عقد کر دے والا تجکو اختیار ہے اخضر طوس نے
جواب مین ہزارون گالیان لکہکے لکہا کہ زہے سعادت میری جو دین محمدی مین قتل ہون جو
کچہہ تجہسے ہوسکے اوسمین تقصیر نکر الغرض مکالمے سے مجادلہ کی نوبت پہونچی بعد تسویہ
صفوف جدال و قتال مہروس تیغ زن کفار کی طرف سے میدان مین آیا حبیب
دلاور نے میدان مین جاکے بعد رد حملات اوسکو واصل جہنم کیا اوسکے بعد دس آدمی
اور آئے اور وہ بہی حبیب دلاور کے ہاتہہ سے قتل ہوے دوسری روز شدید طوس نے
کہ اپنے نوع مین رستم وقت تہا میدان مین جاکے حبیب کو شہید کیا اور پندرہ آدمی
اور اوسکے ہاتہہ سے شہید ہوے شام کو طبل آسایش بجا اور لشکر اپنے اپنے قیامگاہ
آئی شب کو صریف جنی وزیر ملک اخضر طوس نے حصاری ہونیکی صلاح دی اور شب
بہاگکے حصاری ہوے شدید طوس نے اس امر سے آگاہ ہوکے ابلیس کی قسم
کہائی کہ جبتک قلعہ نہ لیلونگا آرام نکرونگا یہہ کہکے حکم یورش دیا قریب تہا کہ قلعہ مفتوح
ہوجاے اخضر طوس وغیرہ مناجات مین مشغول تہے کہ یکایک گرد نمودار ہوئی اور
شاہزادہ پہونچا حال معلوم کرکے لشکر کفار پر تنہا جا پڑا بسبب سلاح مذکور کے
کوئی حربہ کارگر نہوتا تہا اور جو شخص اوسکے مقابل ہوتا تہا وہ قتل ہوتا تہا تہوڑے عرصہ مین
کشتون کے پشتے کر دیئے لشکر شدید طوس مین شور بلند ہوا شدید طوس بہی

حال دریافت کرکے ہیرا اور کہا افسوس ہے آدمی کہان سے پیدا ہوا کہ اسقدر جنون کو قتل کیا
واسطے خوف زدہ کرنیکے اشکال مہیب شاہزادے کا مقابلہ کیا اور کہا ای خیرہ سر تجکو اس
مقام سے کیا کام اب کہ آیا ہے اپنی سزا کو پہونچیگا یہہ کہکے شاہزادے کے سر پر گرز لگایا
شاہزادے نے بہ اسم اعظم سلام سے وہ ضرب دفع کی اور شاہزادے کو کوئی صدمہ نہ پہونچا
شید رطوس یہہ دیکھکے زیادہ برہم ہوا اور تلوار سنبھال کے کہا کہ ای فلک بے انصاف
یہہ کیا ظلم ہے کہ آدمی دیو آتشی سے اسطرح کارزار کرے شاہزادے نے فرمایا ای سگ
تو نہیں جانتا ہے میں اوس شخص کی اولاد سے ہون کہ جسنے چاہ بیر الالم میں جا کے تمام جنونکو
قتل و مسلمان کیا شید رطوس نے کہا جو کوئی ہو اب یہہ حربہ میرا روکو یہہ کہکے شمشیر سے
وار کیا شاہزادے نے اوسکو رد کیا بعد ازان شمشیر قاطع الظلام نیام انتقام سے
کھینچکے کہا کہ اب ایک حربہ مجہسے بھی لے شید رطوس نے سراسیمہ ہوکے سپر سے سر کی
پناہ کی لیکن کچھ فائدہ نہوا برق شمشیر زیر تنگ مرکب سے نمایان ہوئی اور چار پر کالے
زمین پر گرے لشکر میں شور و غل بلند ہوا تمام کافر بہیئت اجتماعی شاہزادے کی طرف آ دوڑے
اخضر طوس نے یہہ حال دیکھکے سجدہ شکر کیا اور دروازہ قلعہ کھول کے حکم تعاقب دیا لیکن
الطاق نوجوان کا اوس مغلوبہ میں شاہزادے کا سامنا ہوا شاہزادے نے
اوسکو بآسانی گرفتار کیا اور اسواسطے قتل نکیا کہ شاید مسلمان ہو القصہ تھوڑے عرصے میں
جمع کثیر قتل ہوئی اور بقیۃ السیف نے راہ فرار اختیار کی ملک اخضر طوس نے شاہزادے کے
قدم پر سر رکھا اور حال معلوم کرکے فتح طلسم کی مبارکباد دی شاہزادہ شہر میں داخل ہوکے
تخت پر بیٹھا اور الطاق نوجوان کو طلب کرکے فرمایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو تمہارا ملک تمکو
عنایت کرون الطاق نے کہا کہ میں سلطنت کیواسطے مسلمان نہیں ہوتا لیکن اگر میری محبوبہ

مجکو ملجاے تو مسلمان ہوتا ہون کیونکہ سابق مین بہی مینے دل مین یہہ عہد کیا تہا بلکہ اپنے پدر سے
بہی کہا تہا اور اب بہی وہی عرض کرتا ہون کہ اگر ایسا نہ مجکو ملجاے تو مسلمان ہوتا ہون شاہزادے نے
ملک اخضر طوس سے پوچہا کہ اب تمہاری کیا مرضی ہے ملک اخضر طوس نے یہہ اشعار پڑہے
ب ای آنکہ بوصف تو سخن کوتاہ ہست .: فرمان بر تو سپہر و مہر و ماہ ہست .: حکم تو روان بر سر ما
مثل قضاست .: من بندۂ شاہ و کنیز شاہ ہست .: شاہزادے نے اوسکی عقل پر آفرین کی
اور الطاق سے کہا کہ اب قبول اسلام مین کیا تامل ہے القصہ الطاق صدق دل سے مسلمان ہوا
اور اوسکے لشکر پراگندہ نے بہی جمع ہو کے اسلام قبول کیا اوسوقت شاہزادے نے اوسکو
کتخدا کیا اور نہایت تکلف سے کچہہ کتخدائی ہوئی بعد ازان شاہزادے نے الطاق نوجوان سے
تمام قصہ قیس و ضلیل وغیرہ شیاطین کا بیان کیا اور کہا تمہارے پدر نے چالیس شیاطین
اوسکے ہمراہ تعین کر کے لشکر اسلام کی خرابی کی الطاق نے کہا کوئی جا کے ضلیل کو لے
آوے یہہ سنکے اوسکا برادر اضلال جنگی گیا اور ضلیل کو مع اوسکے ہمراہیون کے لے آیا
جب ضلیل آیا اور اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکا آقا قتل ہوا اور آقا زادہ مسلمان ہوا بسبب کم بختی کے
اوسکی زبان سے نکل گیا کہ افسوس دین ابلیسی اسطرح برطرف ہوا الطاق نے اوس کے
قتل کا حکم دیا اوسکے برادر اضلال نے اوسکو قتل کیا اور اوسکے توابع مسلمان ہوے الطاق نے
اون سبکو شاہزادے کے تابع کیا کہ جسوقت شاہزادہ تمکو رخصت کرے اوسوقت چلے آنا
بعد ازان شاہزادہ الطاق کے ہمراہ اوسکے ملک مین گیا اور اوس ملک کو بہی اسلام آباد
کر کے مدارس و مساجد کی تیاری کا حکم دیا اور ابلیس کی صورت کو منہدم کیا بعد ازان کہا کہ اب مین جزیرہ
عمانیہ مین جاونگا مگر وقت آنیکے عجب راہ سے آیا تہا لیکن اب کیونکر جاؤن ملک اخضر طوس و
الطاق نوجوان نے عرض کی کہ ای شہریار طلسم کے باطل ہونے سے وہ راہ بہی باطل ہوئی

اب اس دریا مین کشتی پر سوار ہوجئے اضلال آپکو منزل مقصود تک پہونچا دیگا اور ہم بھی بطریق
مشایعت وہان تک رکاب عالی کے ہمراہ چلینگے شاہزادے نے فرمایا تمہاری تکلیف کی
احتیاج نہین ہے اضلال کفایت کرتا ہے اونہون نے قبول نکیا اور باشتیاق ملاقات
مرشد کامل وہ دونون بھی ہمراہ ہوے اور اوس جانب جب اکیس روز گذر گئے اور شاہزادہ
نہ آیا مہتر زرنگ نے مرشد کامل سے عرض کیا کہ ای مقرب حضرت باری معلوم ہوتا ہے
کہ شاہزادے کو کارہاے عظیم درپیش ہوے کہ جسکی وجہ سے اب تک نہین آیا دیکھیے
کب تک آوے شاہ آگاہ شاہزادے کے حال سے کما ینبغی آگاہ تھے فرمایا کہ آج
دریا پر جاکے دیکھو یقین ہے کہ شاہزادہ آوے مہتر چونکہ شاہ آگاہ کا حال جانتا تھا خوش
ہوکے مرشد کامل کے قدمونکو بوسہ دیا اور کنارہ دریا جاکے شاہزادے کا انتظار کیا
اور ہر وقت جانب دریا نظر تھی کہ ناگاہ دور سے ایک کشتی مہتر کو معلوم ہوئی مہتر نے دل مین کہا
یہ کشتی کسکی ہے جب وہ کشتی نزدیک پہونچی دیکہا کہ تین آدمی اوس کشتی پر سوار ہین اور ملاح
اوس کشتی کو لیے آتے ہین اور غلامان زرین کمر اون تینون آدمیون کی خدمت مین استادہ
ہین مہتر نے دل مین کہا کہ البتہ اس جزیرہ کا سالم بطریق سیر آیا ہوگا اور شاہ آگاہ نے نجوم مین
دیکہا کہ کشتی آتی ہے شاہزادے کا گمان کرکے مجکو بہیجا سچ ہے منجمین کا کہو کو دیکہتے ہین
محض اسی گمان سے شاہ آگاہ بھی وہان آئے اور فرمایا ای مرید شاہ آگاہ تو نے میری بابت
عجب گمان کیا حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے کہ ان بعض الظن اثم یعنی بعضے گمان داخل گناہ ہین
اس گفتگو مین کشتی بھی کنارے پر پہونچی مہتر زرنگ نے دیکہا کہ شاہزادہ تخت زر و جواہر پر
بیٹھا ہے اور دو آدمی باادب تمام روبرو بیٹھے ہین زرنگ اپنے گمان سے شرمندہ ہوکے
شاہ آگاہ کے قدم پر گرا اور اوس طرف شاہزادہ معہ خضر طوس الطاق نوجوان کی

کشتی سے اوتر کے شاہ آگاہ کی خدمت مین آیا اور اونکے ہاتھونکو بوسہ دیا اون دونون
بادشاہون نے بہی شاہ آگاہ کے قدم کو بوسہ دیا اور ملازمت کی ایک ساعت
کنارۂ دریا صحبت رہی شاہزادہ حیدر نے تمام سرگذشت طلسم بیان کی شمشیر و سپر
شاہ آگاہ کو دکہائی بعد ازان حال قتل ضایل اور اسلام قبول کرنا اضلال کا بیان کیا
شاہ آگاہ نے فرمایا کہ ابہی اضلال تمہارے پاس موجود رہے کہ ابہی اوس سے
بہت کام لینا ہے الطاق نے کہا مین بسر و چشم موجود ہون اگر حکم ہو تو قیس کو معہ
لشکر جلا دون شاہ آگاہ نے فرمایا یہہ قوم یعنی مسلمان غیر جنس کی معرفت کوئی کام نہین
کرتے لیکن اضلال کو بہی دوسرے کام کے واسطے رکہہ لیا ہے القصہ اخضر طوس و
الطاق دونون رخصت ہوے اور شاہزادہ شاہ آگاہ کے ہمراہ مسجد مین آیا شاہزادہ
مرشد کامل سے پوچہا کہ اے شاہ خدا آگاہ تمام احوال طلسم مجکو معلوم ہوا لیکن اوس
شخص کو بہی نہین پہچانا کہ جو بشکل مرغ مجکو شیرون کے درمیان سے لیگیا تہا اور مجہے
کہا تہا کہ لوح کو دیکہو شاہ آگاہ نے تبسم ہو کے فرمایا کہ اے فرزند حکیم صفر طلیس جنی نے
اوس طلسم کو طالع آفتاب مین تیار کیا تہا اور وہ ہوکل آفتاب تہا کہ تیٔ اوسکو مسخر کر کے
تمہاری نگاہبانی پر مقرر کیا تہا شمشائیل اوسکا نام ہے القصہ وہ شب اوسی جزیرہ مین
بسر ہوئی لیکن شاہ آگاہ نے شمائیل جنی کو مع تین جنون کے اوسی وقت قیس کے
پاس بہیجا اور یہہ دوسرا سردار ہے یعنی بعد ضایل کے وہ سردار ہوا تہا وقت رخصت شاہ
آگاہ نے شمائیل سے کہا کہ تم اوس لعون کے پاس جا کے حاضر ہو اور کہو کہ ہمارا بادشاہ
مر گیا اور اوسکا پسر بادشاہ ہوا اضلیل کو کسی تقصیر پر قتل کیا اور مجکو معہ تین آدمیون کے
تمہاری خدمت مین بہیجا شمائیل نے قبول کیا اور قیس کے پاس آکے یہہ حال بیان کیا

قیس نے کہا پیر شید طلوس نے دس آدمی کم کیے خیر مین اس جنگ سے فارغ ہو کے از سر نو
دعوت سحر کرکے بجاے دس آدمیون کے ستر آدمی اوس سے لونگا لیکن بالفعل قیس ابلیس نے
لشکر اسلام سے جنگ موقوف کی تھی بلکہ اس ایام مین لوگون کو اپنی کرامات دکھاتا تھا چنانچہ
اوسکے ذکر مین اسکا بھی بیان ہوگا باز آمدیم بر سر جنگ شاہزادہ حیدر کامران راوی
کہتا ہے کہ بعد تخلیل شاہزادے نے مرشد کامل سے کہا کہ اب مجکو کیا کرنا چاہیے
فرمایا کہ ایک ناؤ بناؤ اور تم و زرنگ اوسپر سوار ہو اور اس طرح کرو شاہزادے نے قبول کیا
اور جو کچھ شاہ آگاہ نے شاہزادے سے فرمایا اوسکا بیان وقت پر ہوگا القصہ شاہزادہ
ناؤ پر سوار ہوا اور مہتر زرنگ بھی سوار ہوا اور مرشد کامل سے رخصت ہو کے معہ اضلال جنی
وغیرہ روانہ ہوے اضلال جنی نے شاہزادے کو کنارے پر پہونچایا شاہزادہ کنارہ والنہر
مین مقیم ہوا اور اضلال سے فرمایا کہ امیر معظم الدین و جبالان مجہول کی سلاح جس جگہ ہو وہان
سے لاؤ اور دوسرے تم مین سے چار آدمی جاکے قیس ابلیس کے چار اسپ خاصہ بطریق دزدان
سے لاؤ الماس جنی معہ چار آدمیون کے اس کام پر مقرر ہوا اسنے اول سلاح لاکے شاہزادہ کو
پیشکش کیے اور الماس معہ چار آدمیون کے قیس کے لشکر مین پہونچا اور شکل حبیب سے
متشکل ہوکے چار اسپ خاصہ لے گیا جب قیس کو خبر پہونچی جنون سے کہا کہ جہان میرے اسپ ہون
وہان سے جلد میرے پاس لے آؤ جب وہ جن تلاش اسپان کو گئے اور اونکو حال معلوم ہوا وہنون نے
آکے کہا کہ ہمنے اونکو دریا کے کنارے پایا اور دیکھا کہ وہ اسپ ہوائی ہوگئے تھے اور وہ
دزد جو تھے گھوڑون نے سائیسون کو گرا دیا اور خود دریا مین چلے گئے یقین ہے کہ پانو مین
آبی کا طلسم ہوگئے ہون القصہ جب اسپ و سلاح شاہزادے کے پاس جمع ہوے شب کو
شاہزادے نے فرمایا کہ آج جاؤ اور امیر معظم الدین جبالان مجہول کو لے آؤ وہ جن

موافق حکم کے گئے اور ان لوگون کو اسطرح لائے کہ کسیکو خبر نہوئی الغرض جب یہ سب آئے کاروان سرا مین باہم ملاقات ہوئی شاہزادے نے تمام حال اوسنے بیان کیا سب نے شاہزادے کے قدمون کو بوسہ دیا اور شکر پروردگار کیا بعد ازان اوسی روز چارون آدمی نقابدار ہوے اور مہتر زرنگ کو جلو مین لیکے محیط آباد مین داخل ہوے

## اب چند کلمہ اس شہر کے اور حقیقت ملک بسیط نوجوان بن ملک محیط کی سنئیے

کہ دوسرے روز بدستور معہودہ کوکبہ بنت ملک محیط حجرۂ زندان مین گئے وہان اسیرون سے کسیکو نپایا آہ دردآمیز کھینچی اور محل مین شور و غل برپا ہوا کہ اسیر غائب ہو گئے ملکہ طالع افروز بھی آئی کوکبہ نے خلوت مین اوس سے کہا کہ ای دختر تو نے اوس روز شاہزادہ حیدر کے جانے پر مجھسے کچھ کہا تھا چنانچہ مجھکو تسلی ہوئی تھی اب کہ سب غائب ہی اسکی کیا صورت ہوگی ملکہ نے کہا ای مادر مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اول شاہزادہ حیدر گیا اور اس چند روز مین کوئی ایسی فکر کی کہ حبس سے رہ سکے اور اب کہ اونکی خاطر جمع ہوئی موکلون کو بھیجکے اسیرونکو طلب کیا تم کیون پریشان ہوتی ہو اگر تمسے کوئی پوچھے تم کہدینا مین کیا جانون وہ کہان سے گئے اور بھی جاکے ملک بسیط سے بھی کہدو تمہارا کیا کریگا البتہ جو لوگ اسیرونکو لے گئے ہین اونکو ہماری بھی فکر ہوگی القصہ شاہزادہ حیدر کا جانا پوشیدہ کیا تھا لیکن ان لوگونکا جانا پوشیدہ نہوا محل مین غلغلہ بلند ہوا اور شہر مین شہرت ہوئی ملک بسیط کو بھی خبر پہونچی سراسیمہ محل مین آیا اور اپنی خواہر سے کہا کہ ای گیسو بریدہ اسیطرح محافظت ہوتی ہے جسطرح تو نے کی کوکبہ نے کہا اے نابکار مین کیا کرون اور تو کیون ڈرتا ہے نجم الحق نائب امام نے اونکو عالم اسباب سے علحدہ کسی جگہہ قید کیا ہوگا اور اوسنے خود طلب کیا ہوگا والا دوسرے کی کیا قدرت کہ محلسرا مین آکے اونکو لیجاسے ملک کو بھی گمان ہوا کہ شاید ایسا ہی ہو اگر ایکی مرتبہ تابوت آئیگا تو مین اوسکے

حال دریافت کرونگا یقین ہے کہ حال ملان تابوت اس حال سے واقف ہونگے پھر حال ملک بسیط
نوجوان باہر آکے تخت پر بیٹھا الموج محیط آبادی سپہ سالار و امروج تیغزن و اخروج عمود باز
وغیرہ بھی دربار مین حاضر ہوئے ملک بسیط نے کوتوال شہر سے تاکید کی اور کہا کہ اون
لوگون کو جلد پیدا کرو کوتوال نے اپنے لوگونکو تلاش کی تاکید کی اسجانب شہزادہ
وغیرہ نقاب پوش شہر مین داخل ہوئے اور زرنگ سے کہا کہ جو شخص ہمارا حال پوچھے اسسے
کہنا کہ یہ مرد غریب ہین جب وہ تینون آدمیون نے یہ حال سنا متعجب ہوکے یہی ذکر کرتے
تھے اور ایک نے اونمین سے کوتوال شہر کو خبر کی کہ چار نقاب دار اور ایک پیادہ کمال
شان و شوکت سے داخل شہر ہوئے ہین اور وہ پیادہ کہتا ہے کہ یہ سواران غریب ہین کوتوال
یہ خبر سنکے خود سوار ہوا اور اس امید سے کہ شاید انسے اون اسیرون کا کچھ حال معلوم ہو
اونکے بر سر راہ آکے کھڑا ہوا اور اونسے سلام علیک کرکے اپنا مافی الضمیر بیان کیا
اونھون نے کہا ہم تجھسے نہین کہین گے لیکن اگر بادشاہ شہر ہمکو طلب کرکے پوچھے تو
ہم بیان کرینگے کوتوال نے جا کے ملک بسیط سے یہ حال بیان کیا ملک بسیط نے آدمی بھیجکے اونکو طلب کیا اور کرسیان
مرصع پر اونکو بٹھا کے پوچھا کہ تمکو کچھ اسیران گم شدہ کا حال معلوم ہے شہزادہ نے چپکے سے
معتبر زرنگ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ مقدمہ چندان مشکل نہین ہے معتبر تو بیان کر
چونکہ ہمکو ملک بسیط کی خاطر عزیز ہے ہمارا کیا یاد کریگا حضرت نے کہا میرے واسطے بھی
کرسی لاؤ تو بیان کرون القصہ معتبر بھی ملک بسیط کے سامنے بیٹھا اور باہم یہ اقرار
ہوگیا تھا کہ جب ملک بسیط پوچھے تو اس طریق سے بیان کرنا موافق قرار کے معتبر زرنگ نے
آسمان کی طرف دیکھ کے کہا کہ اے ملک بسیط مین تمہارے روبرو ایک قصہ بیان کرتا ہون
اوس سے تمہارا بھی مطلب نکل آئیگا القصہ معتبر نے ابتدا سے قیس ابلیس کا قصہ شروع کیا

کہ اول جابلستان مین خادم بت تھا اور آخر شیخ وجد الدین کا شاگرد ہو گئے اوسکو
قتل کیا اور اوسنے نکے نام سے کچھ ورق تیار کرکے لوگونکو ضلالت مین ڈالا اور بعد اسکے سحر
سیکھکے اپنے کام کو پختہ کیا چونکہ جابلستان پر بسبب اسم اعظم کے کہ شیخ وجد الدین نے
سلطان کو تعلیم کیا تھا اور سلطان نے پانی پر دم کرکے شہر کے گرد اوسکا حصار باندھا
تھا فتحیاب نہوا تو کوہستان مین گیا اور اوسکو بزور سحر تسخیر کرکے محیط آباد کی طرف آیا اور اوس
شہر کو بھی بزور سحر مسخر کیا اور جہان جاتا ہے ناحق نام امام لیتا ہے اور سلطان مرحوم پشت بہ پشت
امامت کرتا ہے ملک بسیط نے دیکھا کہ یہہ تمام قصہ ہمارے ملک کا ہے دل مین خیال کیا کہ
نجم الحق ایسی صفت کا ہے یہہ تصور کرکے کہا ای عیار یہہ قصہ نجم الحق کا ہے یا کسی دوسرے
شخص کا بھی قیس نام تھا مہتر نے کہا تم ابھی سنو جب قصہ تمام ہوگا جو کچھ ہے تمکو بھی معلوم ہوگا
بعد ازان مہتر نے کہا کہ وہ ساحر نابکار یعنی قیس شیطان کردار بعد تسخیر محیط آباد اور بعد
شادی کرنے اوسکی دختر سے دوسری طرف کا متوجہ ہوا اور ایک تابوت سحر بنایا اور شیاطین کو
بزور سحر مسخر کیا پہلوانان اسلام کو بزور سحر گرفتار کرتا تھا اور شیاطینون کو دیتا تھا کہ وہ محلسرا کے
ملک مین اونکو قید کرتے تھے بعضے مردمان نادان کہ جنہون نے اپنا ایمان برباد کیا تھا
وہ اوسکے مطیع ہوے تھے اور اونکو بزور سحر صاحبقران وزور آور کیا تھا الغرض کہ اوسی
ترکیب سے فیروزان وقیروان شام کو فتح کرکے سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ کے
برابر لشکرکشی کی لیکن آپ اوسکا برادر کہ شہزادہ حیدر اوسکا نام ہے فیروزان مین قید
سحر مین گرفتار ہوگئے اوسی سحر سے مین قید تھا اوسکا عیار مہتر زرنگ اوسکو تلاش کرتا ہوا
محیط آباد مین آیا قضارا اوسکی دختر طالع افروز سے اور زرنگ سے باہم ملاقات ہوئی
اور اوسکو اپنے آقا پر عاشق پایا بعد ازان وہ عیار مرشد کامل شاہ آگاہ کے پاس گیا

اور اونکی توجہ سے شہزادے کو رہا کیا اور اوس شہزادے نے مالک تحت الارض مین
جا کے طلسم اصفر طوس کو فتح کیا اور ایک شمشیر کہ جس سے ساحر قتل ہونگے دستیاب ہوئی
اور جنونکو بھیج کے اپنے رفقا کو رہا کیا اور آپ نقاب انداختہ اس مجلس مین حاضر ہوا جسکو منظور ہو
اوس سے مقابلہ کرنے والا دین حق قبول کرے بمجرد اس بات کے شہزادے اور دلیرون نے
اپنے اپنے چہرون سے نقاب دور کی شہزادے نے فرمایا کہ اے مالک اوس ساحر نابکار کا قصہ
سنا اب دین حق کے اختیار کرنے مین کیا گفتہ ہو ان باتون سے مالک بسیط کا دل نرم ہو گیا
اور انکے دیکھنے سے زیادہ نرم ہوا لیکن الموج سپہسالار کہ گبر قوی تھا اپنی جگہ سے اوٹھا
اور کہا اے خیرہ سران سہ آب در کوزہ و ما تشنہ لبان میگردیم ۔ یہہ کہکے اوسنے حربہ کیا جبلان
کوہ تن نے اوسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اوسکو قتل کیا اخر عوج گرز لیکے اوٹھا
امیر حفظ الدین نے گرز اوسکے ہاتھ سے چھین لیا اور اوسی گرز سے اوسکو قتل کیا اخر وج مجبول
شاہ بن جابل شاہ کے شمشیر سے قتل ہوا شہزادے نے مالک بسیط کو تخت سے ہاتھ پر
علم کیا اور جن لوگون نے قصد جنگ کیا وہ قتل ہوے مالک بسیط نے سرداران دیگر کو [illegible]
اور جنگ سے منع کیا مالک بسیط کا ایک وزیر مالک جاروس ستارہ شناس نامی تھا اور اوسکو
نجوم مین نہایت دخل تھا اوسنے کہا کہ اے شہزادے مجکو تمہارے دین کی حقیقت ظاہر ہوئی اور
یہہ واقعہ مینے نجوم مین دیکھا تھا بلکہ یوحنا نے بھی عالم واقعہ مین مجسے کہا تھا بعد ازان لوگون نے
امان مانگی اور شہزادے نے مالک بسیط کو پھر تخت پر بٹھایا بسیط کمال حیران و متحیر تھا اور لوگ جا بجا
کھڑے تھے اخر خلوت ہوئی مالک بسیط اور شہزادہ و جبلان کوہ پیکر مجبول بن جابل شاہ
اور امیر حفظ الدین و مہتر زرنگ و مالک جاروس اوس جگہ بیٹھے اوس وقت جاروس
اختر شناس نے کہا اے مالک بسیط دین اسلام و ملت محمدی حق ہے لیکن نہ اسطرح

کرقیس نے تمکو تعلیم کیا اور اوسکی اصل جہود ہے اور بسبب عداوت اس دین مبین کے اونہو
ہیہ کام کیا چنانچہ فلان تاریخ مینے خواب مین دیکہا کہ حضرت یوحنا خلیفہ پنجم حضرت عیسی علیہ السلام
نے مجھسے فرمایا کہ ای جاروس ملک محیط چاہ ضلالت سے نکل کے گڑہے مین گرا دین حضرت
مسیح اب منسوخ ہوا اور ملک محیط اوسی دین مین تہا اور اب اوس جہود مردود کے کہنے سے
دین اسلام قبول کیا لیکن دین اسلام یہہ نہین ہی جو اوسنے تعلیم کیا بابا یہ دوسرے طریق سے
مینے کہا حضرت مجکو تعلیم کرین فرمایا چندروز صبر کرو تمھارے ملک مین ایک سید قید ہو کے
آئیگا اور آخر وہی سید دین مبین تمکو تعلیم کریگا خوشا حال اوس شخص کا جو اوسکی متابعت اختیار
کرے اور ملک بسیط کو یہہ سعادت نصیب ہوگی ملک بسیط نے کہا ای جاروس تم میرے
بجائے عمو کے ہو مجہ سے بھی حال بیان کرتا تہا اوسیقدر میرا دل مجہسے الٹا پہرتا تہا
اور اس دین کی طرف رغبت ہوتی تہی القصہ ملک بسیط صدق دل سے مسلمان ہوا
اور سحر سے توبہ کرکے کہا کہ قیس کے ساحر ہونے میں شک نہین ہی کیونکہ مجکو بہی سحر تعلیم کیا تہا
اور فی الواقعی وہ جہود ہے خدا اوسکو جلد دفع کرے بعد ازان ملک بسیط نے محلسرا مین جا کے
تمام حقیقت بیان کی اور ملکہ سے کہا کہ تم تو سابق سے مسلمان ہو ملکہ نے شرم سے سر نیچا کر لیا
ملک بسیط نے باہر آکے اپنے امرا سے شہزادہ کا قصہ بیان کیا اور سبکو اس دین مبین مین
داخل کیا القصہ وہ شہر مین قدم شہزادہ حیدر سے اسلام آباد ہوا بعد ازان شہزادہ نے
قصد روانگی کیا

روانہ ہونا شہزادہ عالیقدر و لا و شہزادہ حیدر کا معہ بسیط بن محیط و ملکہ طالع افروز
و ولاوران اسلام یعنی جیلان کوہ تن و امیر معظم الدین وغیرہ بجانب اردوی معلی
معہ دیگر حالات کے

راویان گویا در سخن فرودانند۔ شرح این داستان چنین کردند کہ جب شاہزادہ حیدر نے اردوی معلی
قصد کیا جاروس ستارہ شناس کو محیط آباد مین ملک بسیط کا نایب کر کے تاکید کی کہ ایسا
نہو کہ اس شہر کے مسلمان ہونیکی خبر قیس کو پہونچے اگر اوسکو یہ خبر پہونچیگی تو بس امر مین ملوث
ہوا چاہیے اور تم مین خلل پہنچا جاروس نے قبول کیا اور راہ آمد و رفت مردم سے روکی اور کچھ
لوگ اس کام پر مقرر کئے کہ جو خط اس ملک سے جاوے اوسکو اول کھول کے دیکھ لین اگر
خط مین اس ملک کا حال مندرج ہو تو نویسندہ کو سزا دیجاوے اور اوسکا گھر تاراج کیا جاوے
بعد ازان شاہزادے نے اضلال سے فرمایا کہ تم اول جاکے خبر لاؤ کہ کوئی درہ مستحکم
قریب ایسا ہے کہ وہان آمد و رفت خلائق کم ہو بلکہ نہو اور اردوی معلی لشکر قیس کی بھی خبر لانا
اضلال زمین خدمت کو بوسہ دیکے روانہ ہوا اور ایک روز مین تمام حال دریافت کرکے شاہزادہ
سے عرض کیا کہ یہانسے دو فرسخ پر ایک کوہ ہے اور اوس کوہ مین ایک غار طولانی ہے
اور جب اوس غار سے باہر آئے تو ایک مقام دلکشا ہے اور کوہ کے اوس طرف راہ سد ہے
یعنی بسبب تاریکی غار اور طول کے کوئی اوس طرف نہین جاسکتا اور اوس کوہ کا کوہ اطول نام ہے
شاہزادے نے فرمایا یہ مقام نہایت خوب ہے اول خیمہ و خرگاہ و فرش وغیرہ اسباب ضروری
وہان لیجاکے جمع کرو بعد ازان ملکہ طالع افروز کو معہ کنیزون اور دایہ کے اوس مقام مین
لیجاؤ اور خیمہ خالی اونکے واسطے استادہ کرو ہمشیرزادہ بھی ملکہ کے ہمراہ جاوے اوسکے
بعد مین اول وہان آونگا القصہ اضلال نے تمام سامان مہیا کیا تب تمام اسباب خیمہ
وغیرہ دامن کوہ مذکور مین لب چشمہ استادہ کیا بعد ازان ملکہ و دایہ و کنیزون کو معہ ہمشیرزادے
وہان پہونچا دیا ملکہ نے اپنی مادر ملکہ کو کہہ کے کہلا بھیجا کہ مین تمہارے حال سے غافل نہین ہون
تم خاطر جمع رکھو بعد قتل قیس لعین تمکو بھی طلب کرونگی اور جو تمہارا مطلب ہے وہ اوسوقت حاصل ہوگا

اس پیغام سے کوکب کی بھی خاطر جمع ہوئی القصہ جب ان تمام امورات سے شاہزادے کی
خاطر جمع ہوئی بعد اسکے اضلال جنی سے فرمایا کہ تو بشکل بشری سلطان فلک جاہ کی خدمت میں جا
اور یہ سپر لیجا کے عرض کر کہ نقابدار سبز پوش نے بعد بندگی کے عرض کیا ہے کہ اے شہریار
جب قتیس لعین جنابعالی کے مقابل صف کشتی کرے اور اوسکی طرف سے اگر شتویل شتہاج
میدان میں آوے تو جو شخص لشکر اسلام سے اوسکے مقابلے کو جاوے اوسکو بطریق امانت یہ سپر
عنایت ہو کہ یہ سپر شمشیر سحر کی پناہ کریگی اور اگر تمسے سلطان پوچھیں کہ نقابدار کون ہے تم کہنا
کہ شاہزادہ حیدر ہے اور شکنندہ طلسم تحت الارض ہے عنقریب خدمت میں حاضر ہوگا
بعد ازان غلیل سے ملاقات کر کے دامنہ کوہ مذکور کا اوسکو نشان دینا اور کہنا کہ اگر اب یہ لعین
جس شخص کو تابوت میں قید کر کے محیط آباد کو روانہ کرے تم اوسکو اس کوہ پر لے آنا اور بہتر زنگ کے
حوالے کرنا اضلال جنی سپر لیکے روانہ ہوا اور شاہزادہ حیدر و جیلان کوہ پیکر و امیر معظم الدین
و مجبول بن جابل و بسیط بن محیط و چند دلاوران دیگر کو محیط آباد سے ہمراہ لیکے راہ کوہستان سے
جانب کوہ مذکور روانہ ہوا

## شاہزادہ حیدر کو راہ میں چھوڑیے اور چند کلمہ احوال اردوی معلی کا اور سپر کو جانا قتیس بجیا کا اور طلب کرنا سلطان کوچک کو اور حال مناظرہ قتیس قتیم بن اکثم کا عرض کرتا ہوں

راوی کہتا ہے کہ جسوقت قتیس لعین نے جم غفیر کے روبرو ابو یزید و شداد وغیرہ کو گفتگو کی
اور تابوت میں بند کر کے جزیرہ اسود یہ کو بھیجا اوسکا تمام لشکر پراگندہ ہو گیا اور کچھ لوگ جزیرہ
مذکور کا نام سنکے اوسطرف روانہ ہوئے اب یہانکا حال سنیے کہ قتیس ابلیس نے سلطان
کوچک کے مقابل جانے کے موافق اپنے اعتقاد کے نصیحت کی اور خفیف و ذلیل ہو کے اپنے

خیمہ مین چلا آیا اور دل مین یہہ قصد کیا کہ یکایک سحر سے کام نکرونگا جب کچھہ قابو نہ دیکھو تو اوسوقت
سحر سے بھی کام ہو تاکہ لوگ ساحر نہ سمجھین او ظاہر مین مثل شیطان کے اسقدر عبادت اور مکر
کرتا تھا کہ لوگ بالاتفاق اوسکی تعریف کرتے تھے اور وہ لوگون سے کہتا تھا کہ یہہ امام زادے مین
تا وقتیکہ ان سے اتمام حجت نکر لونگا آغاز جنگ نکرونگا ایک روز صحرا مین شکار کے واسطے
گیا اور ایک درخت خشک کے پاس پہنچکے وہان اوترا اور سلطان کوچک سے کہلا بھیجا کہ
تمہارے پدر مایل ہین والا اونکو بھی طلب کرتا یہان جگہہ قابل سیر کے ہے اگر دل مین خوف نکرو تو بطریق
سیر تشریف لاؤ سلطان کوچک نے کہا مین آتا ہون وہ کیا سکتا ہے کہ کوئی شخص اوسکے ڈر سے
بیٹھ رہے معہ امیر مجاہد الدین و امیر یوسف و امیر ناصر الدین و امیر شجاع الدین و امیر خلیل
و امیر اسمعیل و امیر منصور غضنفر کے سوار ہوکے اوس صحرا مین گیا قیس لعین نے ایک
تیر کے فاصلے سے سلطان کوچک کا استقبال کیا اور بعزت تمام اپنی مسند پر لاکے بٹھایا
اور خود مانند غلامون کے دور بیٹھا اور دور بیٹھنے سے اوسکو یہہ منظور تھا کہ بوے دہن سلطان کی
دماغ مین نہ پہونچے جب صحبت گرم ہوئی اوسنے کہا اے صاحبزادہ بلند اقبال و اے خورشید قدر و جلال
حق کو پامال نکرو اور اپنے جد ابو القاسم محمد مہدی کو امام دوازدہم و مہدی موعود سمجھہ کر تم
سمجھتے ہوگے اونہون نے قضائی سے یہہ تمہاری غلطی فہم ایسا نہین ہے وہ تا حال حی و قائم
ہین سبب اعتقادات مردم کے حکم الٰہی سے غیبت اختیار کی ہے ہزار افسوس کہ ایسی دولت
تمہارے گھر مین ہو اور تم اوسکی قدر نکرو یہان یہہ گفتگو تھی کہ اتفاق سے ایک شخص علماے
بنی عباس خلیفہ عصر سے رخصت حاصل کرکے یہان آیا اور اوسکا نام قیس بن اکثم تھا
مفصل اسکی کیفیت یہہ ہے کہ جب قیس نے شام کو سخر کیا اور ولید کو مقید کیا وقائع نگاران
شام نے بطریق خفیہ خلیفہ کو لکھا او تمام حال قیس کا مندرج کیا کہ ایک شخص بالفعل پیدا ہوا ہے

اور وہ سید دعویٰ رکھتا ہے اور اولاد مہدی بن عبداللہ اوسکے دعوے کو قبول نہین کرتے
اور وہ مہدی مذکور کو مہدی موعود سمجھتا ہے لشکر اوسکے پاس جمع ہوا ہے اور جمعی کثیر نے
اوس سے بیعت کی ہے اور دعوای کرامات بھی رکھتا ہے اور اسطرحکا ایک تابوت بناکے اپنے
ہمراہ لیے پھرتا ہے جس شہر کی طرف اوسنے نہضت کیا اوسپر غالب ہوا فتنۂ علویان ایک طرف مگر
اس سے ڈرنا چاہیے خدا نخواستہ اگر اوسنے بغداد کا قصد کیا تو قیامت ہوگی خلیفہ جب اس
حال سے مطلع ہوا خوف عظیم پیدا ہوا اور اپنے وزیر سے کہا کہ علویوں نے تو ملک مغرب پر قابض ہو
اور ملک مصر بھی اونکے تصرف سے نکل گیا چنانچہ ملک خشید میری جانب سے وہانکا حاکم ہے
لیکن اس فتنۂ تازہ کی فکر کرنا چاہیے وزیر نے کہا تم خاطر جمع رکھو کہ علویون سے اور اوس سے
فساد عظیم ہے اور سنا ہے کہ اوسنے اونپر بہت استدلال کیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ خواہ مخواہ مہدی
بن عبداللہ کو امام برحق جانو اور یہہ حال تحقیق مجکو معلوم ہے کہ وہ بالفعل مہدیہ گیا ہے ان دونون
جو دفع ہوگا ہمارے واسطے فائدہ ہے بعد اسکے جو شخص باقی رہیگا ہم اوسکی فکر دفع کرینگے
قسیم بن الشمم خلیفہ کا مصاحب خاص تہا اور عالم زبردست تہا اوسنے کہا اگر مجکو حکم ہو تو تبغیر
وضع اوسکی صحبت مین جاون اور مقدمۂ مذہب مین اوس سے گفتگو کرکے بزور علم اوسکو
ملزم کرون اگر بعد مغلوب ہونیکے اوسنے مجکو قتل بھی کیا تو مضائقہ نہین ہے مینے اپنا
خون مباح کیا اور درصورتیکہ مین غالب ہوا تو اوسوقت یقین ہے بہ سبب خجالت کے مجکو قتل نکریگا
القصہ خلیفہ نے اوسکو رخصت کیا اور وہ تبغیر وضع یہہ سمجکے روانہ ہوا کہ شاید اوسپر غالب آئین غرضکہ بعد
طی مراحل مہدیہ مین پہونچا اور لشکر قسیس مین داخل ہوکے منتظر وقت تہا آج کہ سلطان کو جنگ
و قسیس دونون نے اوس درخت خشک کے نیچے باہم ملاقات کی قسیم بھی رخت عالمانہ مین
اس مجلس مین داخل ہوا اور ایک گوشہ مین بیٹھا جب قسیس لعین نے وہ سخنان مذکورہ بالا سلطان سے

قسیم نے کہا کہ ای قیس واہ مرد بزرگ بات سمجھ لے کہ اس سے تجکو کیا حاصل کہ امامت محمد کو کہ اوکا
اور ایسی شخص کو امامت سے منسوب کرتا ہی کہ وہ ہرگز امام نہ تہا اس سے یہہ بہتر ہے کہ تو اپنے کو امام
کہے تاکہ لذت حب جاہ تجکو حاصل ہو لوگ قسیم کی اس جرأت پر حیران ہوے سلطان کو جلب بہی
حیران تہے کہ یہہ کون ہے لتسویل تغیرن وشتماج دلاور اوسکو نگاہ گرم سے دیکہنے لگے
قیس نے سبکو منع کیا اور قسیم کو رو برو طلب کرکے کہا کہ تو اپنا نام وحسب ونسب مجھسے بیان کر
تاکہ مین موافق اوسکے تجھسے گفتگو کرون اور تو کچھہ خوف نکر مین تجکو اذیت نہ پہونچاونگا اور مین کسیکو
ایذا نہین دیتا جبتک اوسکو ساکت وملزم نکرلون بعد الزام اگر وہ اپنے عقیدے سے نہ پہرا تو اوسکو
سزا دیتا ہون قسیم نے کہا تجکو میرے نام ونسب سے کیا کام ہی تجکو نصیحت کی خواہ قبول کر خواہ نکر
اور اگر از روی حدیث واخبار کے مجھسے گفتگو کریگا تو مین موجود ہون اور اگر تجکو اپنی شمشیر سے ڈراتا ہی
تو مین اظہار حکم حق مین قتل ہونے سے نہین ڈرتا قیس نے یہہ سنکے کہا کہ آفرین ہو تجھپر مین ایسے
ہی شخص کا طالب وخواستگار تہا اس گفتگو مین ایک شخص کہ قیس لعین نے اوسکو ہدایت الدین
لقب دیکے قاضی لشکر کیا تہا وہ بہی آیا اور حال دریافت کرکے قسیم بن اکثم کی طرف دیکہا اور نگاہ
اول مین اوسکو پہچان لیا کیونکہ اسنے ایک مرتبہ بغداد مین اوسکو دیکہا تہا اور اوسکی حقیقت سے
کما ینبغی آگاہ تہا بعد ازان قیس سے کہا کہ ای نائب امام یہہ مرد نہایت صاحب مرتبہ اور مدرس بغداد ہی
اور قسیم بن اکثم اوسکا نام ہے مین نہین سمجہتا کہ یہہ کس صورت سے یہان کیونکر آیا قیس نے جب
یہہ سنا اوسکو اپنے قریب بلایا اور نہایت عزت کرکے کہا کہ تمنے اپنا حال مجھسے پیشتر کیون نہ بیان کیا
قسیم بن اکثم یہہ سنکے خاموش ہوگیا بعد ازان قیس نے کہا کہ جو کچھہ تمہارا مزاج چاہے وہ مجھسے
سوال کرو قسیم یہہ سنکے خوش ہوا کہ جب بحث علم ہوگی تو بیشک مین اوسپر غالب ہونگا اور یہہ نہ جانتا تہا
کہ یہہ ملعون نابکار بلاے بے درمان ہے اور علم احادیث واخبار خوب جانتا ہے القصہ اوسنے

صحبت مین شیخ احمد پسر شیخ محمد مغربی آئے قیس لعین نے اوس مرد مسلمان سے کہا
کہ میرے اور تمہارے درمیان مین ایک شرط ہے یعنی اگر گفتگو مین تم پر مین غالب ہوا اور تم ساکت
ہوگئے تو تمہارا خون مجہپر مباح ہے تمکو قتل کرونگا اور اگر تم مجہپر غالب ہوے تو مجکو قتل کرنا قسیم نے
قبول کیا اور اول قیس سے سوال کیا کہ تمنے کس دلیل سے یہہ مذہب تازہ اختراع کیا ہے اور بن عبد اللہ
رافضی کو امام کہتے ہو قیس نے کہا یہہ بحث میری اوس شخص سے ہے کہ جو وجود امام واجب سمجھے
اور جانب خدا سے اونکو واجب سمجھے اور امام کو معصوم بہی سمجھے ایا تمہارا بہی یہہ عقیدہ ہے یا نہین
قسیم نے کہا ہم وجود امام واسطے انتظام امور ملکی اور رفاہ مردم کے ضروری جانتے ہین اور ثبوت
امامت ہمارے نزدیک اجماع امت سے ہے پیغمبر نے کسیکو اپنا خلیفہ نہین کیا خلافت اجتماع
امت سے واقع ہوے قیس نے کہا مین نے اسیواسطے یہہ بات کہی تہی لیس آگاہ ہو کہ اس عقیدہ مین
کہ جسکو مین رواج دیتا ہون وہ لوگ میرے حریف ہین کہ جنکے نزدیک بقول پیغمبر کے امامت ہے
نہ باجتماع چنانچہ ہمارے نزدیک ثابت ہے کہ پیغمبر نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو
خلیفہ کیا اور اونہون نے اپنے فرزند امام حسن کو اور اونہون نے اپنے برادر امام حسین کو
اور اونہون نے اپنے فرزند امام زین العابدین کو اور اونہون نے اپنے فرزند امام محمد باقر کو
اور اونہون نے اپنے بیٹے امام جعفر صادق کو اور اونہون نے اپنے فرزند اسمعیل بن جعفر کو
غرضکہ اسیطرح اس صاحبزادے کے جد ابو القاسم محمد ابن عبد اللہ تک پہونچی قسیم مرد مسلمان
اہل سنت وجماعت سے تہا یہہ کلمات سنکے کانپنے لگا اور بے اختیار اوسنے کہا کہ اے ملعون
تونے کس دلیل سے یہہ بات کہی قسویل کو یہہ کلمہ ناگوار ہوا اور قبضہ شمشیر پر ہاتہ رکہکے اوس
بزرگ کو گالیان دین اور کہا امر بحث مین گالیان کب روا ہین کہ تونے نائب امام کی جناب مین ایسا
کلمہ کہا سلطان کوچک نے یہہ سنکے کہا باش اے قسویل مرتد یہہ مرد اپنے اعتقاد مین تمکو

ہاہون جانتا ہے کیا قباحت ہے کہ اوسکی زبان سے بہی نکل گیا کہ تم اس سے آزردہ ہوے
قیس نے ہنسکے کہا صاحبزادہ سچ کہتا ہے جو کچہ کہا خوب کہا جب قسیم کا غصہ بطرف ہوا اور
منفعل ہوکے کہا اے قیس جو کچہ تیرا جی چاہے تو بہی کہلے کیا کرون مجکو تیری دروغ گوئی پہ
غصہ آیا قیس نے کہا یہہ دروغ نہین ہے مین دلائل پیش کرتا ہون اگر تو بہی قبول کرے حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا علی اما لکم خلیفتی علیکم من بعدی والیضاً آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا سلموا علیہ بامرۃ المومنین یعنی سلام کرو علی علیہ السلام کو ساتہ امارت مسلمانون
اور آنحضرت نے امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا انت خلیفتی بعدی یعنی تم میرے خلیفہ ہو بعد
میرے اور آنحضرت نے حضرت امیر کا ہاتہ پکڑکے اور لوگون کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا
ہذا خلیفتی فیکم من بعدی فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی اے گروہ یہہ میرا خلیفہ ہے بعد میرے تمہارے
درمیان مین اور جس روز کہ بنی عبدالمطلب جمع تہے حضرت نے فرمایا کہ تم مین کون شخص ہے کہ میری
بیعت کرتا اور میرا خلیفہ ووصی ہو بعد میرے پس علی علیہ السلام نے آنحضرت سے بیعت کی آیا یہہ
احادیث حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی طرف دلالت کرتی ہین یا نہین قسیم نے یہہ سنکے کہا
کہ پیغمبر نے کسیکو خلیفہ نہین کیا قیس نے کہا خوب حدیث غدیر خم مین کیا کہتے ہو کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کجاوہاے شتر کا منبر بنایا اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا
ہاتہ پکڑکے اوپر تشریف لیگئے اور فرمایا یا معشر المومنین الست اولی بکم انفسکم یعنی اے گروہ مسلمانان
آیا مین تم سے اولی نہین ہون بعد ازان فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من
عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی جسکا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے خداوندا اوس
شخص کو دوست رکہہ کہ جو علی کو دوست رکہے اور اوس شخص کو دشمن کہ جو علی کو دشمن رکہے اور
اوس شخص کی مدد کر جو علی کی مدد کرے قسیم بن اکثم دانشمند نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے مگر لفظ

مولی کے دس معنی ہین معلق یعنی آزاد کرنیوالا اور معتق یعنی آزاد و ضامن و جار یعنے ہمسایہ و مالک
و مالک الرق و ابن عم و ناصر و مطاع و اولی و سید قیس نے کہا ای نادان پیغمبر نے فرمایا جسکا مین مولی
ہون اوسکا علی مولی ہے اور دوسرے یہہ معنی کہ تو نے لفظ مولی کے کہے سوائے دو معنی کے
اس مقام پر کچہہ مناسبت نہین رکھتے اور یہہ دو معنی آخر سید و مطاع و اولی ہے اگر تو کہے کہ
معنی ناصر مناسب ہے یعنی مین جسکا ناصر ہون اوسکا علی ناصر ہے یہہ معنی حضرت علی علیہ السلام سے
خصوصیت نہین رکھتا یعنی ہر مومن دوسرے مومن کا ناصر ہوتا ہے یعنی وہ اوسکا برادر دینی ہے
چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یعنی مومنین و مومنات بعضے
انمین سے بعضون کے ناصر ہین القصہ جب قیس لعین نے اس آب و تاب سے یہہ بیان کیا
قیس نے اوسکو احمق سمجہکے کچہہ جواب ندیا جب وہ مرد بزرگ ساکت ہوا تسویل تیغزن نے
قیس کے اشارے سے اوس مرد مسلمان کو شہید کیا سلطان کوچک نے اس حرکت سے برہم
ہوکے فرمایا کہ ای ملعون تو نے یہہ کیا حرکت کی اوسنے کہا ای صاحبزادے بات سمجہکے کہو مین
کب تک تمہارا ادب کرونگا مین اپنے حریف پر غالب ہوا اور اوسکو لاجواب کرکے قتل کیا اور
میرے اوسکے درمیان مین یہی شرط تہی سلطان کوچک نے کہا تجکو یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ فکر
جواب مین نہتا القصہ شہزادے نے کمال برہمی سے تین چار کوڑے تسویل کی پشت پر مارے
قیس نے باشارہ تسویل سے کہا کہ خاموش رہ بعد ازان سلطان کوچک سے کہا کہ ای فرزند
نوح تا کجا تمہاری حرمت کا خیال کرون کیا کرون میرے مہمان ہو مینے تمکو طلب کیا ہے سلطان
کوچک نے فرمایا مین بہی اسواسطے کچہہ نہین کہتا کہ تو نے مجہے بلایا ہے مناسب نہین ہے کہ تیری
مجلس مین آکے تجکو آزردہ کرون انشاء اللہ تعالی اس مرد عالم کا قصاص میدان مین تجہسے لونگا
قیس نے ایک اسم سحر پڑہ کے اوس درخت خشک پر دم کیا فورًا وہ درخت سبز ہوگیا اور

سلطان کوچک سے کہا نائب امام کی قدرت دیکھو میرا کیا کروگے آخر اپنے لشکر کو میرے
دلاوروں کے ہاتھ سے قتل کراؤگے سلطان کوچک نے کہا زیادہ گہنہ بکھا اور آج کی شب
طبل جنگ کا حکم دے اگر تو سحر جانتا ہے تو ہمارا بھی خدا ہے القصہ سلطان کوچک
نہایت برہمی سے اوٹھے اور اپنے لشکر میں داخل ہوے

آراستہ ہونا معرکۂ کارزار کا درمیان لشکر اسلام و لشکر قیس نابکار کے
اور زخمی و گرفتار ہونا اکثر مسلمانوں کا اوس سنے ایمان کے ہاتھ سے اور
پہونچنا شہزادۂ نامدار شہزادۂ حیدر کا مع دلاوران دیگر بصورت نقابداران
اور استیصال ملحدین سنے ایمان کا

چابک تازان میدان سخنوری و رہ گنندگان تیغ ملحدین اسطرح بیان کرتے ہیں کہ جب سلطان کوچک
قتل قسیم و دانشمند قیس ملعون سے آزردہ ہوکر اوٹھے اور آرزو کی محلی میں داخل ہوے
آخر روز جمعہ میں جا کے تمام احوال گذشتہ سلطان فلک جاہ کی خدمت میں بیان کیا
سلطان اوس شدت مرض میں یہہ باتیں سنکے بسبب غصے کے اوٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ اے فرزند
یہہ ملحد حسین یعنی قیس عجب حرامزادہ سنے یہہ علم اوسنے کہاں سے حاصل کیا
میں اوس کافر کو اسقدر نہ جانتا تھا سلطان کوچک نے عرض کی اے شہریار چونکہ اوس
کافر نے ضلالت امت خیر البشر پر کمر باندھی ہے اول شیخ وجد الدین سے علم حاصل کیا
اور آخر اوس بزرگ کو قتل کیا اور اونکی زبانی یہہ دین تازہ کہ نہ جسکو اہل سنت و جماعت اور
نہ دوسرا مذہب قبول کرے اختراع کرکے لوگونکو گمراہ کرتا ہے اور علاوہ اسکے سحر بھی سیکھا ہے
سلطان نے فرمایا بہر حال وہ حرامزادہ عجب بیدین و طرفہ استعداد رکھتا ہے اگر راہ پر ہوتا تو عالم
معقول تھا خدا اوس سے قسیم بن اکثم کا قصاص لے اور اوسکو جلد فنا کرے اور اسجانب

قیس نے اپنے لشکر مین آکے طبل جنگ کا حکم دیا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا قضا را
اوسی شب تسویل تیغ زن کو تپ شدید عارض ہوئی دوسرے روز دونون لشکرون مین صف قتال
آراستہ ہوئی اور قیس لعین کا تخت چار ہاتھیون پر باندھکے میدان مین لائے ہزار آدمی دست راست
با شمشیر برہنہ یا امام کہتے ہوے جاتے تھے اور ہزار آدمی دست چپ یا مہدی بن عبد اللہ کہتے
ہوے غرضکہ باین کروفر قیس میدان مین آیا لوگون نے اوس سے کہا کہ شب سے تسویل کو
تپ شدید ہے اور بسبب تپ کے بیہوش ہے قیس نے ہنسکے کہا کیا مضائقہ ہے امام اوسکو
شفا عنایت کرینگے آج دوسرا پہلوان میدان مین جاے یہ سنکے شتہاج نے ارادہ کیا
تا ہرقاد کوہستانی کہ زبردستان روزگار سے تہا اوسنے تخت قیس کے برابر جاکے کہا کہ اے
نائب امام ہرچند کہ تسویل و شتہاج سپہ سالار ہین اور فتح ہر لشکر کی اونکے ہاتھ پر مقرر ہے
لیکن ہم بھی بامید ہمراہ پھرتے ہین اور تمام دلاورونکو آرزوے جنگ ہے اونکی آرزو کب بر آئے گی
قیس لعین نے یہ سنکے جام شربت اوسکو دیا اور کہا کیا مضائقہ ہے جاؤ قاتل غازی اور مقتول
شہید ہے الغرض ہرقاد بکروفر تمام میدان مین آیا اور بعد لاف وگزاف کے حریف طلب کیا
لشکر اسلام سے امیر اسمعیل پدر امیر خلیل سلطان کوچک کے پاس آئے اور بعد دعا و ثنا کے
اجازت میدان طلب کی سلطان نے جام شربت اونکو دیکے رخصت کیا امیر نامدار نے
کمال شوکت و اقتدار سے میدان مین آکے نعرہ کیا اور رجز پڑھا کہ جسکا مضمون یہ تہا ؎
منم آن شہسوار روز نبرد ✤ کہ زمین بر زنم بچرخ چو گرد ✤ از ہراسم عدو ہمیشہ علیل ✤ مہر شوکت
امیر اسمعیل ✤ بعد ازان ہم تکاور ہوا القصہ نیزہ بازی شروع ہوئی طعن تخیم مین امیر نے اوسکے
ہاتھ سے نیزہ رد کیا اوسنے برہم ہوکے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور کہا اے امیر اسمعیل نائب امام سے
خوف کرو اور اپنے عقیدے سے پشیمان ہو امیر نے کہا اپنے نیزہ جو تیرے ہاتھ سے رد کیا

اس سبب سے یہہ نصیحت مجکو کرتا ہے فی الواقع جائے نصیحت ہی مرقاد نے خفیف ہوکے امیر کو
تلوار ماری امیر نے ہاتہہ بڑھاکے اوسکے ہاتہہ سے تلوار چھین لی مرقاد نے کمال برہمی مین
امیر کا گریبان پکڑا الغرض کشتی شروع ہوئی مرقاد پھر پھر کے اس ارادہ سے قیس کیطرف
دیکھتا تھا کہ حریف زبردست ہی امام سے مدد ہونا چاہیے تاکہ مین اوسپر غالب ہون مگر قیس نے
اوسکی طرف کچہہ التفات نکیا اور اوسکو قتل ہونے دیا الحاصل شام کو امیر اسمعیل نے مرقاد کی کمر
زنجیر مین ہاتہہ ڈالکے اوسکو اوٹھا لیا بعد اسکے اوس ملحد کو قتل کیا قیس قاہ قاہ ہنسا اہل
لشکر نے اوس سے پوچھا کہ ای نائب امام اسکا کیا سبب ہی کہ اپنے تابعین کی قتل پر خندہ کرتے ہو
قیس نے کہا کہ قاتل و مقتول دونون کو اوس عالم مین مجکو دکھاتے ہین مین اونکی خفت مرتبہ پر
خندہ کرتا ہون ملحد کوہستانی پسر عم مرقاد قیس سے اجازت میدان لیکے میدان مین آیا
قصہ مختصر امیر نے اوسکو بہی قتل کیا کہ بیٹا کوہستانی آیا وہ بہی جہنم واصل ہوا اور قیس موافق
ضابطہ کے ہر مرتبہ خندہ کرتا تہا اس عرصہ مین شام ہوئی لشکر اپنے اپنے قیام گاہ پر گیا
سلطان کو جاتے امیر اسمعیل پر زر نثار کرکے شکر خدا کیا کہ بارے قسیم کے عوض تین آدمی
زبردست اوسکے لشکر سے بہی واصل جہنم ہوئے قیس شب کو لشوپل کے دیکھنے کو گیا اور اوسکو
تپ محرقہ مین گرفتار پایا دوا تجویز کرکے اوسکو تسلی دی بعض لوگ کہتے تھے کہ بسبب قتل
قسیم کے یہہ بیمار ہوا لیکن قیس نے ان تین آدمیون کی قتل سے کچہہ غم نکیا اور اون کے
وارثون کو اونکی جگہہ پر قائم کیا اور پھر طبل جنگ کا حکم دیا لشکر اسلام مین بہی طبل جنگ بجا دوسرے
روز صف آرائی ہوئی جمشید شامی قیس سے رخصت ہوکے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا
امیر خلیل و لد امیر اسمعیل نے میدان مین آکے بعد ہمزبانی و رد حملات سہ مرکب اوسکو چار
پر کالے کیا جمشید شامی و رشید شامی وغیرہ سات آدمی اونکو وزرا امیر خلیل کے

ہاتہ سے جہنم واصل ہوے لشکر اسلام مین شادیانے بجے قیس و سروز بہی موافق اپنے
ضابطے کے ہر بار ہنستا تھا بلواس شامی نامی اوسکے لشکر کے ایک سردار نے عرض کی کہ اے
نائب امام تم تو اونکا مرتبہ دیکہکے خندہ کرتے ہو مگر لشکر بیدل ہوتا ہے تمکو چاہیے کہ اس
طریق کا خندہ کرنا موقوف کرو قیس نے اوسکو نگاہ غضب سے دیکہکے کہا باش ایحرامزادہ مردود
تو کیا میرا اتالیق ہے اور اوسکے قتل کا اشارہ کیا القصہ دوسرے روز پہر صف آرائی ہوئی
اخنس جابلستانی میدان مین آیا امیر سلطان ولد امیر اسمعیل نے میدان مین جا کے
معہ سات آدمیون کے اوسکو جہنم واصل کیا لشکر اسلام نہایت خوش تہا اور لوگ کہتے تہے کہ
یہہ خون تمیم کا عوض ہے اور قیس لعین کی سبب آپکے خاطر جمع نہی اور اسلاپروا نکرتا تہا
اور ہر شب متواتر طبل جنگ بجواتا تہا القصہ بارہ دگر صف کشی ہوئی جبر و دکوہی و شر و دکوہی معہ
چار آدمیان دیگر کے نوبت بنوبت آئی اور اوس روز امیر یوسف نے اونکی خدمت کی دوسرے روز
امیر شجاع الدین نے بہرام اور قہرام کو معہ تین آدمیون کے قتل کیا قیس نے سلطان
کوچک سے کہلا بہیجا کہ البتہ تمکو اس فتح سے غرور ہوا ہوگا لیکن ایک نظر توجہ امام مین اسکی تلافی
ہو جائیگی سلطان کوچک نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہمکو ہرگز غرور نہین ہے فتح و شکست حقتعالی کی
جانب سے ہے قیس لعین نے ازراہ مکر کے صحرا مین جا کے اور خیمہ عبادت برپا کر کے ظاہرا
لوگون کے دکہانیکو عبادت شروع کی اور خفیہ اعمال سحر کرتا تہا کہ ظاہرا معلوم ہو کہ امام سے
مدد طلب کرتا ہے القصہ آخر شب خیمے سے نکل کے اوسیوقت طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز
بعد صف آرائی شمتاج محیط آبادی سے کہا کہ میدان مین جا اور اپنے لشکر کے مقتولونکا
عوض لے شمتاج نے میدان مین آکے نعرہ کیا اور بعد رجز خوانی حریف طلب کیا
امیر ناصر الدین نے اوسکے مقابل جا کے نیزہ اوسکے ہاتہہ سے بدر کیا لیکن جنگ

شمشیر بازی مین امیر زخمی ہوے سید سالم و سید اسلم بہی اونکے بعد جا کے زخمی ہوے
لشکر کفار مین غلغلۂ شادی بلند ہوا دوسرے روز امیر یوسف اور امیر اسمعیل بہی زخمی ہوے
اس عرصہ مین تسویل نے بہی غسل صحت کیا قصہ یہ تین روز اوسکا جشن صحت کیا اور جنگ موقوف رہی
روز چہارم پہر طبل جنگ بجا بعد صف آرائی شتہاج پہر میدان مین آیا و تسویل سے کہا آج پہلوان
میری جنگ کا تماشا دیکہیے لشکر اسلام سے امیر خلیل میدان مین آئے اور شام تک جنگ نیزہ
و شمشیر رہی آخر امیر زخمی ہوے لشکر کفار مین نہایت خوشی تہی لیکن وقت مراجعت سلطان کو جاتے
ایک عیار تیز و تند کو دیکہا اور اوسنے آکے سلام کیا اور ایک سپر پیشکش کی سلطان اوس
عیار کے حسن و جمال اور جلدی و چالاکی پر حیران ہوے اور پوچہا اے عیار طرار تو کون ہے اور
کیا نام ہے اور یہہ کیسی سپر ہے جو مجکو دیتا ہے تیرا کوئی آقا بہی ہے یا ارادۂ نوکری رکہتا ہے وہ
عیار اول بزبان فصیح دعا و ثنا سے شہریاری بجالایا اور عرض کی کہ جو کوئی ہون غلام شہریار ہون
اور میرا نام ضلول خنجر باز ہے اور حق تعالی میرے آقا کو سلامت رکہے میرا آقا انقابد امیر ہو
اور اوسکا نام و نشان بہی ظاہر ہوگا اور وہ ملک جزائر کا شہزادہ ہے امروز یا فردا خدمت مین حاضر
ہوگا اور اس لشکر ساحر سے کہ جنہون نے لشکر اسلام کو حیران کیا ہے وہ سمجہ لیگا سلطان
کو جاتے نے متعجب ہوکے کہا آخر اوسکا نام کیا ہے اوسنے کہا مین ایک شخص کا غلام ہون اجازت
اوسکی نہین کیونکر اوسکا نام بتاؤن اور یہہ سپر شہریار کی خدمت مین بہیجی ہے اور کہا ہے کہ منجم نے
مجہسے اسطرح کہا ہے کہ شمشیر تسویل و شمشیر شتہاج کو سحر سے تیار کیا ہے اس سبب کوئی سپر
اوسکی پناہ نہین کر سکتی اور مینے یہہ سپر کمال مشقت سے بہم پہونچا کے خدمت عالی مین ارسال کی ہے
اور چونکہ اس سپر کی تیاری ساعات نیک مین ہوئی ہے غالب ہے کہ اون شمشیرون کی اس سے
پناہ ہو سکے پس جو شخص اون دونون مین سے میدان مین اوسے اور جو شخص اوسکے ارادہ جنگ کرے

بطریق عاریت و امانت یہہ سپر اوسکو عنایت ہوا اور اگر تسویل یا شتہاج اوس دلاور سے جنگ کشتی کرے تو کوئی شخص جلکے اوس دلاور سے یہہ سپر لے آوے اور اگر وہ دلاور قید یا بوتین گرفتار ہو تو سلطان اوسکو سپرد خدا کرے اور اگر بعد گرفتاری اوس دلاور کے قیس اوسکے قتل کا قصد کرے تو یقین ہے کہ اوسکی اجل آئی ہوگی اور کسی تدبیر سے علاج مرگ نہین ہو سکتا ہے گر بیند فرزانگان دست فوت ؞ کہ در طب نہ بیند دارو می موت ؞ سلطان کوچک اوس عیار کی گفتگو سے حیران ہوے اور قصد کیا کہ اوسکو سلطان فلک جاہ کی خدمت مین بھیجین مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا مجکو حکم نہین ہے فقط اسیقدر حکم تہا کہ جو مین بجالایا اور طالب رخصت ہوا سلطان کوچک نے ایک شمشیر مرصع اوسکو دیکے کہا کہ میری طرف سے اپنے آقا کو دینا اور اوس عیار کو انعام معقول دیکے رخصت کیا اور ہرچند فرمایا کہ آجکی شب ہماری مہمان ہو عنقریب شہتاب تمہاری مہمانی معقول کریگا اور باہم ملاقات بہی ہوگی مگر اوسنے قبول نکیا اور کہا کہ انشاء اللہ غلام پہر حاضر ہوگا راوی کہتا ہے کہ یہہ عیار اضلال جنی تہا کہ شہزادہ حیدر کے حکم سے یہہ خدمت بجالایا بعد ازان اضلال نے غلیل جنی سے کہ جو قیس کے پاس متعین تہا ملاقات کرکے شہزادے کے حکم سے اوسکو آگاہ کیا اور وہ دامنہ کوہ بہی اوسکو دکہا کے مہتر زرنگ سے بہی ملاقات کرائی بعد ازان شہزادے کی خدمت مین روانہ ہوا اس جانب جب قیس ابلیس خیمہ مین داخل ہوا تسویل نے شتہاج کی نہایت تعریف کی دو روز جنگ موقوف رہی روز سوم طبل جنگ بجا تسویل نے میدان کا ارادہ کیا شتہاج نے بڑہ کے کہا کہ اے جہان پہلوان ہنوز مین جنگ سے سیر نہین ہوا آج بہی مجکو اجازت جنگ ہو قیس نے کہا کیا مضائقہ ہے آج بہی تو ہی جا شتہاج نے میدان مین آکے لب بلاف وگذاف حریف طلب کیا اور اس جانب سلطان کوچک نے کہا کہ اوس نقابدار عالی مقدار نے از راہ دوستی

تمسے یہہ سلوک کیا ہے ہمنے دیا ہے کہ اوسکے کہنے پر عمل کرین آج کہ بار دگر شتہاج میدانمین آیا
امیر شجاع الدین بن عرب شجاع نے کہ جلد دلاوران اسلام سے تہا اور قوی ہیکل اور صاحب
قوت فرزانہ تہا سلطان کوچک سے اجازت میدان طلب کی سلطان کوچک نے جام شربت اوسکو
عنایت کرکے رخصت کیا اور وہ سپر ہی بطریق عادت اوسکو دیکے کیفیت مذکورہ اوسسے بیان کی
امیر شجاع الدین بشوکت تمام میدانمین آیا اور بعد ہنربانی نیزہ بازی شروع ہوئی آخر امیر شجاع الدین نے
اوسکے ہاتہ سے نیزہ بدر کیا بعدازان عمود بازی کی لیکن مراد حاصل نہوئی گرز ہاتہ سے پہینکدیئے
اور تلوارین غلاف سے کہینچین شتہاج کی وہی شمشیر ہے کہ جو قیس نے علم سحر سے تیار کی ہے
لیکن تسویل کی شمشیر اوس سے مرتبہ مین زیادہ ہے القصہ باہم شمشیر زنی مین مشغول ہوئی
امیر شجاع الدین اسلم بن اسلام کی سپر سے اپنے چہرے کی پناہ کرتا تہا اس سبب سے شتہاج کی
شمشیر کارگر نہوتی تہی شتہاج متحیر تہا کہ آج اس شمشیر کو کیا ہو گیا یہہ شمشیر اس سپر کو نہین کاٹتی
متحیر ہوکے اوس سپر کو اور اپنی شمشیر کو دیکہتا تہا آخر اوس سپر پہ اس قدر تلوارین مارین کہ شمشیر
بیکار ہو گئی القصہ شتہاج نے برہم ہوکے وہ شمشیر پہینکدی اور امیر شجاع الدین کا گریبان پکڑا
امیر نے بہی اوسکا گریبان پکڑا اور کشتی مین مشغول ہوئے قصہ مختصر ایک شب و روز یہہ کشتی
ہوئی شتہاج اصل مین بہی زورآور تہا اور علاوہ اسکے قیس نے بہی اوسکو سحر سے زور دیا تہا
اور امیر شجاع الدین بہی اسقدر زورآور تہا کہ اس دو روز مین شتہاج کو امیر پر غلبہ ممکن نہوا
اور وقت غروب آفتاب قریب پہنچا اور تحسین و آفرین دونون لشکرون سے بلند ہوئی آخرالامر
تسویل تیغزن حکم قیس سے میدان مین آیا اور دونون کو بقائمی ہوش جدا کیا اور امیر
شجاع الدین کی نہایت تعریف کرکے کہا معلوم ہوا کہ شتہاج تمہارا حریف نہین ہے کل مین
تمسے جنگ کرونگا لشکرون مین طبل مراجعت بجے اور اپنے اپنے قیام گاہ کو چلے گئے

امیر شجاع الدین شتماج کی پہلوانی کی تعریف کرتے تہے سلطان کوجاک نے فرمایا
ای دلاورو تمنے تحقیق خبر سنی ہے کہ قیس ابلیس نے ان دونون یعنی شتماج وتتویل کو بزور
سحر پہلوان کیا ہے لیکن تمپر آفرین ہو کہ ایسے شخص سے ایسی جنگ کی لیکن جب قیس پہرا
شتماج نے اپنی شمشیر کا اوس سے گلا کیا اور سپر کی تعریف کی اور کہا معلوم نہین کہ وہ کیسی
سپر ہے کہ میری شمشیر اصلا اوسپر کارگر نہوئی قیس بہی یہہ سنکے متفکر ہوا اور اوسنے دلمین کہا
کہ اتبک ایسا نہین ہوا تہا آیا اسمین کیا اسرار ہی یہہ خیال کرکے اوس شکو کتب احکام نجوم کا
مطالعہ کرکے اپنا استقبال احوال اور بلندی کوکب اقبال کو دیکہا اوسکو ظاہر ہوا کہ عنقریب
کوکب اقبال ادبار سے مبدل ہوگا اور تمام کام برہم ہونگے اور ایک خواب بہی دیکہا کہ جو اوسکے
ادبار پر دلالت کرتا تہا بسبب شرارت ذاتی اور عداوت جبلی کے کہ اہل اسلام سے اوسکو تہی اوسکو
خیال مین آیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہیے کہ جس سے یہہ دین مخترع مطلق برطرف نہو اور اوسنے
باخود کہا کہ تیرے جد یونس جہود نے ضلالت امت پیغمبر اپنی ہاتہ سے اپنی جان دی اور تو نے بہی
ضلالت مین کوئی تقصیر نہین کی اور جمع کثیر کو دائرۂ اضلال مین گرفتار کیا اب ایسی تدبیر کرنا چاہیے
کہ تیرے بعد بہی یہہ ضلالت اس امت مین قائم رہے غرضکہ اسی اندیشے مین تمام شب نہ سویا
دوسرے روز دربار کرکے تمام لوگون کو طلب کیا اور کہا ای دوستداران ایام واے
امت محمد علیہ السلام وای طالبان طریق حق وای صاحبان یقین بر حق آگاہ ہو کہ عادت اللہ اسطرح
جاری ہوئی ہے کہ مذہب حق یکایک رواج نپاے بلکہ آہستہ آہستہ اوسکا رواج ہو حضرت
نوح پیغمبر علیہ السلام نے نوسو پچاس سال کی دعوت مین معدودی چند کو اطاعت خدا پر راضی کیا
اور اسیطرح ہر پیغمبر اپنی حیات مین تمام عالم کو اپنی اطاعت مین نہ لا سکا اور حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے بہی اپنی حیات مین تمام عالم کو مسخر نکیا اور اکثر ممالک بعد اون حضرت کے

دائرہ اسلام مین آسنے اور اب بھی عالم مین کفر باقی ہے اور آفتاب عظیم مسلمانون مین ظاہر ہوتی ہے
چنانچہ کتب تواریخ و سیر سے تمام حال ظاہر ہوتا ہے اور آیہ کریمہ کل نفس ذائقۃ الموت کی رو سے
مرگ سب کے واسطے برحق ہے اس صورت مین مین تمکو نصیحت کرتا ہون اور عہد لیتا ہون ایسا نہو
کہ بعد میرے تم اس طریقہ سے انحراف کرو اور قائم نہو فردائے قیامت کو میرا ہاتھ اور تمہارا دامن
ہوگا اکثر حضار اوسکے ظل ایت مین مجتمع ہوے تھے اونہون نے فریاد کی اور یہہ کیا کہتے ہو تم نے
یہہ دین اسواسطے قبول نہین کیا ہے کہ تمہارے بعد اوسکو ترک کرین قیس نے اونکو مثل بزرگون کے
دعا دی اور از سرنو ہر ایک سے عہد و قسم لی بعد اوسکے اوس مردود کو کہ ہدایت الدین
جسکو لقب دیا تھا طلب کرکے اوس سے کہا کہ تجکو چاہیئے کہ کوہستان مغرب مین جا اور وہان
ساکن ہو کہ وہ لوگ بسبب مزاج سفیہانہ کے رسوخ و خلاص کو بسہل نکرین گے چونکہ وہ مردود
بھی اصل مین جہود تھا اور قیس نے اپنا تمام حال اوس سے کہا تھا غرضکہ دوسرے روز اوسکو
رخصت کرکے لوگونکو بعد اپنے اوسکی اطاعت پر تاکید کی اور اوسکو اپنا نائب و خلیفہ کیا
ہدایت الدین کہ اصل نام اوسکا ابراق تھا کوہستان کی طرف روانہ ہوا اور قیس نے بار دیگر
دربار کرکے کہا کہ مین ایسا دیکھتا ہون کہ عنقریب بہ بال شہادت پرواز کرکے خدمت امام مین روانہ ہون
بعد میرے نصیحت کو فراموش نکرنا خلاصہ کلام یہہ کہ اوس لعون اور اوس دشمن اہلبیت پیمبر نے
ایسا کام کیا کہ بعد اوسکے جہنم واصل ہونیکے بھی یہہ مذہب باطلہ اطراف مغرب مین باقی رہا
اور قصبہ اسمعیلیہ مین اب تک موجود ہے

## اب داستان جنگ مشغول دلاوران اسلام سے اور قید اون نامدارون کی تابوت پیران مین اور پہونچنا نقابدارون کا بیان کرتا ہون

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اسطرح روایت کی ہے کہ قیس ابلیس نے تین روز تک

جنگ موقوف کی اور ہر روز متواتر حمقاے لشکر کو جمع کرکے یہہ نصیحت و وصیت کرتا تہا اور
اونسے عہد و پیمان لیتا تہا شب چہارم طبل جنگ کا حکم کیا جاسوسان لشکر اسلام ہر ساعت کی
خبر سلطان کو چپکے سی عرض کرتے تہے جب جاسوسون نے خبر نصیحت و وصیت بیان کی
سلطان نے فرمایا گویا وہ لعین اپنی مرگ سے خبردار ہوا جو ایسا کہتا ہے اور جب خبر طبل جنگ
سلطان کو پہونچی فرمایا ہمارے لشکر مین بہی طبل جنگ بجے القصہ دوسرے روز دونون لشکر
صف آرا ہوے بعد تسویہ صفوف جدال و قتال تسویل نابکار میدان مین آیا اور ادہر سے
امیر شجاع الدین نے موافق قرارداد کے سلطان کو چپکے اجازت میدان طلب کی
سلطان نے جام شربت اونکو عنایت کیا اور وہ سپر بہی اونکو دی قیس کو اس مشاہدہ سے
معلوم ہوا کہ البتہ یہہ سپر کسی فقیر نے بہیجی ہے کہ شمشیر سحر او سپر اثر نہین کرتی یا کسی ساحر نے
بنائی ہے یہہ تصور کرکے تسویل کو طلب کیا اور کہا کہ آج جب شمشیر زنی کی نوبت آئی اور تیری
شمشیر بہی اوس سپر پر کارگر نہو تو جنگ شمشیر موقوف کرکے حریف کو باندہ لینا مین اوسکو تابوت
مین قید کرکے اوسکے دوستون کے پاس بہیجونگا ایاسنے کہا قید کرنے سے انکا قتل کرنا اولی
قیس نے کہا مجکو دین حق کا رواج دینا منظور ہے نہ کہ گوینکا قتل القصہ جب امیر شجاع الدین
و تسویل جنگ مین مشغول ہوے نیزہ بازی مین امیر اوسپر غالب ہوے اور تیغ بازی مین تسویل کی
شمشیر بہی اوس سپر پر کارگر نہوئی تسویل نے تلوار پہینکدی اور امیر شجاع الدین کا گریبان پکڑا
امیر مذکور نے بہی سپر عیار کی حوالے کی اور اوسکا گریبان پکڑا راوی کہتا ہی کہ تا دو روز و شب باہم
کشتی ہوئی چونکہ قیس نے تسویل کی پہلوانی کے واسطے محنت سحر بہت کی تہی آخر روز سوم
تسویل امیر شجاع الدین پر غالب ہوا اور اونکو باندہ کے میدان سے لیگیا کفار نے
طبل شادی بجاکے میدان سے مراجعت کی مسلمان نہایت آزردہ خاطر تہے شب کو

قیس نے امیر شجاع الدین کو صحبت مین طلب کرکے کہا کہ ای عرب زادہ دلاور جفا کہ تو بہادران
روزگار سے ہے لیکن نظر کرو نائب امام سے کیونکر سر بر ہو سکے آخر تسویل جہان پہلوان نے
تجکو اسیر کیا امیر شجاع الدین نے کہا باش ای ساحر کذاب یہ امر مشہور ہے کہ تو نے بزور سحر
تسویل کو جہان پہلوان کیا ہے والا اوسکی کیا قدرت تہی کہ مجکو اسیر کرتا قیس نے کہا ای نادان
اگر بابی سحر درمیان مین ہوتا تو تسویل تجکو روز اول گرفتار کر لیتا یہہ اوسنے قوت اصلی سے
تین روز مین گرفتار کیا بہر حال اب اپنے امام کو پہچان تاکہ موت جاہلیت مین گرفتار نہو امیر نے
کہا مین امام زمان کو پہچانتا ہون کہ محمد ابن الحسن العسکری علیہ السلام ہین قیس نے کہا اگر تو
اپنے عقیدے سے نہ پہریگا تو تجکو بدترین عذاب سے قتل کرونگا امیر شجاع الدین نے کہا
جو کچہ تجسے ہو سکے اوسمین تقصیر نکر کہ خدا ایک ہے اور میرا اعتقاد بہی ایک ہے جن لوگون کے
پدر و برادر و لپسر و عم دلاوران اسلام کے ہاتہہ سے قتل ہوے تہے اونہون نے سماجت کی
کہ اسکو تا بوت پران مین قید نکرو بلکہ قتل کرو تاکہ سلطان وغیرہ کے دل پر اسکا صدمہ ہو قیس نے
کہا مین چاہتا ہون کہ ایک سال تک انکو مقید کرون بعد ایک سال جس قدر یہہ لوگ جمع ہون سبکو
طلب کرکے دین حق کی دلالت کرون اگر وہ قبول نکرین تو اوس وقت اونکو قتل کرون لوگون نے
کہا اگر نائب امام اسکو قتل نکریگا تو ہم سب دل بردشتہ ہوکے کسی طرف نکل جائین گے اشمل نامی
ایک مرد ک تہا اور لوگ اوسکو اشمل فن اتا کہتے تہے اور قیس اوسکو بمنزلہ اپنے وزیر کے جانتا تہا
اور وہ بہی اصل مین مجوس تہا اوسنے خلوت مین قیس سے کہا کہ ای صامت بن مقواص اس جوان کے
قتل نکرنے سے اپنے لشکر کو کیون آزردہ کرتے ہو اسکے قید کرنے سے کیا فائدہ ہے قیس نے
کہ اصل نام اوسکا صامت تہا کہا کہ ای اشمل تو نہین جانتا ایک آدمی کے قتل سے کیا فائدہ ہوگا
لیکن اسکی قید سے یہہ فائدہ ہے کہ اگر یہہ گمراہ ہوا تو لاکہہ آدمی اوسکی ذریت سے گمراہ ہونگے

اور تا قیامت اوسکی اولاد مین گمراہی باقی رہیگی اشمل نے کہا تو سچ کہتا ہے لیکن اس جوان کا
قتل کرنا ضرور ہے کیونکہ اوسکے عدم قتل مین ہمارے لشکر کے لوگ بیدل ہونگے آخر
اشمل کے کہنے سے وہ لعین امیر شجاع الدین کے قتل پر راضی ہوا اور یہہ مقرر کیا
کہ فردا اوسکو قتل کرونگا غلیل جنی تو مسلمان اوسوقت موجود تہا اس اقرار سے ناخوش ہو کے
خوابگاہ قیس مین گیا اور کہا ای قیس ہمارے بادشاہ نے وقت رخصت ہم سے کہدیا تہا
کہ قیس سے کہدینا کہ جس شخص کو دلاوران اسلام سے بزور سحر گرفتار کرنا اوسکو قتل نکرنا بلکہ
بدستور تابوت پران مین قید کرکے زندان مین بہیجدینا جب بیس آدمی جمع ہو جائینگے
مجکو خبر کرنا تا اونکو اپنے روبرو طلب کرکے قتل کرونگا اور تمکو بہی اپنے مقام مین طلب کرونگا
اور اگر تو نے بزور سحر گرفتار کرکے بطور خود قتل کیا تو مین آزردہ ہونگا قیس یہہ بات سنکر نہایت
خوف زدہ ہوا اور کہا ای غلیل تو نے یہہ حکم پیشتر مجھسے کیون نہ بیان کیا خیر اب بہی کچہہ نہین گیا
کل تم یہہ کام کرنا کہ جسوقت مین امیر شجاع الدین کے قتل کا حکم دون تم غائب ہوکے
بالاے بارگاہ سے کہنا کہ ای قیس تو چاہتا ہے کہ گنہگار ہو اور غضب خدا مین گرفتار ہووے
تجکو اسواسطے اپنا نائب نہین کیا کہ بہادران اسلام پر بجبر و غلبہ کے تیغ کہینچے اور اونکو
قتل کرے روز اول ہم نے اور تجہسے بہی عہد تہا کہ جب تو اونکو گرفتار کرنا تو ایک سال کامل
اونکو قید رکہنا کہ اکثر اونمین سے راہ پر آئینگے اگر بعد ایکسال کے قبول نکرین تو ہمارے
حکم سے اونکو قتل کر اور اسیواسطے تابوت پران تجکو دیا ہے غلیل نے قبول کیا جب صبح
ہوئی اور قیس لعین عمامہ سرخ باندہ کے باہر آیا اور امیر شجاع الدین کو نصیحت کرکے حکم قتل دیا
اور وہ علم لیئے تہے لشکر اسلام بہی یہہ خبر سنکے تیار ہوا اور سلطان کوچک نے قصد کیا
کہ سوار ہو کے جائین مگر بسبب غلبہ سحر کے لوگون نے مصلحت ندی کہ ناگاہ وہ آواز مذکورہ

بالاے بارگاہ سے سبکے کان مین آئی اور قیس کرسے کانپنے لگا مگر اور لوگون نے خوف سے
پائجامہ نجس کیا آخر قیس نے امیر شجاع الدین کو تابوت پران مین مقید کرکے حوالہ جنیان کیا
اور وہ امیر کو لیکے بخلاف سابق درہ کوہ مین آسئے اور جھتر زرنگ کے حوالے کرکے چلے گئے
امیر شجاع الدین حیران ہوئے کہ عجب زندان ہے کہ میوہ وآب شیرین وسبزہ موجود ہے
اور خیمہ وخرگاہ وبعض عمارات بھی موجود ہے حیران وار اوس سبزہ زار مین پہرتے تھے کہ ناگاہ
دور سے جھتر زرنگ پیدا ہوا باہم ملاقات ہوئی القصہ جھتر نے تمام حال امیر سے بیان کیا
امیر نے خوش ہوکے سجدہ شکر کیا اور قدوم میمنت لزوم شہزادہ حیدر کے منتظر ہوے
اسجانب پہر قیس طبل جنگ بجاکے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا امیر ناصر الدین
اوسکے مقابلے کو گئے اور بعد جنگ ایک شبانہ روز کے گرفتار ہوسے اونکو بھی تابوت
مین بند کرکے روانہ کیا اور وہ بھی امیر شجاع الدین سے ملحق ہوسے یہ لوگ درہ کوہ مین
رہتے تھے اور زرنگ انکی خدمت کرتا تھا ؎ زراویان سخن بیہودہ این چنین مروی است
کہ اختصار سخن بہتر از زیادہ روی است ؎ القصہ عرصہ بیس روز مین امیر یوسف امیر اسمعیل
امیر عظیم الدین اور امیر خلیل الدین وغیرہ بارہ آدمی دلاوران اسلام سے بطریق مذکورہ
بالا گرفتار ہوکے اور سب کے آخر امیر یعقوب گرفتار ہوسے اونکو بھی تابوت مین بند کرکے
روانہ کیا سلطان بزرگ او سلطان کوچک کا بسبب غصے کے عجب حال تھا اور گویا
لشکر اسلام کے قالب مین جان نہتی امیر مجاہد الدین کہ سپہ سالار اعظم تھے اونہون نے
کہا ای سلطان عالی قدر اس مرتبہ یہ بندہ میدان مین جائیگا سلطان نے کہا یا امیر جلیل القدر
میرے گمان مین کسیکے جانے مین قباحت نہین ہے کیونکہ لشویل لعین بزور سحر یہ
خودنمائی کرتا ہے والا ایک ادنی آدمی اوسکو زیر کرلیتا ہے دو تین شب سے مین جناب

رکن الدین شہید مین رجوع کرتا ہون لیکن ابتک کچھہ حال معلوم نہین ہوا حق تعالے اپنا
فضل کرے اب لشکر کفار کا حال سنیئے کہ لشکر کفار مین نہایت خوشی ہے اور ہر خیمہ مین
دن عید اور رات شب برات تھی اہل لشکر لاف زنی کرتے تھے اور سست یقینان لشکر اسلام
باہم سخنان یاس کرتے تھے لیکن جب امیر یعقوب دلاور کو بھی صندوق مین بند کرکے لے گئے
امیر یعقوب موافق قاعدے کے بیہوش ہوے القصہ امیر یعقوب کو بھی دامنہ کوہ مذکور مین لیجا کے
صندوق سے نکالا اور مہتر زنگ کے حوالے کیا مہتر نے تمام دلاوروں سے کہا کہ یارو اسقدر
صبر کرو کہ امیر بزرگ یعنی امیر یعقوب اول حیران ہولین بعد اوسکے ہم اونپر ظاہر ہون امیر یوسف
بن امیر یعقوب نے کہا کہ مجکو اونکی برہمی مزاج کا خوف ہے مہتر نے کہا تم بالکل طالع افروز کے خیمہ کے
اوس طرف چلے جاؤ اور اسکے بعد آنا مین امیر بزرگ کو تمھارے پاس لاؤنگا الحاصل جب امیر یعقوب
ہوش مین آے اپنے کو دامنہ کوہ سبز و خورم مین پایا حیران ہوے کہ اس ساحر نے مجکو کہان بھیجا
یقین ہے کہ یہہ کوہ قاف ہے اور اس ساحر نے اپنی جاے سکونت مقرر کی ہے دیکھئے یہان
کوئی پریزاد بھی ملتی ہے یا نہین اور دلاوران دیگر ایک گوشے سے پوشیدہ اونکی حیرت کا تماشہ
دیکھتے تھے ناگاہ امیر اسمعیل کے مزاج مین خوشطبعی پیدا ہوئی اور نقاب ڈال کے مسلح و مکمل پیدا ہوے
اور امیر یعقوب کو آواز دی کہ باش ای خیرہ سر ہیبت شیران ہے تو کون ہے کہ یہان آیا ہے
امیر یعقوب نے بھی برہم ہوکے کہا کہ ای برگشتہ بخت تجکو کیا مناسب ہے کہ دلاوروں سے ایسی بے ادبانہ
گفتگو کرے مین ابھی تجکو تیری بدزبانی کی سزا دیتا ہون امیر اسمعیل نے کہا کہ قید مین تو ہو مگر تمھارا
غرور کم نہین ہوا امیر یعقوب نے کہا کہ جسجگہ مین ہون وہین تم بھی ہو اسی اثنا مین مہتر زنگ سے
صبر نہو سکا اور خندہ کنان گوشے سے نکلا دلاوران دیگر بھی نکلے امیر اسمعیل نے بھی اپنے
چہرے سے نقاب دور کی امیر یعقوب یہہ دیکھکے زیادہ حیران ہوے اور کہا کہ ای دلاورون

سینے اس مقام کو کوہ قاف تصور کیا تھا تم یہان کیونکر پہونچے یقین ہے کہ تمکو بھی اوس ساحر نے
یہان بھیجا ہے مہتر زرنگ نے کہا یا امیر اگر تمہارا تصور درست ہے تو ہم سب بصورت تمہارے
گروہ کے تمہیں ظاہر ہوے ہین تاکہ تنہائی مین تمہارے رفیق ہون امیر یعقوب نے کہا اگر ایسا ہے
تو تم مین سے کوئی شخص میرے پسر امیر یوسف عالی قدر کی صورت سے مشابہ ہوا مہتر زرنگ نے
کہا معلوم نہین کہ اوسکو شاہ جادوان نے کہان قید کیا ہے یہہ اس گفتگو مین تھے کہ طالب جنی
آیا اور مہتر زرنگ کو شہزادہ حیدر کے آنے کا مژدہ دیا سب خوش ہوے مہتر نے امیر یعقوب کے
ہاتھ کو بوسہ دیکے کہا کہ یا امیر تمہارا آنا مبارک ہو اگر شہزادہ عالی قدر بھی آئے امیر یعقوب نے کہا
ای شاہ عیاران مجکو حقیقت حال سے مطلع کرو تاکہ میری حیرت برطرف ہو مہتر نے کہا اٹھو اور
میرے ہمراہ چلو اور شہزادے کی زبانی یہہ حال سنو کہ یہہ سب مضامین شہزادے نے ہمکو
تعلیم کیئے تھے القصہ تمام دلاور شہزادے کی خدمت مین روانہ ہوے اور شہزادہ حیدر
برہنمائی جنیان محیط آباد سے اس مقام تک درہ کوہستان سے آیا اور اثنا سے راہ مین چند
شیر ببر کو بھی قتل کیا اور ہر ایک دلاور یعنی امیر مظہر الدین و جبلان و مجبول و بسیط بن محیط نے
بھی ایک ایک شیر قتل کیا کیونکہ گویا ایک منزل انکو بیشہ شیران مین تھی بہرحال یہہ دلاور پہونچے
اور شہزادے نے اونسے ملاقات کرکے موافق قدر و مرتبہ کے ہر ایک پر مہربانی فرمائی اوس وقت
ہر ایک کو خوشوقتی ہوئی القصہ شہزادہ اور تمام دلاور خیمہ مین بیٹھے اور شہزادے نے
از سرنو تمام حال ابتداے قید سے اور مہتر زرنگ کے سبب نجات پاکے شاہ آگاہ کی خدمت مین
جانا اور تحت الارض مین جاکے طلسم اصفرطوس کو فتح کرنا اور رشید رطوس کو قتل کرنا اور
پیر الطاق کو مسلمان کرنا اور طلسم سے نکل کے محیط آباد کو مسخر کرنا جو کچھ شہزادہ پر گذرا تھا
بیان کیا امیر اسمعیل و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر یعقوب و امیر یوسف و امیر جلال الدین

وامیر مبارز الدین و امیر شجاع الدین و امیر جلیل الدین و امیر نصیر الدین نے اوٹھکے
شہزادے کے ہاتھونکو بوسہ دیا اور کہا اے شہریار حقا کہ تمام لشکر اسلام آزاد کردہ شہریار ہے
والا اس کافر ناپاک اور اس ساحر بیباک نے عجب شکل کی تھی بعد ازان قسیم بن اکثم کا تمام قصہ
بیان کیا شہزادے نے ہنسکے کہا کہ عجب حرامزادہ ہے گویا اوسنے واسطے ضلالت امت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحصیل علم کیا تہا ے کرد تحصیل علوم آن بیحیا ٭ از پی اضلال
خلقان خدا ٭ کرد کسب علم را آن بی یقین ٭ بہر برہم کردن دین نبی ٭ آن لعین کز رست حق بود
دور ٭ سعی ہا کرد از پی اطفای نور ٭ کی نہد خاموش شد نور خدا ٭ از خیانتہای آن گبر دغا ٭
آن چراغی را کہ ایزد بر فروخت ٭ ہر کہ پف زد در زبان او بسوخت ٭ گر شود عالم پر از طوفان و باد
کی چراغ حق توان برباد داد ٭ کاشف حق واقف سر علوم ٭ مخزن اسرار مولانای روم ٭ در کتاب
مثنوی این بیت گفت ٭ فی الحقیقت در صدف معنی بسفت ٭ علم اگر بر جان زند یاری بود ٭ علم اگر
بر تن زند ماری بود ٭ علم زو چون بر تن آن نابکار ٭ اژدہا شد مر ورا بر دشمن ہنار ٭ القصہ
شہزادہ عالیقدر والا تبار یعنے شہزادہ حیدر نامدار اب سننے تمام حقیقت کے کہ جو شہزادے کے
غیبت مین لشکر اسلام پر گذری تھی محلسرا مین تشریف لیگیا اور ملکہ طالع افروز سے ملاقات
کرکے فرمایا کہ اے ملکہ باوجود اس محبت کے کہ مجکو تم سے ہے اگر ایک ذرہ بہی تمہاری رغبت تمہارے
پدر کی طرف دیکہون تو اوسی وقت تم سے دوری اختیار کرون ملکہ نے کہا اے شہریار مجہمین
اور اوس بیدین مین اب بہت فرق ہوگیا ہے مجکو اوس سے کیا کام مین سب سے زیادہ ایمانکو
دوست رکہتی ہون شہزادے نے فرمایا باوجود ان کامون کے اب بہی وہ اپنے عقیدہ
باطلہ سے پہر جاوے اور منبر پر جاکے مجمع عام مین کہے کہ مینے تمکو ضلالت مین ڈالا تہا
تو یقین ہے کہ مین اوسکی حیات مین سعی کرون ملکہ یہ سنکے خاموش ہورہی اور شہزادہ حیدر نے

طالب جنی کو واسطے خبر کے لشکر قیس مین بہیجا طالب جنی خبر لایا کہ پانچ روز سے جنگ موقوف تہی
لیکن آجکی شب دونون لشکرونمین طبل جنگ بجا اور پانچ روز تک وہ نابکار جشن مین مشغول تہے
شہزادے نے فرمایا خوب ہوا مین بہی وقت پر پہونچا الحاصل طالب جنی سے کہا کہ تو جا اور
غلیل سے کہہ کر ہمارے دلاورون کے گہوڑے قیس کے طویلہ مین ہین وہ لے آئے اور
خود بہی معہ اپنے ہمراہیون کے حاضر ہو طالب جنی نے یہہ حکم غلیل کو پہونچایا اور غلیل
گہوڑے لیکر حاضر ہوا آخر شب شہزادہ معہ جمیع دلاورون کے کہ جنکی اسامی کا اوپر ذکر ہو چکا ہے
نقاب انداختہ روانہ ہوا شہزادہ حیدر سبز پوش تہا اور باقی دلاوران اسلام کا رنگ لباس
دوسرے رنگ کا تہا لیکن سب نقاب دار تہے

## اب آراستگی معرکہ کارزار اور آنا ششتاج کا میدان مین معرض بیان مین آتا ہے

قیس لعین پانچ روز تک عیش و عشرت مین مشغول رہا شب ششم ششتاج دریانشین جام
بہر کے قیس کے روبرو لایا قیس نے کہا تیری کیا مراد ہے اوسنے کہا مین امیدوار ہون کہ
آجکی شب میرے نام طبل جنگ بجے کہ مدت سے جنگ نہین کی ہے اور میرے ہاتہہ پاؤن
دکہ کرتے ہین قیس نے ہنسکے کہا کیا مضائقہ ہے روز دیگر کہ جہان پیر غرور رہ یافت
از حشمت خورشید نور ترک روز آمد با تیغ زرین سپہر ہندوی شب را بہ تیغ افگندہ سر دلاوران
یکہ تاز و بہادران نیزہ باز و پہلوانان رعد آواز و دلیران تند خو و حریفان جنگجو دونون لشکرون سے
میدان مین آئے قیس ابلیس بہی تخت پر سوار ہو کے معرکہ کارزار مین آیا تسویل تیغ زن
و ششتاج دریانشین و الموس کوہی و تلموس کوہی و حماد مصری و اقراج شامی و ملک محیط
و سیلاق محیط آبادی وغیرہ سوار ہو کے میدان کی طرف روانہ ہوئے اس جانب
سلطان فلک جاہ القائم بامر اللہ با حال زار و چشم پر آزار آکے دروازہ مہدیہ پر بیٹہے

اور سلطان کوچک تخت روان پر سوار ہوے امیر مجاہد الدین و امیر فصیح الدین
و سید عبد السلام وغیرہ سوار ہوکے میدان مین آے جب پیادون نے دونون جانب
صفین آراستہ کین اور نقیبان بلند آواز نے ولاورونکو جنگ کی تحریص کی سہ خسک بر
گذرگاہ کین ریختند ٭ نقیبان خروشیدن انگیختند ٭ بزرگ بر بزرگ سو بصد در شتاب ٭ نہ در
دل سکونت نہ در دیدہ خواب ٭ القصہ اول جس شخص نے عزم میدان کیا وہ شمہاج دریا نشین تھا
کہ قیس کے ہاتھ سے جام زہر مار کرکے اور تنگ مرکب درست کرکے بکروفر تمام میدان مین آیا
اور بعد نعرہ کشی و رجز خوانی کے لشکر اسلام سے حریف طلب کیا آج امیر مجاہد الدین کا قصد
میدان تھا سہ کہ ناگہ ز دامان آن ہین دشت ٭ یکی گرد پیچان نمودار گشت ٭ دونون لشکر اوس
گرد کے طرف دیکھنے لگے اور اہل اسلام کے دل مین خود بخود فرحت و مسرت پیدا ہوئی اور
قیس کے دل مین ہول عظیم پیدا ہوا جب وہ گرد شگافتہ ہوا درمیان گرد سے سولہ نقابدار
اور سب کے آگے نقابدار سبز پوش اور اوسکا عماری نقابدار تھا پہونچے اور ایک جانب
صف باندہی دونون لشکر حیران تھے کہ آیا یہ سولہ آدمی کہان سے آے اور کس ارادے
سے آے ہین قیس نے دل مین کہا کہ تو عجب بزدلا ہے کہ ان سولہ آدمیون کے آنے سے
دل کانپنے لگا اور دل پہ ہاتھ مار کرکے دیکہا کہ ہول کسی طرح کم نہین ہوتا قدرے بید مشک
طلب کرکے زہر مار کیا لیکن اون نقابدارون سے نقابدار سبز پوش نے اسطرح مرکب کو جولان کیا
کہ چشم بہرام خون آشام خیرہ ہوگئی اور آتے ہی ایسی تکاور ماری کہ قریب سو قدم کی شمہاج کا
مرکب پسپا ہوگیا شمہاج اوس نقابدار کی قد و قامت و شوکت و جرأت پر حیران ہوگیا اور
کہا اے دلاور تو کون ہے مینے اپنے مدت العمر مین ایسا دلاور نہین دیکہا کہ باوجود اس قد و
قامت کے ایسی جرأت رکہتا ہے اور مجہسے کیا عداوت رکہتا ہے نقابدار نامدار نے کہا

ای گبر بخود مغرور وای گمراہ عقل وخرد سے دور مجکو یزدان پاک نے اسواسطے بہجا ہے کہ قیس گمراہ کنندہ کو معہ اوسکے تمام سرداروں کے زیروزبر کردون شتاج نے ہنسکے کہا ایدلاور یزدان پاک نے تمکو ان پندرہ سوار اور ایک پیادے سے بہجا ہے کہ تین لاکہہ سوار و پیادے کو زیروزبر کرو شاہزادے نے کہا کہ ای احمق آیہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ کیا تو نے نہین سنا یقین ہے کہ تو سابق مین نصاریٰ تہا اور اب کہ اوس جہود لعین قیس نے بظاہر تجکو مسلمان کیا اس قدر تجکو فرصت کہان ہوئی ہوگی کہ تو قرآن پڑہ سکے شتاج نے اسبات سے برہم ہوکے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اجل تجکو لائی ہے کہ باوجود اس کم بضاعتی کے ایسی باتین کرتا ہے ایجوان تو نے نقاب کیون ڈالی ہے تیرے چہرے مین کیا کوئی عیب ہے شہزادے نے کہا ای نابکار میرا جمال حکم آفتاب رکھتا ہے اور تیرا وجود حکم شب رکھتا ہے جب تک شب برطرف نہین ہوتی آفتاب اپنا منہ نہین دکہاتا اول تجکو قتل کرلون بعد ازان اپنا منہ دکہاؤن شتاج نے کہا حال معلوم ہوا لیں اگر ارادہ جنگ سے آئے ہو تو حملہ کرو شہزادے نے کہا مومنین پاک دین کا یہہ قاعدہ نہین ہے کہ اول حملہ کرین اول تو حملہ کر شتاج نے کہا تینے کافر کسکو مقرر کیا شہزادے نے فرمایا وہ تمہارا سردار کہ جسنے تمکو ضلالت مین ڈالا ہے کافر سے کئی ہزار حصہ بدتر ہے یہہ سنکے شتاج کو اب تاب نرہی اور نیزہ اوٹہا کے شہزادہ پر حملہ کیا شہزادے نے طعن اول مین اسطرح اپنا نیزہ اوسکے نیزہ پر مارا کہ اوسکے ہاتہہ سے نیزہ چہوٹ کے زمین پر گر پڑا شتاج نے برہم ہوکے وہی تیغ آبدار کہ جس سے اکثر دلاوران اسلام کو زخمی کیا تہا نیام انتقام سے کہینچی سلطان کو جنگ نے امیر مجاہدالدین سے کہا کہ مین یہہ سپر اگر اس نقابدار کے واسطے بہیجدون تو بہتر ہے امیر کبیر نے کہا یا سلطان عالی قدر اسی نقابدار نے یہہ سپر خدمت عالی مین بہیجی ہو

سلطان نے فرمایا اگر وہ ہوتا تو لازم تہا کہ وہ پیادہ بہی اوسکے جلو مین ہوتا مین اوس پیادے کو نہین دیکہتا اس عرصہ مین ششتہاج نے شہزادے پر حملہ کیا اوس شہریار نے شمشیر قاطع الظلام نیام سے کہینچ کے ششتہاج کی شمشیر کو اوسپر روکا جسوقت دونون شمشیرین آپس مین ملین ششتہاج کی شمشیر مانند خیار کے دو حصہ ہوکے نصف زمین پر گر پڑی لشکر اسلام نے نعرہ اللہ اکبر بلند ہوا اور قیسین نابکار نے یہہ حال دیکہکے پائجامہ نجس کیا لیکن ششتہاج نے وہ نصف تلوار بہی پہینک دی آخر باہم کشتی مین مشغول ہوے شہزادے نے ایک ساعت مین اوسکو صدر زین سے اوٹہا کر زمین پر مارا اور باندہ کے اپنے عیار کے حوالے کیا اور اوسی ساعت جنون نے تابوت پران شہزادے کے حکم سے زمین پر پہینکدیا اور وہ صندوق پارہ پارہ ہوگیا قیسین یہہ حال دیکہکے زیادہ بدحواس ہوا اور تسویل سے کہا پہلوان یہہ بلاے ناگہانی کہان سے پیدا ہوئی جا شاید اسکی اجل تیرے ہاتہ سے ہو تسویل ذلیل نا سزا کہتا ہوا میدان مین گیا اور کہا ای برہم زن ہنگامہ تو کہان سے آیا ہے یہہ کہکے شہزادے کو نیزہ مارا شہزادے نے گاوگاہ پر ہاتہ ڈال کے نیزہ اوسکے ہاتہ سے چہین کیا تسویل نے اوسی گرمی مین شمشیر کا حربہ کیا شہزادے نے اوسی طریق سے اوسکی تلوار بہی توڑی تسویل نے شہزادہ حیدر کو پہچان کے کہا کہ ای حیدر مینے تجکو قلعہ فیروزان مین اسیر کرکے تابوت مین بند کیا تہا تو یہان کیونکر آیا شہزادے نے کہا ای مردک وہ بسبب اثر سحر کے تہا اور اب مینے اوسکا علاج کر لیا ہے اب اپنے اقوال قبیحہ سے پشیمان ہو اور قیسین پر لعنت کر تسویل احمق نے جواب مین کہا کہ تم غلط کہتے ہو شہزادہ حیدر نے فرمایا کہ اب ایک حربہ میرا بہی روک اوس لعین نے کہا مجکو نظر کردہ امام نے روئین تن کیا ہے میری خاطر جمع ہے تم اپنی شمشیر کو آزماؤ مگر اوس لعین نے سپر چہرہ کی پناہ کی لیکن شہزادے کی شمشیر نے

اوسکی سپر کو دو حصہ کر کے معہ مرکب اوس مردود کو چار پرکالہ کیا قیس کی نظرمین جہان روشن
تاریک ہوگیا اپنے شکر کو نہیب دیا کہ اس بیدولت کو سلامت نہ جانے دو لوگ چہار طرف سے
باتیغ و تبر اوس شہزادۂ نامور پر دوڑے شہزادے نے قیس کی طرف رخ کیا امیر اسمعیل و
امیر خلیل الدین و امیر معظم الدین و امیر سلطان و امیر یوسف و امیر ناصر الدین و
امیر یعقوب و جبلان کوہ پیکر و مجبول بن جابلشاہ و بسیط بن محیط سب نے اپنے
چہرون سے نقابین دور کین اور نعرہ کنان او راللہ اکبر گویان اون نے ایمانون پر جا پڑے
سلطان کوچک یہہ حال دیکھ کے گھوڑے پر سوار ہوے اور اپنے لشکر کو نہیب دیا امیر
مجاہد الدین و امیر رفیع الدین وغیرہ اور جمیع دلاوران اسلام نے گھوڑے اوٹھائے
آواز گیرو دار چار جانب سے بلند ہوئی ؎ دویدند ہر جانب یکدگر ٭ بگرز و سنان و بتیغ و تبر ٭
برون شد ز اندازہ بیداد ہا ٭ بعیوق بیچید فریاد ہا ٭ دو لشکر بیکدیگر آمیختند ٭ قیامت ز گیتی
برانگیختند ٭ عجب ہنگامہ اور طرفہ مغاوبہ واقع ہوی کہ دیدۂ فلک پیر نے مثل اوسکے نہ دیکھی تھی
امیر مجاہد الدین نے ملک محیط کو زندہ گرفتار کیا اور امیر اسمعیل نے القوس کو قتل کیا
امیر خلیل نے ملتوس کو قتل کیا امیر یوسف نے اہلوس کو بہی کو دو حصہ کیا امیر
معظم الدین نے تلموس کو معہ دس آدمیون کے قتل کیا امیر رفیع الدین نے حماد مصری کو
معہ پانچ آدمیون کے قتل کیا القصہ ہر ایک دلاور نے دس دس بیس بیس آدمی قتل کیئے لیکن
شہزادۂ دلاور نے اپنا گہوڑا تخت قیس کے برابر پہونچایا شہزادے نے اوسکو تلوار ماری
ہر چند اوسنے سحر کیا مگر شہزادے پر کچھ اثر نہوا آخر ترس جان سے بزور سحر پرواز کی غلیل و
ضلول و طالب و حمید وغیرہ باکفشہاے گران اوسکے سر پر ایستادہ تہے اونہون نے
ایسی کفشکاری کی کہ قریب تہا کہ اوسکا مغز پریشان ہو جاے ہر چند وہ کہتا تہا کہ ای غلیل

وامی فلان تمکو کیا ہوگیا ہے القصہ جب قیس نے وہان بہی نجات نہ پائی پہر کے زمین پر آیا
شہزادۂ حیدر نے اوسکو دیکہکے پہر اوسکی طرف دوڑے اور قیس نے دیکہا کہ اب اجل آپہونچی
فریاد کی کہ ای محبان وای دوستان شاہد رہنا کہ مینے کس طرح راہ امام مین اپنی جان فدا کی
مبادا تم اپنے طریقے سے منحرف ہو مینے آج کے روز کا خیال کرکے تمکو نصیحت و وصیت کی تہی
بعد ازان از حضرت امیر المومنین تا سلطان محمد مہدی بن عبد اللہ راضی بن قائم متقی
سب کا نام لیکے اپنے ہاتہ سے اپنے شکم پر خنجر مار کے جہنم واصل ہوا شہزادۂ حیدر نے
یہہ دیکہکے کہا کہ وہ بہر صورت جہنمی تہا جہنم مین گیا اور زرنگ سے کہا اسکی لاش جلادو اور اوسکے
لشکر سے بہت لوگ قتل ہوے اور کچہہ لوگ توبہ کرکے دائرۂ اسلام مین آئے اور باقی بہاگ گئے
اور جو لوگ بہاگ گئے وہ اپنے مذہب پر قائم رہے چنانچہ اب تک مذہب اسمعیلیہ جاری ہے الحمد للہ
علی رفع الفتنۃ والفساد وصلوۃ وسلام علی محمد خیر العباد وآلہ الامجاد واصحابہ الی یوم التناد لیکن جب
سلطان کوچک کو معلوم ہوا کہ یہہ نقابدار نامدار شہزادۂ حیدر تہے نہایت خوش ہوے اور
باہم ملاقات کی امیر معظم الدین وغیرہ دلاوران اسلام نے بہی سلطان کوچک کی ملازمت کی
بعد ازان باتفاق ہمدگر سلطان بزرگ فلک جاہ القائم بامر اللہ کی خدمت مین روانہ ہوے
سلطان فلک جاہ ہنوز بالاے دروازہ بیٹہے تہے اور اس اخبار سرور افزا سے نہایت
خوش تہے کہ اس عرصہ مین یہہ لوگ ہو نچے شہزادۂ حیدر برادر بزرگ کی قدمبوسی بجالاے
سلطان فلک جاہ نے اونکو گلے لگا کے پیشانی کو بوسہ دیا اور اونکا حال پوچہا شہزادۂ حیدر نے
از ابتدا تا انتہا تمام قصہ بیان کیا سلطان نے فرمایا سبحان اللہ سلطان فردوس مکان کی
قدم کی برکت سے تمام کام سر انجام پاتے تہے اور اب شاہ آگاہ گویا ہمارے حال پر اصلا
متوجہ نہین ہین شہزادۂ حیدر نے کہا ای شہریار مینے بہی بہت شکایت کی تہی مگر اونہون نے فرمایا

مجکو عبادت سے فرصت نہین ہوتی اور جسوقت عالم الغیب سے رخصت ملتی ہے آتا ہون لیکن ایک
مرتبہ اور آونگا القصہ تمام اموال و اسباب وقیمس لعین کا مومنان نصرت قرین کو ملا دوسرے
روز منت و سماجت سلطان کوچک سے سلطان بزرگ نے دیوان عام مین تخت پر جلوس فرمایا
ملک محیط و شتہاج و بعضے اسیران دیگر کو حاضر کیا جب یہہ اوس جگہہ حال سے کما حقہ مطلع ہوے
اوسپر لعنت کر کے دائرۂ اسلام مین داخل ہوے بعد ازان سواری بہیجکے ملکہ طالع فروز کو
طلب کیا شہزادہ حیدر نے جنیان ہمراہی سے فرمایا کہ تم جاؤ اور کوکب مادر ملکہ کو محیط آباد سے
لے آؤ غلیل و طالب وغیرہ روانہ ہوے اور چونکہ مسافت بعیدہ تھی عرصۂ تین روز مین کوکب کو
لا کے حاضر کیا بعد ازان شہزادہ حیدر اور ملکہ طالع افروز کی کتخدائی نہایت زینت سے
عمل مین آئی اور ملک محیط کی اجازت سے کوکب کا بہی جبلان سے عقد ہوا بعد ازان
شہزادہ عالی قدر حیدر نے جنون کو رخصت کیا اور ملک اخضر طوس اور شہزادۂ الطاق
نوجوان کو دعا کہلا بہیجی جنون نے عرض کیا ای شہریار ہمکو جسوقت حکم ہو ہم خدمت مین حاضر ہون
شہزادے نے فرمایا ہمنے جنون کی مدد سے کوئی کام نہین کیا مگر طلسم مین اور یہان جو تمسے
اسقدر کام لیا اوسکا یہہ سبب تہا کہ اس ملعون نے تمکو مسخر کر کے تمہاری مدد سے مسلمانونکو
ذلت و اذیت پہونچائی تہی ہمنے بہی تمہاری مدد سے اوسکو ذلت دی و الا ہمکو در اصل تمہاری مدد سے
کچہہ کام نہین ورنہ تم مین ایک بہی قتل عالم کے واسطے کافی ہے القصہ وہ دعا دیتے ہوے
روانہ ہوے بعد ازان مہدیہ سے افریقیہ کی طرف فتحنامہ روانہ ہوا شہزادہ عز الدین صاحبقرانکی
اسوقت مین گیارہ برس کی عمر تہی اور ابو الحسن جوہر اوس شہریار کا ہم مکتب تہا اور شہزادہ
اس عمر مین تیراندازی و نیزہ بازی وغیرہ مین بے مثل زمانہ تہا اور جوہر عیاری مین بی مثل تہا
راوی کہتا ہی کہ جس ایام مین ابو یزید نے مہدیہ مین جا کے شہزادہ رکن الملک کو شہید کیا

شہزادہ معز الدین و جوہر دونون بروایت صحیح افریقیہ مین تھے اگرچہ ملکہ عالیہ خاتون مہدیہ مین تہین لیکن جوہر شہزادہ رکن الملک کی شہادت پر مطلع ہو کر بہت رویا اور اوس آزردگی مین ایک روز ایک شخص نے بطریق منجمین جوہر سے ملاقات کی جوہر نے کچھہ اوسکو دیکے ابو یزید لعین اور مسلمانون کے مآل کار کا سوال کیا وہ منجم اگرچہ علم نجوم مین چندان دستگاہ نرکہتا تہا لیکن چونکہ اوسکے طالع مین سہم الغیب واقع ہوا تہا جو کچھہ بروقت سوال سائل کے اوسکی زبان سے نکلتا تہا وہی واقع ہوتا تہا القصہ جب جوہر نے اوس منجم سے یہہ سوال کیا اوس منجم نے بعد ملاحظہ طالع کہا کہ سلطان کو چاہئے کہ حکم سے اوس کافر کو ایک قفس مین مقید کرینگے اور اوسکی تعذیب کے واسطے دو بوزینہ مقرر کرتے ہینگے اور وہ لعین اوس حبس مین مرجائیگا چونکہ ابو الحسن طفل تہا اوس منجم کو راست گو سمجہا بعد ازان میمون باز کو طلب کر کے خلوت مین اوسکو واسطے کچھہ تنخواہ مقرر کی اور چند دینار سرخ اوسکو دیکے کہا کہ مین اس سے زیادہ تجکو انعام دونگا بشرطیکہ جو کچھہ مین کہون اوسکو قبول کر میمون باز نے کہا جو کچھہ حکم ہو مین بجالاون جوہر نے کہا ایک کافر کو پیدا کر کے اوسکو طمع زر دے تاکہ وہ تیرا کہنا قبول کرے اور اپنے اوپر ذلت گوارا کرے جب وہ راضی ہو تو ایک بوزینہ تلاش کر کے بیچگی سے اوسکو تعلیم کرنا کہ وہ اوس کافر سے اخلام کرے تعلیم پاسے اور وہ بوزینہ قفس مین رہے جسوقت اوس کافر کو قفس مین لیجائین فورًا وہ بوزینہ اوس سے اخلام مین مشغول ہو اگر میرے اس کام کا سرانجام دیگا تو مین تجکو مال دنیا سے بے نیاز کر دونگا میمون باز نے کہا اگر کوئی شخص اس ذلت کو قبول کریگا تو البتہ مین بوزینہ کو تعلیم کر دونگا اب یہہ حال سنئے کہ جب ابو یزید قیس لعین کے سحر مین گرفتار ہوا اوسکا لشکر متفرق ہو گیا ایک شخص اونمین سے افریقیہ مین بہی آیا اور وہ مرد احمق تہا جب وہ شام مین پہونچا مسجد کیطرف دیکہ کے کہا خدایا تو دیکہتا ہے کہ خطبہ مین بجاے نام یزید و مروان ابن الحکم کے

ابو تراب اور اونکے اولاد کا نام لیا جاتا ہے اور ایک گوشہ مین مسجد کے کھڑا ہوکے بازبہی
بات کہتا تہا ناگاہ اشرح میمون باز بہی واسطے نماز مغرب کے مسجد مین گیا قضارا بعد نماز کے
اوس شامی کے پاس سے گذرا اور اوسکی تمام گفتگو سنکے معلوم کیا کہ یہہ نہایت ملحد ہے اور گرسنہ
اور مفلس بہی ہے اوسکی صورت دیکہی اوسکے بشرہ سے حماقت بہی ظاہر ہوئی دل مین کہا ؎ انچہ دلم
در طلبش می شتافت + در پس این پردہ نہان بود یافت + جو کچہ شہزادہ جوہر نے مجہسے فرمایش کی
تہی اگر یہہ پلید ہی میرے قابو مین آجاوے تو اوس امر کا خوب سرانجام ہو یہہ خیال کرکے اشرح
اوسکے روبرو آیا اور اسطرح اوسکو سلام کیا کہ دوستدار یزید و مروان پر میرا سلام ہووے
عزیز مین تیرے بشرہ سے ایسا پاتا ہون کہ دوستداران یزید و مروان سے ہے اوسنے کہا
مین ابو یزید کا نوکر تہا جب اوسکا لشکر متفرق ہوگیا مین اس شہر مین آیا تمام روز گرسنہ رہا
اور مزدوری کا بہی اتفاق نہوا اور مینے اب تک مزدوری نہین کی نوکری پر اوقات بسری کی
اور مین جسکے ہمراہ تہا وہ مجہسے خوش طبعی ہی کرتا تہا لیکن میری رعایت بہی کرتا تہا اشرح نے کہا
تو اوسکا مسخرہ تہا اوسنے کہا ہان اشرح نے کہا کبہی کسی نے تجہسے فعل شنیعہ بہی کیا ہے
اوسنے کہا جس روز یہہ اتفاق ہوتا تہا وہ اپنے ہمراہ مجکو کہانا کہلاتا تہا اشرح نے دل مین کہا
یہہ آدمی اوس کام کے واسطے خوب ہے القصہ اشرح اوسکو اپنے گہر مین لیگیا اور اوسکا
نام پوچہا اوسنے کہا چونکہ مین مردم شام ہون لہذا میرا نام بہی شامی ہے اشرح نے کہا
خوب ہوا کہ مینے تجکو پایا مین تیرا ہم مشرب و خریدار ہون القصہ اشرح میمون باز نے کہا
کہ تیس تمن سالیانہ مینے تیرا مقرر کیا اور مین مرد میمون باز ہون ہر روز میرے ہمراہ بازار مین چلنا
قصہ مختصر اشرح میمون باز نے اس مرد احمق کو مرد طامع اور بیدین دیکہکر رفتہ رفتہ
یہان تک نوبت پہونچائی کہ میمون اوسکے بوسے لیتے تہے اور بشکل غلام اوسکی پشت پر

سوار ہوتے تھے اور اوسکو برہنہ کیے تھے اور وہ خاموش ہو رہتا تھا اور اشرح اس امر پر اوسکو زیادہ انعام دیتا تہا اور میمون کو اشرح اس امر کی تعلیم دیتا تہا کہ جب شاہی کے منہ پر سپاہی ال کے قفس کے اندر بھیجا تہا تو میمون اوس سے اعلام کرتا تہا اور یہہ احمق واسطے طمع زر کے اس کام پر راضی ہوتا تہا القصہ جب وہ میمون اسکام پر تیار ہوا تو اب دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہے

## ذکر ابو یزید اور دجال کا اور اوس پلید کا اور شکر کشی کرنا اوس نابکار کا بار دگر مہدیہ اور شہادت جمعی دلاوران اسلام کی بیان کرتا ہون

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب قیس لعین نے ابو یزید و شداد بن شداد یزید کو تابوت سحر مین بند کر کے جزیرۂ اسودیہ کیطرف بہیجا جزیرۂ اسودیہ بپای اندلس ہین ایک جزیرہ ہے قیس لعین کو علم نجوم سے ایسا معلوم ہوا تہا کہ دجال جزیرۂ اسودیہ سے خروج کریگا اسی سبب سے ابو یزید کو جزیرۂ مذکور مین بہیجا اور اوس جزیرے مین آب شیرین اور میوہ صحرائی بکثرت تہا اور حکم قیس سے شیاطین گاہی گاہے غلہ وغیرہ اوسکے واسطے لیجاتے تھے جب قیس واخل جہنم ہوا تو شیاطین کی بہی آمد و رفت اوس جزیرے سے موقوف ہوئی اور یہہ دونون نابکار اوس جزیرے مین رہے مگر بسبب قید سحر کے ان دونون کے پانون مین چالیس قدم سے زیادہ طاقت رفتار نہ تہی جب قیس مر گیا وہ قید سحر بہی اون سے برطرف ہو گئی شداد نے کہا ای ابو یزید آج ہم قید سحر اپنے مین نہین پاتے اگر کوئی شیاطین آوے تو اوس سے مہربانی قیس کا سبب دریافت کرین ابو یزید نے کہا ای شداد قیس نابکار ایسا نہین ہے کہ وہ مہربان ہو مگر مجکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساحر نابکار جہنم واصل ہوا اور یہہ قید اسی سبب سے ہمسے برطرف ہوئی کیونکہ مینے شبکو خواب مین دیکہا کہ گویا بار دگر

ابو ترابیون پر شکستی کی شداد نے کہا امے مرشد مروانیان تو سچ کہتا ہے مہربانی یزید و
مروان کا وقت آپہونچا لیکن بعد کفشکاری بسیار کے القصہ ان دونون نے جب اوس قید سے
نجات پائی خوش وخرم اوس جزیرے مین پہرتے تھے اور سلاح بہی انکے پاس موجود تہے
کیونکہ قیس کا یہہ قاعدہ تہا کہ بروقت قید کرنیکے سلاح لے لیتے غرضکہ یہہ دونون اوس
جزیرے مین اوقات بسری کرتے تہے اور اوس جزیرے مین خوک صحرائی بکثرت تہے شداد
بدنہاد نے ایک خوک کو شکار کیا اور کباب پکانے مین مشغول ہوا ناگاہ ابو یزید بہی آیا اور یہہ
حال دیکہکے اوسنے کہا کہ امے شداد تو گوشت خوک کہاتا ہے شداد نے کہا کیا کرون میوہ
صحرائی کے کہانے سے بہ تنگ ہوگیا لہذا اس خوک کو شکار کیا کیا ہوا اگر ایک لحہ کیوسطے
فرنگی ہوجاونگا آخر وہ بہی اہل کتاب و پیغمبر ہین ابو یزید کو بہی اوسپر رغبت ہوئی اور کہا تو سچ کہتا ہے
اگر لذیذ ہوگا تو مجہکو بہی دینا غرضکہ وہ گوشت خوک دونون نے زہر مار کیا جب دو تین روز گوشت
خوک کہایا تو شداد کو غلبہ خواہش ہوا ایک مادہ خوک کلان کو گرفتار کرکے اوس سے صحبت کی
ابو یزید بہی وہان پہونچا اور شداد کو اس حال مین دیکہکے اوسکی بہی رگ خواہش حرکت مین آئی
اور وہ بہی ایک مادہ خوک کی طرف دوڑا کہ اوسکو گرفتار کرے پر چونکہ کمزور تہا مادہ خوک اوسکے
ہاتہہ نہ آئی بلکہ بقصد ایذا اوسکی طرف دوڑی ابو یزید یہہ دیکہکے بہاگا مادہ خوک نے عقب سے
پہونچکے اپنی شاخ اوسکی تہی گاہ مین ماری اور اوسکی موضع مخصوص سے خون جاری ہوا اوسنے
فریاد کی کہ امے شداد مجہکو بچا شداد نے جاکے اوسکو مادہ خوک سے رہا کیا القصہ یہہ دونون اوس
جزیرے مین اسیطرح بسر کرتے تہے اور اکثر اوقات انکی خوراک گوشت خوک تہی ایک روز اوس
جزیرے مین ایک کشتی کا گذر ہوا اور یہہ کشتی حاکم مسقط کو جاک کی دختر کی تہی راوی کہتا ہے
کہ دو مسقط ہین ایک مسقط کبری کہ جسکا ذکر ہوچکا اور ایک مسقط صغری کہ جسکا ذکر اب کیا جاتا ہے

اور یہہ مسقط بہی کفار سے پر تہا اور وہان کے حاکم کا شیبان مسقطی نام تہا اور اوس
دختر کا شیبہ مسقطنہ نام ہے اور مسقطنہ زنگبار مین اپنی جدمادر کے پاس گئی تہی اور وہانسے
مراجعت کر کے آئی تہی کہ اس جزیرے مین پہونچی اور بطریق سیر اس جزیرے مین آئی اور چند
کنیزین اسکے ہمراہ تہین قصہ مختصر مع چند کنیزون کے داخل جزیرہ ہوئی قضارا ایک کنیز کا
گذر اوس مقام پر ہوا کہ جہان شداد مادہ خوک سے صحبت مین مشغول تہا اور اوس کنیز کا نام
رنگدلہ تہا شگاف برگ درختان سے شداد کی یہہ حقیقت دیکہکے اوسکو بہی خواہش ہوئی اور
شداد کے روبرو آکے کہا کہ اے جوان یہہ کیا فعل لغو ہے کہ تو کرتا ہے جب شداد کی
اوس کنیز پر نظر پڑی کہا اے جان جہان کیا کرون جنس آدمی سے یہان کوئی نہتا ناچار یہہ کام
اختیار کیا رنگدلہ نے کہا اب وہ تیرا عذر برطرف ہوا شداد نے اوسکا ارادہ دریافت کر کے
فورًا مادہ خوک کو چہوڑ دیا اور رنگدلہ سے لپٹ گیا ناگاہ ابو یزید بہی وہان آیا اور یہہ حال دیکہکے
اوسنے کہا کہ اے شداد تیری قسمت عجب زبردست ہے کہ اگر مادہ خوک ہے وہ بہی تیری قسمت مین ہے
اور اگر کوئی عورت یہان پیدا ہوئی وہ بہی تیرے حصے مین آئی شداد نے کہا اے ابو یزید
نظر کردۂ یزید و مروان تیرا خطاب ہے اور اونکی مہربانی میری طرف ہے اس اثنا مین کہ شداد
رنگدلہ سے مشغول تہا کہ دوسری کنیز آئی اور یہہ بہ نسبت اول کے جوان تہی اوسنے بہی اشارہ کیا
اس عرصے مین دایہ سنبلہ نے بہی یہہ تماشا دیکہکے اپنی خاتون سے کہا کہ اس جزیرے مین
وہ تماشا دیکہا ہے کہ جو اپنی عمر مین نہ دیکہا تہا القصہ مسقطنہ بہی آئی اور تین دن تک اوس
جزیرے مین بازار روسیاہی گرم رہا بعد ازان شیبہ مسقطنہ نے ابو یزید و شداد سے
کہا تم اسی جگہہ رہو مین اپنے پدر کو لا کے تمکو بعزت تمام لیجاونگی الغرض کسیقدر غلہ و اشیا
مطلوبہ اونکو دیکے وہ سب روانہ ہوئین اور مسقط مین پہونچین شیبہ نے اپنے پدر

شیبان مسقطی سے ملاقات کی بعد چند روز کے شیبہ نصف شب کو بیدار ہو کے اپنی
پدر کے پاس آئی اور کہا ای پدر مینے ایک عجیب خواب دیکھا ہے اور عالم غیب سے مجکو ایک حکم ہوا ہے
شیبان نے پوچھا تو نے کیا دیکھا اوسنے کہا مینے دیکھا کہ ایک صحرا مین خیمہ و خرگاہ بکثرت
استادہ ہین اور ہنگامہ بزم عروسی گرم ہے چار طرف نوبت بجتی ہے خوانہای حلوا موجود ہین مینے
پوچھا کہ یہ کسکا سامان عروسی ہے ایک نے ہنسکے کہا تعجب ہے کہ تمہاری عروسی ہو اور تمکو خبر نہو مینے
یہ سنکے سر جھکا لیا ناگاہ ایک عورت کمال زیب و زینت سے پیدا ہوئی اور اوسنے مجھے گلے
لگا کے میری پیشانی کو بوسہ دیا مینے پوچھا تم کون ہو ایک نے کہا ای بے ادب یہ عمر بن امیہ ہند
جگر خوار ہے مینے یہ سنکے اونکے قدم پر سر رکھا اونہون نے مجھسے کہا کہ ای فرزند خوش ہو کہ تجکو
مینے اپنے فرزند شداد بن شدید سے منعقد کیا بعد ازان شداد نامی ایک جوان کو
لائے اور ابن ملجم و ابن زیاد و مروان و شمر سب نے جمع ہو کے اوس سے میرا عقد باندھا اور مجھسے کہا
کہ ای شیبہ تو اپنے پدر سے کہہ کہ ابو یزید بن ابو الجوشن معہ شداد بن شدید کے
جزیرۂ اسود مین کسی تقریب سے آئے ہین جلد جا اور اونکو وہان سے اپنے ہمراہ لے آ شداد سے
شیبہ کا عقد کرا اور ابو یزید کو بادشاہ کر کے ابوترابیون پر لشکر کشی کر القصہ جب شیبہ نے
اپنا خواب بیان کیا دوسرے روز شیبان نے معہ اپنے وزیر وغیرہ کے جزیرۂ مذکور مین
جا کے ابو یزید و شداد سے ملاقات کی اور بعزت تمام اونکو مسقط مین لا کے شداد کو
شیبہ سے کتخدا کیا اور ابو یزید کو تخت پر بٹھایا بعد ازان مغرب کی طرف روانہ ہوئے
ابو یزید نے اطراف و جوانب جو جاسوس تعین کئے تھے کہ میرا لشکر متفرق شدہ جس جگہ ہو اونکو
میرے حال سے مطلع کر کے اس جانب بھیجو فی الواقعہ اوسکے سردار مانند خیلوس شامی و اعجاد مصری
و صفید بن صفدان سیاہ کوہی و تجدان و بدخال ہنی و سقمول کوفی و جمشید کوفی و زیادہ

بن زہیرہ وہر لقیہ بن لذلقیہ وغیرہ جابجا متفرق ہوگئے اوسکے منتظر تھے جب اون لوگون نے
یہہ خبر سنی اوسکی طرف روانہ ہوے اور عرصۂ ہشت ماہ مین قریب ایک لاکہہ ستر ہزار سوار اوسکے
پاس جمع ہوگئی شیبان مسقطی وارفات مسقطی وغیرہ سرداربہی اوسکے ہمراہ تھے اور شمشیر
شداد کا اژدر دم نام تہا اس مین دو روایتین ہین ایک روایت یہہ ہے کہ قیس شداد کے
اسلحہ کا متعرض نہین ہوا تہا اور اوسکو معہ ابو یزید کے معہ پوشاک و اسلحہ کے تابوت مین بند
کرکے جزیرہ مین بہیجدیا تہا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ قیس کے ایک سردار نے کہ جسکا نام
النگ کوہستانی تہا وہ شمشیر قیس سے طلب کی اور کہا کہ مینے اس شمشیر کی نہایت تعریف سنی ہے
امیدوار ہون کہ شداد سے لیکے مجکو عنایت ہو قیس یہہ سنکے بیدماغ ہوا اور کہا کیا کرون
رد سوال نہین کرسکتا والا یہہ امام نے مجہسے نہین فرمایا کہ کسیکا مال لیاون القصہ وہ شمشیر
شداد سے لیکے اوسکو دی آخر بعد چند مدت کے وہ شمشیر حمران بن جمرہ النگ کے
پاس سے چرا لیگیا اور بعد قتل قیس کے جزیرۂ اسودیہ کو تلاش کرکے وہان پہونچا اور اونکو وہان
نپایا لیکن معلوم ہوا کہ وہ مسقط گئے ہین غرضکہ مسقط مین جاکے ابو یزید و شداد سے ملاقات
کی اور وہ شمشیر پیشکش کی شداد نے حمرہ کو مال دنیا سے بے نیاز کردیا اور رئیس احرم کہ اصل مین
شمشیر اوسکی تہی وہ بہی وہان پہونچا اور شمشیر کی آنی سے نہایت خوش ہوا القصہ یہہ ملاعین
ایک لاکہہ ستر ہزار سوار کی جمعیت سے شہر اندلس مین پہونچے مسعود بن سعید حاکم اندلس تہا
ملکہ ماہ افروز زوجہ شاہزادہ رکن الملک کہ اب بیوہ ہے اس ملک مین کنارۂ دریا ایک
عمارت بناکے رہتی ہے اور عبادت الٰہی مین بسر کرتی ہے جب ابو یزید و شداد اندلس سے
دس منزل پر پہونچے حمران بن جمرہ عیار کو واسطے خبر کے روانہ کیا حمران نے اندلس مین
آکے تمام حقیقت دریافت کی اور جاکے شداد سے ملکہ ماہ افروز کی کیفیت بیان کی

شداد نے کہا اگر کسی تدبیر سے ملکہ میرے ہاتھ آ سے تو نہایت خوب ہو کیونکہ اوسکے شوہر کا
کشندہ مین ہون جمران نے کہا اسکی تدبیر یہہ ہے کہ تم اسطرف سے راہ قطع کر کے دریا پر جاؤ
اور کشتی پر اس طریق سے سوار ہو کہ کسیکو معلوم نہو اور اپنے چہرے پر نقاب ڈالو تاکہ تمکو کوئی نہ
پہچانے اور اس طرف سے ابو یزید پلید شہر کی طرف جا کے جنگ شروع کرے تمام مردان شہر
جنگ مین مشغول ہونگے کوئی ملکہ یاہ افروز کی مدد کو نہ جا سکیگا اور تو کشتی پر سوار ہو کے دفعتاً قصر ملکہ مین
داخل ہو شداد نے یہہ سنکے جمران کو گلے لگایا اور کہا یہہ کام بغیر تیرے توجہ کے نہوگا جمران نے
اوسی مقام سے ابو یزید کو سمت شہر روانہ کیا او کہا ایک فرسخ سے زیادہ پیش نکرنا اور خود پیشتر
جا کے دریاے اندلس کے کنارے ایک دیہہ مین کہ جسکا بحرہ نام تھا پہونچا اور وہان ایک
ملاح مہراق نام سے ملاقات کر کے اوسکو اپنے سے متفق کیا اور کچھہ روپیہ بطور انعام اوسکو
دیکے کہا کہ جسوقت ہمکو درکار ہو بارہ کشتیان کلان کہ جسمین ہزار ہزار آدمی کی گنجایش ہو ہمکو دینا
اوس ملاح نے قبول کیا اور بارہ کشتیان فراہم کر کے منتظر بیٹھا جب جمران کی کشتیون کی طرف سے
خاطر جمع ہوئی وہ ملعون شداد کے پاس آیا اور اوسکو معہ دس ہزار آدمیون کے ہمراہ لیکے
اوسطرف آیا کہ جہان حرامہ مہراق ناپاک نے بطمع زر کشتیان موجود کی تھین شداد ملاح کو انعام دیکے
کشتیون پر سوار ہو کے قصر ملکہ کی طرف متوجہ ہوا اگرچہ شہر اندلس مین فوج دشمن کی آنیکی خبر تھی اور
ملک مسعود کارسازی جنگ و تیاری قلعہ مین مشغول تھا اور اپنے قبائل کو اطراف و جوانب سے
طلب کیا تھا مگر شہر سے ملکہ کے قصر تک چار فرسخ راہ تھی اور راہ اس قدر پست و بلند تھی کہ فوج بیگانہ
ملکہ کے قصر تک بمشکل جا سکتی تھی اور علاوہ اسکے چار ہزار آدمی نوکر ملکہ اوس بلندی پر رہتے تھے
ملک مسعود بن ملک سعید نے اپنی خواہر سے کہلا بھیجا کہ فوج دشمن قریب پہونچی ہے مناسب ہے
کہ تم بھی شہر مین چلی آؤ تاکہ ہمارے دل کو اطمینان رہے ملکہ نے کہلا بھیجا کہ فوج غنیم کو ملکت

سر و کار ہے بہتر ہے کہ بزور زر اونکو اس ملک سے دفع کرو بقول ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود +
اور بہ تقدیر اگر خدا نخواستہ اندلس پر کوئی آفت آئی تو مین یہان سے کشتی پر سوار ہو کے کسی
طرف نکل جاونگی اور اگر شہر مین ہونگی تو قباحت ہی الحاصل ملکہ شہر مین نہ گئی اور کجرفتاری فلک کی
خبر نہ تہی کہ قضا نے اوسکے حق مین کیا ارادہ کیا ہے اور قدر نے کون سی منزل آراستہ کی ہے
القصہ اسطرف ابو یزید نے اندلس پر پہونچکے ملک مسعود کو اس مضمون کا نامہ لکہا کہ اے
ملک مسعود قبل اسکے تمہارا پدر ملک سعید خلفای بنی عباس کو اولی الامر جانتا تہا اور خطبہ
و سکہ مین اوسکا نام داخل کرتا تہا اور اپنی ملک سی خراج بہیجتا تہا اور آپ مدت سے اولاد ابو تراب کو
اولی الامر جانتا ہے حالانکہ دونون جگہہ غلطی کی اولی الامر مین ہون کہ اولاد قاتلان ابو تراب سے ہون
پس اولی یہہ ہے کہ میرے پاس چلا آ اور جو مذہب مین تعلیم کرون وہ قبول کر ورنہ تجکو اختیار ہے
تو نے سنا ہوگا کہ مینے قیروان پر کیا بلا نازل کی اگر وہ ساحر ملعون نہ آتا تو اب تک مینے تمام عالم کو
مسخر کر لیا ہوتا جب ملک مسعود کے پاس نامہ پہونچا بسبب غصہ کے نامہ کو پارہ کیا اور جواب
کہلا بہیجا کہ جس شخص نے اوس ساحر کو قتل کیا وہ تجہسے کیا سلوک کریگا جو کچھہ تجہسے ہو سکے
اوسمین کوتاہی نکر اور زیادہ گہمنڈ نکہا کہ مین تجہسے ایک سر مو بہی خوف نہین کرتا یہ کہکے ساتہہ
سردار اور چالیس ہزار سوار کی جمعیت سے بیرون شہر آیا اور ایک فرسنخ کے تفاوت سے
خیمہ برپا کیا القصہ شبکو طبل جنگ بجا دوسرے روز صف آرائی ہوئی میلاج مسقطی نے میدان مین
آکے حریف طلب کیا نصیر شمشیر انداز اندلسی کہ ملک مسعود کا سپہ سالار تہا میدان مین آیا
اور بعد رد حملات میلاج کو قتل کیا افلاج شامی و خلیج شامی اوسکے بعد میدان مین گئے
نصیر دلاور نے اون سبکو قتل کیا عرصہ پانچ روز مین نصیر بے نظیر نے سات آدمی جہنم
واصل کیے اور دس آدمیونکو زخمی کیا ابو یزید نے دیکہا کہ نصیر بلا سے بد ہے چند روز

جنگ موقوف کرکے زخمیونکی علاج مین مشغول ہوا اور شداد کے آنیکا منتظر ہوا اب دو کلمہ
شداد بد نہاد کے سنیے کہ وہ لعین اوس مقام پر پہونچا کہ جہان بہراق کشتیان لیے
موجود تہا شداد وہان سے سوار ہوکے یکایک شبکو قصر ملکہ کے قریب پہونچا چونکہ نصف
شب تہی کنیزان پاسدار سب خواب مین تہین کسیکو اس آفت ناگہانی کی خبر نہوئی کہ یکایک وہ
ملعون معہ سردارون کے پشت قصر سے آیا اور دروازے پر تیر لگانے شروع کیے اور اوس
نابکار کی فوج نے در قصر پر پہونچکے نگہبانون کو تہ تیغ کر لیا غلغلہ عظیم بلند ہوا ملکہ و کنیزین
بیدار ہوکے دروازے کی طرف دوڑین مجروحون اور مظلومونکی آواز جب اونکے کان مین
پہونچی ناز بالا و یاسمن نے ملکہ کے روبرو آکے گریبان چاک کیا اور کہا اے ملکہ تم نے اپنے
برادر کے کہنے پر عمل نکیا اور شہر مین نگئین دیکہو اب بلا نازل ہوئی ملکہ نے متبسم ہوکے کہا کہ اے
یاسمن و اے ناز بالا ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات احمد مون راہ دریا موجود ہے دروازہ
کہول کے چلو لیکن میرے حال کے متعرض نہونا کہ مینے عالم واقعہ مین اپنی شہادت دیکہی ہے
ابہی مینے دیکہا کہ شاہزادہ رکن الملک نے میرے پاس آکے فرمایا کہ اے ماہ افروز فراق مین
زندگی تجہپر دشوار تہی اب وہ وقت آیا ہے کہ میرے پاس چلی آؤ چونکہ وہ پشت بام پر تہے مینے کہا
اے شہریار مین کس راہ سے تمہارے پاس آؤن فرمایا کہ جس راہ سے مین پہونچا ہون تم بہی اوسی
راہ سے آؤ مینے کہا اے شہریار تم کس راہ سے گئے ہو فرمایا کہ اپنے دل مین خیال کرکے دریافت کرو
کہ مین کس راہ سے یہان آیا ہون اس اثنا مین میری آنکہہ کہل گئی اور مجکو یقین ہوا کہ وہ راہ شہادت سے
عالم آخرت مین گئے اب مجکو بہی لازم ہے کہ شہید ہون غرضکہ اوسیوقت ملکہ نے سلاح و کمل ہوکے
تیر و کمان ہاتہہ مین لیا اور چتا مین روشن کئین ناگاہ شداد بد نہاد دروازہ توڑکے قصر مین داخل ہوا
محل مین غلغلہ بلند ہوا تمام کنیزین تیر و کمان لیکے استادہ ہوئین اور اون ملعونون کو تیر مارنا شروع کیا

ملکہ بہی تیر مارتی تہی اکثر کفار ضرب تیر سے قتل ہوئے لیکن شداد مانند خوک صحرائی کے بیشتا بیش
جاتا تہا اور لوگون سے کہتا تہا کہ ای دوستداران یزید و مروان ملکہ ماہ افروز تو میرا مال ہے
اور یہہ سب کنیزین تمہارا حق ہین اس سبب کفار ونکا یہہ قصد تہا کہ کنیزون کو زندہ گرفتار کرین
یہہ تصور کر کے حربہ نہین کرتے تہے باین وجہ جمیع کثیر تیر بلاے ملکہ و کنیزون سے قتل ہوئے
کہ ناگاہ شداد کی ایک نازنین پر نظر پڑی کہ جو کنار حوض سلاح پہنے اور نقاب اندا ختہ استادہ
مانند رستم کے تیر مارتی تہی اوس حرامزادے نے لباس سیاہ اور وضع سے ملکہ کو پہچانا اور کہا
کہ ای ملکہ ماہ افروز کیون اپنے کو مہلکۂ عظیم مین گرفتار کرتی ہو اگر ہزار جانین رکہتی ہوگی تو ایک بہی
سلامت نہ لیجاؤگی پس بہتر یہہ ہے کہ مجکو قبول کرو اور تمہارا شوہر بہی قتل ہوا ملکہ نے یہہ سنکے
اوسکو تیر مارا قضارا وہ تیر اوسکی آنکہہ مین لگا اور چشم چپ کو اوسکے کور کیا بمجرد اس حال کے
اوسنے برہم ہوکے آواز دی کہ ای نابکارون ان سبکو قتل کرو کہ اس نقابدار نے میری ایک
چشم کو کور کیا ان مین سے کوئی زندہ بچانے پائے کہ ہر ایک انمین بلاے روزگار ہے کفار
یہہ سنکے با تیغ و تبر اون بیچاریون کی طرف متوجہ ہوئے افقول سقطی ملکہ کیطرف چلا ملکہ نے اوسکو
تیر سے قتل کیا مستقول سقطی کو نازبالا و یاسمن وغیرہ کنیزون نے واصل جہنم کیا لیکن ملکہ کے
جسم نازنین پہ چند تیر لگے اور بیطاقت ہوکے جنگ گریز کی اوسی حالت بیخبری مین ایک چاہ مین
گر کے شہید ہوئی اور اکثر کنیزون نے بہی اپنے کو اوس چاہ مین گرادیا تمام شب محل ملکہ ماہ افروز مین
قیامت برپا رہی مگر بفضل الہی سے کوئی کنیز کسیکے ہاتہہ زندہ نہ آئی اکثر قتل ہوئین اور اکثر زخمی ہوکے
ملکہ کے عقب اوس چاہ مین گرین جسقدر سوار و پیادے قصر ملکہ کے نگہبان تہے تا سحر اونہون نے
جنگ کی قضارا جاسوسون نے ملک مسعود سے یہہ خبر بیان کی ملک مسعود اوسی وقت بغیر
سلاح سوار ہوکے قصر ملکہ ماہ افروز کی طرف روانہ ہوا جو لوگ اوس وقت موجود تہے وہ

ملک مسعود کے ہمراہ ہوے اور شہر مین بھی تزلزل ہوا جاسوسون نے ابو یزید سے بھی
یہہ حال بیان کیا کہ شداد قصر ملکہ ماہ افروز پر متصرف ہوا اور مسعود شداد کی طرف گیا
اور کہا شہر مین بھی تلاطم ہے ابو یزید یہہ سنکے بتجبر شہر مین داخل ہوا اور قتل عام شروع کیا
شہر مین عجب قیامت آشکار ہوئی اور اسجانب سے شداد نے قصر مین ملکہ کو نپایا اور اوسکو
معلوم ہوا کہ ملکہ نے چاہ مین گرکے جان دیدی شداد نہایت برہم ہوا اس اثنا مین ملک مسعود
پہونچکے شداد کا متعرض ہوا اور اوسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اوس مغلوبہ مین مسعود کا
گھوڑا اوسکو لیکر نکل گیا اور اوسکے قبائل نقب کی راہ سے کوہ اندلس مین پہونچے قصہ مختصر شہر اندلس
کفار کے تصرف مین آیا ابو یزید نے بعد قتل وغارت کے مردمان شہر کو امان دی اور بریدہ
بن حصیہ کو وہان کا حاکم کرکے اردوی سلطان کیطرف روانہ ہوا جب ابو یزید و شداد
اندلس سے دس منزل نکل گئے تو شہر بند کو باردگر اولیاء دولت سلطانی کے قبضہ مین آیا
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جب سلطان کوچک کو محاصرۂ اندلس کی خبر پہونچی سلطان
بزرگ کا بسبب شدت مرض کے حال غیر تھا بلکہ اکثر اوقات اوس حمیدہ صفات کو حالت غشی
عارض ہوتی تھی سلطان کوچک ہروقت بالین پدر پر حاضر رہتے تھے اور سرداران لشکر
اکثر اندرون شہر تھے اور بعضے بیرون شہر تھے اور تمام لشکر بسبب بیماری سلطان فلکجاہ کے
بیدل وشکستہ حال تھا ایکروز سلطان کوچک بالین پدر پر موجود تھے کہ ایک پیادہ نے
آکے عرض کی کہ ابو یزید باردگر جزیرۂ اسودیہ سے خروج کرکے سقط مین گیا اور اہل سقط نے
بھی اوسکی مدد کی اور ایک لاکھہ اسی ہزار سوار کی جمعیت سے اندلس کی طرف آیا ہے اگر شہر پایہ
مدد پہنچے تو وہ ملک سلامت رہیگا ورنہ مشکل ہے سلطان یہہ حال سنکے متفکر ہوے کہ کسکو
بھیجنا چاہیے کہ شاہزادہ حمید معہ امیر معظم الدین وجبان کو بیکہ و مجبول بن جابلشاہ

و ملک محیط و بسیط بن محیط و شتہاج دریانشین ایک لاکھ بیس ہزار سوار کی جمعیت سے
سلطان کو جب سے اجازت لیکے اندلس کی جانب روانہ ہوے لیکن تیاری سفر مین انکو کسیقدر
توقف ہوا اور علاوہ اسکے شب کو راہ بہی گم کی اور دس روز تک کوہستان مین سرگردان رہے
بعد دس روز کے بار دگر راہ پر پہونچے اس سبب سے قضا نے اپنا کام کیا اور اندلس کا وہ حال ہوا
کہ جسکا اوپر ذکر ہوا جب ابویزید اندلس سے دس منزل اسطرف آیا شاہزادہ کو یہ خبر پہونچی شاہزادہ
نہایت آزردہ خاطر ہوا اور ابویزید کے لشکر کی جانب روانہ ہوا اور فوج کفار و شاہزادہ مین
دس منزل کا فاصلہ رہا۔

## اب اس مابین مین و کلہ احوال ملک مسعود بن ملک سعید کے بھی بیان کرنا ضروری

کہ جب مغلوبہ مین اوسکا مرکب اوسکو لیگیا خدا کا فضل تہا کہ ملک مسعود کا زخم ہتیغ اثردر دوم کا
نتہا بلکہ دوسری شمشیر کا تھا بہرحال جب مسعود مغلوبہ مین نکل گیا مرکب اوسکو اوس دیہہ مین لایا کہ
جو کریمۃ النسا سے متعلق تہا اور اوس دیہہ کے حاکم کا کریم کوہستانی نام تہا اور کریمۃ النسا کا
عزیز قریب تہا ملک مسعود ایک درخت کے پاس پہونچکے گھوڑے سے گر پڑا قضا را
کریم کوہستانی بہی اوسوقت پہونچا اور انگشتری سے نام دریافت کرکے ملک مسعود کو اپنے
مکان مین لیگیا اور جراح کو طلب کرکے اوسکا علاج کرایا جب ملک مسعود کو ہوش آیا کریم نے
اونکو سلام کیا اور حال پوچھا مسعود نے تمام حال بیان کیا کریم ملک مسعود کو دیہہ مین لایا وہ دیہہ
نہایت کلان تہا اور قلعہ بہی مستحکم تہا غرضکہ ملک مسعود اوس قلعہ مین رہتے تہے اور اپنی
خواہر کے واسطے گریہ کرتے تہے ملک مسعود نے ایک شخص کو واسطے خبر اندلس کے بہیجا وہ
شخص جا کے خبر لایا کہ اندلس قبضہ کفار مین ہے اکثر مسلمان بھاگ گئے اور کچھ لوگ قتل ہوے

اور بعضون نے اوس مایۂ شقاوت کی اطاعت کی اور تمہارا لشکر متفرق ہوگیا مسعود یہہ سنکے
اندوہناک ہوا اور پوچہا کہ میرے قبیلہ کی بہی خبر ہے اوسنے کہا مینے سُنا ہے کہ سب نے
اپنے کو چاہ نخلستان مین گرا دیا ملک مسعود نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یقین ہے کہ وہ سب
مرگئی ہون لیکن الحمد للہ کہ کسیکے ہاتھہ نہین آئین گویا امسال عورات عفیفہ کی مرگ چاہ مین تہی
کہ ملکہ ماہ فروز اپنے قصر کے چاہ مین گری اور میرے قبائل نے اپنے کو چاہ نخلستان مین گرایا
کہ جس سے زیادہ عمیق کوئی چاہ عالم مین نہین ہے کریم کوہستانی نے پوچہا کہ ای شہریار وہ چاہ
کیسا ہے مسعود نے کہا کہ باغ محل سرا مین ایک چاہ ہے نہایت عمیق اور وہ سچاہ دیوان مشہور ہے
کریم کوہستانی نے کہا ای شہریار اس قلعہ مین بہی ایک غار نہایت عمیق ہے اوسکو بہی غار بلا کہتے ہین
کوئی شخص بسبب خوف کے وہان نہین جاتا ملک مسعود یہہ سنکر معہ کریم کوہستانی اوس غار پر آیا لمحہ
گذرا تہا کہ ناگاہ ایک آواز سُنی یعنی کوئی کہتا ہے کہ اے خواہر الحمد للہ اب ہم روشنی مین پہونچے کریم
وغیرہ خوف زدہ ہوکے بہاگے لیکن ملک مسعود حیران وار کہڑا رہا ناگاہ ایک زن زرد و ضعیف نے
اوس غار سے سر نکالا مسعود کو اوسکی صورت آشنا معلوم ہوئی جب بغور دیکہا تو خضالہ دائی زوجہ کی انا
تہی ملک مسعود نے کہا ای خضالہ تم کہان خضالہ نے کہا تمہاری آواز ہمارے بادشاہ کی آواز معلوم ہوتی ہے
ملک مسعود زیادہ متحیر ہوا اسی اثنا مین قریب ستر عورتون کے یعنی کنیز و عملہ و فعلۂ محل اور زوجہ
ملک مسعود کی جسکا نام محفوظہ خاتون تہا اوس غار سے نکلین ملک مسعود نے متحیر ہوکے کہا الٰہی یہہ کیا اسرار ہے القصہ
محفوظہ خاتون وغیرہ کو ایک مکان مین جمع کیا لیکن جسکو دیکہتا تہا مُردے کی صورت پاتا تہا جب انکو ہاتہہ منہ دہوے
اندک اونکو ہوش آیا ملک مسعود دل قوی کرکے اونکے پاس گیا اور کہا ای بی بی سچ کہہ کہ تو محفوظہ ہے یا کوئی بلا ہے
روزگار سے ہے کہ بصورت میری بی بی کے اس غار سے نکلی ہے محفوظہ نے ہنسکے کہا اے
بادشاہ اگرچہ مین محفوظہ ہون لیکن نہین جانتی کہ زندہ ہون یا مردہ ہون کیونکہ مین زندہ گور ہوئی تہی

اور یہہ نہین جانتی تہی کہ یہان پہونچونگی ملک مسعود نے کہا اب تم اپنا حال بیان کرو ملکہ نے کہا
ای شہریار جب تم معہ لشکر قصر ملکہ ماہ افروز کی طرف متوجہ ہوے یکایک کفار شہر مین داخل ہوے
شہر مین قیامت آشکارا ہوئی مجکو بہی خبر پہونچی مینے اپنی ہلاکت کا قصد کیا بعضون نے کہا زہر کہا لو
اور بعضون نے کہا چھری سے گلے حلال کرو حضالہ میری دایہ نے کہا اسقدر زہر کہان ملیگا کہ ہم
کہائین بہتر یہہ ہے کہ چاہ دیوان مین گر پڑین بہر طریق جان دینا ہے مجکو دایہ کی رای پسند آئی
اور جب وہ ملاعین محلسرا مین داخل ہوے ہم سب چاہ مین کود پڑے ای شہریار جب قعر چاہ مین پہونچی [پہونچے]
بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی اپنے کو ریگ مین دیکہا یعنی اوس چاہ مین دو گز سے زیادہ
ریگ تہی اس سبب سے ہمکو کوئی آسیب نہ پہونچا مینے دیکہا کہ اوس چاہ مین طاق بکثرت تہے ہم سب [ہین]
اون طاقون مین بیٹہے مینے کہا ای دایہ مینے سنا ہے کہ آفتاب پرست ایسا ہی سرداب بناتے
اور اوس سرداب مین اپنے مردونکو طاقون پر بٹہاتے ہین اگرچہ ہمکو اس مکان مین لاے ہین
لیکن ہنوز ہم زندہ ہین دایہ نے کہا چونکہ کچہہ کہانیکو ہمارے پاس نہین ہے لہذا خود بخود ہماری
جان نکل جائیگی اس اثنا مین میری نظر ایک تختہ سنگ پر پڑی اور اوسپر بخط جلی کچہہ لکہا تہا مینے اوسکو
پڑہا لکہا تہا کہ مین سعدان شاہ اندلسی ہون مین اون لوگونکو وصیت کرتا ہون کہ جو اس چاہ مین
وارد ہون اونکو لازم ہے کہ اس چاہ مین تلاش کرکے نقب پیدا کرین اور راہ نقب سی جہان منظور
خدا ہو وہان اپنے کو پہونچائین ایک روز منجم سے اپنی اولاد اور ملک کا حال مینے پوچہا تہا اوسنے
اس ملک پر غنیم کے آنے سے اور اس چاہ مین عورتون کے گرنے سے مجکو خبر دی یہہ چاہ
قدیم تہا اور نقب اسواسطے میرے حکم سے کندہ کی گئی تاکہ وہ عورتین ہلاک نہون اور اس نقب کا
منہ فلان موضع کوہستان مین نکلا ہے اور یہہ بہی مجکو از روی نجوم کے معلوم ہوا کہ اون عورتونکا
ناموس و جان و مال سلامت رہیگا اور اپنے عزیزون کے پاس پہونچین گی اور آخر ملک رفتہ بہی بازدگر

بسبب اسی نقب کے اونکو ملیگا مین یہہ تحریر دیکہکے خوش ہوئی اور یہہ حال سب سے بیان کیا
بقدر بارہ گز کے وہ چاہ مربع تہا مینے تلاش کرکے وہ نقب پیدا کی اور دہن نقب کہول کے
اوسمین ہم سب داخل ہوئے نقب مین تاریکی تہی مگر خوف جان سے ہم اوسمین روانہ ہوے
جب ہمارے پاؤن مین طاقت رفتار نرہتے تہے تو بیٹہہ جاتے تہے غرضکہ ایکروز ہم سب پر
غلبۂ گرسنگی ہوا تب مینے ایک دیوار پر ہاتہہ مار کے آہ کہینچی میرا ہاتہہ طاق پر لگا اور ایک کوزہ
پر آب میرے ہاتہہ آیا جب تب مینے دوبارہ ہاتہہ بڑہایا تو دوسرا کوزہ بہی مینے پایا اور وہ برنج سے
پر تہا مینے خوش ہوکے یہہ حال دایہ سے بیان کیا دایہ نے کہا اے ملکہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ بادشاہ غفران پناہ یعنی ملک سعدان اندلسی نے یہہ برنج و آب ہی یہان رکہا تہا کہ ہمارے
واسطے کافی ہو اور اسی ایک کوزہ آب اور اسقدر برنج پر اکتفا نکیا ہوگا چاہیے کہ اور بہی ہو یہہ
کہکے دایہ اور کنیزون نے دیوارون پر تلاش کرنا شروع کیا بکثرت کوزے اور برنج پائی
خوش ہوکے ہم سب نے وہ برنج کہائے اور وہان سے روانہ ہوے تا اینکہ آج اس
مکان مین پہونچے آخر جب حساب ہوا تو معلوم ہوا کہ ملکہ محفوظہ وغیرہ چہہ روز نقب مین ہین
القصہ ملک مسعود اس اتفاق پر تعجب کرکے شکر الٰہی بجا لایا آخر لوگونکو اوس غار مین بہیجکے
نقب کے صاف کرنیکا حکم دیا بعد ازان یہہ مقرر ہوا کہ ہزار آدمی مسلح و مکمل اس نقب کی راہ سے
اندلس جاوین اور بیخبر محلسرا سے نکل کے حاکم کو قتل کرین اور شہر پر متصرف ہون آخر ایسا ہی کیا
کہ اول پیادون کو اطراف و جوانب مین بہیجکے مردمان پراگندہ کو جمع کیا اور اونمین سے
ہزار آدمی مسلح و مکمل معہ کریم کوہستانی کے غار مین داخل ہوکے اوس چاہ مذکور سے
نکلے بریدہ بن حصیر اوسوقت طعام کہاتا تہا کہ کریم ایک مرتبہ اوسکی مجلس مین داخل ہوا
بریدہ نے حیران ہوکے اوٹہنے کا قصد کیا کریم نے کہا اے ملعون مین تنہا نہین ہون

اپنے سلاح طلب کرتا کہ مین تجھسے جنگ کرون بریدہ نے کریم پر خوان طعام کہینچ مارا کریم نے
دوڑ کے بریدہ کا ہاتھہ پکڑا اور دونون کشتی مین مشغول ہوے آخر کریم نے اوسکو زمین پر
مارا اور اوسکا سر کاٹ لیا مردمان دیگر نے داخل شہر ہوکے شہر کو بار دگر مسخر کیا اور کفار و نکو جہان پایا
قتل کیا اگرچہ یہہ خبر ابو یزید و شداد کو پہونچی مگر بسبب مقابلہ شہزادہ حیدر کے وہ نہ آسکے
ابو یزید نے کہا ای شداد سنا ہے کہ القائم بامر اللہ بہت بیمار ہین اب چل کے اونکے
لشکر کو مستاصل کرنا چاہیے کہ اصل اصول وہی ہین شداد نے کہا تو سچ کہتا ہے
لیکن اب لشکر گران ہماری جنگ کو آیا ہے دیکھیے کیا ہوتا ہے

## جنگ کرنا ابو یزید و شداد کا شہزادہ حیدر و دلاوران دیگر سے اور زخمی ہونا شہزادیکا شداد کے ہاتھہ سے اور شہادت بعضے دلاوران دیگر کی ؛

راویان اخبار و ناقلان آثار نے اس طرح روایت کی ہے کہ مابین فیروزان و اندلس و مہدیہ کے
ایک منزل تھی کہ اوسکو شور شکدہ کہتے تھے فیروزان وہان سے تین روز کی راہ تھا اور
مہدیہ بارہ روز کی راہ اور اندلس پندرہ منزل اوس منزل پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا
یعنے لشکر شہزادہ حیدر اور ابو یزید کا فقط ایک فرسخ کے تفاوت سے اوترے ابو یزید نے
شہزادے کے پاس کہلا بھیجا کہ ای علوی تمنے دیکھا کہ مینے بطفیل یزید و مروان کیونکر
اوس جادوگر بے ایمان کے ہاتھہ سے نجات پاکے بار دگر تم پر صف جدال و قتال آراستہ کی
شہزادے نے جواب مین کہلا بھیجا کہ ای سگ بد نہاد مردود دغا ؛ نیست مثل تو بعالم بیحیا ؛
تو عجب بیحیا ہے کیا تو نے نہین سنا کہ وہ ساحر کیونکر قتل ہوا اور وہ ایسا تھا کہ اوسنے تجھکو
کفتکاری کی جب یہہ جواب ابو یزید کو پہونچا اوسنے برہم ہوکے شداد سے کہا کہ اب وقت
جواب و سوال نہین ہے جو کچھہ ہوگا میدان مین ظاہر ہوگا غرضکہ طبل جنگ بجا شہزادہ حیدر نے

بھی طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز بعد صف آرائی شعلان خوک دندان سقطی ابو یزید شداد سے
رخصت ہوکے میدان مین آیا اور حریف طلب کیا اس جانب سے اسقال مغربی شہزادے سے
رخصت ہوکے میدان مین گیا اور زخمی ہوا اوسکے بعد عبد المومن مدنی جاکے شہید ہوا دوسرے
روز جبلان کوہ پیکر نے جاکے اوسکو چوبدست سے قتل کیا اور سات کفار اوسکے بعد آئے وہ بھی
بضرب چوبدست جہنم واصل ہوئے شداد یہ حال دیکھکے برہم ہوا اور اپنے نام طبل جنگ بجواکے
میدان مین گیا شداد اور جبلان باہم جنگ مین مشغول ہوئے جبلان نے چوبدست سے
شداد کے مرکب کا کلہ توڑا شداد نے بھی جبلان کے مرکب کو ذبح کیا بعد اسکے کشتی مین مشغول ہوئے
آخر جبلان شداد کو زیر کرکے اوسکے سینہ پر سوار ہوا شداد نے کہا اے جبلان
یہ زیر کرنا صحیح نہین کہ میرے پاؤن نے لغزش کھائی تھی اگر مرد ہے تو میرے سینہ سے اوتر جا
اور بار دگر مجھسے جنگ کر جبلان دلاور اوسکے سینہ سے اوتر آیا شداد شمشیر اژدر دم کھینچکے
جبلان پر دوڑا ہر چند جبلان نے سپر فولادی سے اپنی پناہ کی لیکن کچھ فائدہ نہوا وہ شمشیر
سپر دو نیم ہوا اور سر کو قلم کرکے تا بہ سینہ پہونچی اور جبلان شہید ہوا لشکر جبلان نے جنگ مغلوبہ کیا
مجبول شاہ بن جابل شاہ نے جب اپنے سپہ سالار کو کشتہ دیکھا گریبان چاک کرکے اور
شمشیر کھینچکے لشکر کفار پر دوڑا مردان دیگر نے بھی اوسکی کمک کی اور جنگ مغلوبہ ہوئی ع
نمود آغاز شمشیر یمانی ✤ ز جسم پہلوانان سرفشانی ✤ سنان چون شعلۂ آتش بر افروخت ✤ ز جسم پر
دلان افتادہ جان سوخت ✤ القصہ اوس مغلوبہ مین شداد بدنہاد کے ہاتھ سے شہزادہ حیدر
و امیر معظم الدین و شتہاج دریانشین و مجبول بن جابل شاہ و ملک بسیط بن ملک محیط
سب زخمی ہوئے اور ملک محیط قتل ہوا مجبول کو اوسکے اہل لشکر حبابستان کیطرف
لیگئے اور ملک بسیط اور شتہاج محیط آباد کی طرف گئے اور امیر معظم الدین و

شہزادہ حیدر کو مہتر زرنگ قلعہ فیروزان کی طرف لیگیا اور یہہ سب شمشیر اژدر دم سے
زخمی ہوے تہے بعضون کا زخم ایک انگشت تہا اور بعضونکا دو انگشت شہزادہ حیدر اور
امیر معظم الدین کا زخم دو دو انگشت تہا لیکن اثر زہر سے سب بیہوش تہے چونکہ شداد نے
جنگ مین کوشش بہت کی تہی اس سبب سے کسیکا تعاقب نکیا اور کہا کہ اونکا تعاقب کرنا بیکار ہے
مین جانتا ہون کہ اونمین سے کوئی جانبر نہوگا ابو یزید نے خوش ہوکے تین چار روز اوسی جگہہ
مقام کیا بعد ازان مہدیہ کی طرف روانہ ہوا اور قریب اردوی معلی پہونچا لیکن جاسوسون نے
خبر شکست لشکر شہزادہ حیدر اور زخمی ہونا اوس شہزادہ والا ورکا اور شہادت بعضے دلاورونکی
شداد بدنہاد کے ہاتھہ سے سلطان کوچک کی خدمت مین تمام وکمال بیان کیا سلطان
کوچک یہہ حال سنکے بہت پریشان ہوے اور کہا حقا کہ بعد وفات سلطان مرحوم فلک نے
ہمکو ایک روز بہی خوش نرکہا گویا یہہ سب برکت وخوبی سلطان کے قدم سے تہی غمہا سے دیگر
ایک طرف اور غم آزار سلطان فلک جاہ ایک طرف تہا کہ اب نوبت بہ غشی پہونچی ہی فضل الہی وقوت
بازو شہزادہ حیدر سے اوس ملعون کا فتنہ دفع ہوا لیکن اس ناپاک نے شہزادہ حیدر کو بہی زخمی کیا
اور قباحت یہہ ہی کہ اس کافر کی تیغ کو زہر سے ابداری دی ہے حق تعالی اونکو شفا عنایت کرے
بعد ازان جاسوسون سے پوچہا کہ اب شہزادہ حیدر کہان ہین اونہون نے عرض کی کہ
مہتر زرنگ عیار نے اسمین مصلحت دیکہی کہ شہزادہ حیدر وامیر معظم الدین کو شہر فیروزان مین
لیجاکے حصاری ہوا اس سبب سے ابو یزید وشداد اس جانب آے اور اونہون نے ہمسے کہا
کہ ہمکو کیا ضرور ہے کہ قلعہ کے لینے مین سعی کرین آخر ہماری شمشیر کے زخم سے وہ جانبر نہونگے
بہتر ہے کہ ہم مہدیہ کی طرف جائین اس سبب سے وہ اسطرف آے ہین سلطان کوچک نے فرمایا
الحکم للہ والملک للہ جو کچھہ مرضی الہی ہی وہ ہوگا لیکن اس مرتبہ سلطان فلک جاہ انتقام بامر اللہ کو

اس قدر قوت نہ تھی کہ بدستور جنگ قیس و رود ازسے پر آکے بیٹھین کیونکہ اکثر اوقات اوس
سلطان حمیدہ صفات کو غشی ہیں گذرتا تھا سلطان کوچک زفرمایا کہ خیمہ بیرون شہر لیجاؤ
اور امیر مجاہد الدین لشکر ہین رہین ہین ہی عند الضرورت آونگا القصہ شہر کو پس پشت چھوڑ کے
لشکر اسلام اوترا لیکن آوازہ شرارت ابویزید پلید و شداد بدنہاد نے لوگون کے دل کو پریشان
کیا تھا اور اہل لشکر باہم کہتے تھے کہ کاش شہزادہ حیدر شاہ آگاہ سے یہ ہی کہتے کہ اس
حرامزادے کو بھی جہنم واصل کرو لیکن افسوس یہ امر شہزادے کے دل سے محو ہو گیا اور
اسکو قتل نکیا تا اینکہ آج اوسنے اس دلیری سے سلطان کوچک کے مقابل لشکر کشی کی لشکر
معلی ہین تو یہ گفتگو تھی اور اس جانب ابویزید و شداد بدنہاد بعد طی مراحل و قطع منازل اردوی
کے قریب پہونچا اور خیمہ و خرگاہ برپا کیے دونون لشکرون ہین دو فرسخ کا فاصلہ تھا
ابویزید نے سلطان فلک جاہ کو نامہ لکھکے القاسم مسقطی کے ہاتھ روانہ کیا
سلطان کوچک لشکر ہین تھے جب اونکو خبر ہوئی سلطان نے القاسم کو بلا کے
اوس سے نامہ لیا اور پڑھا نامہ ہین لکھا تھا کہ اے سلطان قائم واے سلطان اسمعیل مثل مشہور ہے
کہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + تجکو تو ایک ساحر نے قید کیا تھا اور مینے سنا ہے کہ
شہزادہ حیدر نے کسی سے باطل سحر حاصل کر کے اوسکو قتل کیا اور اس سبب سے مینے بھی
نجات پائی اور مینے بھی کوتاہی نہین کی اپنے اوسکے عوض ہین ایساز خم اوسکے سر پر لگایا
کہ ممکن نہین کہ وہ اوس سے جان بر ہوا اور مین جانتا ہون کہ اوس ساحر کی اجل شہزادہ حیدر
کے ہاتھ سے تھی کہ وہ قتل ہوا اور مینے نجات پائی آگاہ ہو کہ وہ خیر و برکت سلطان
ابوالقاسم محمد مہدی کی وجہ سے تھی اور اب زمانہ تم سے بر سر عناد ہے اب مناسب
یہ ہے کہ مجھ سے بیعت کرو مین ہی تمہاری عزت کرونگا والا آگاہ ہو کہ شمشیر شدادی کو

اجل سکتے ہین ایک انگشت زخم اوسکا کفایت کرتا ہی سلطان کوچک نے کمال برہمی سے
نامہ دور پھینکدیا القام نے برہم ہوکے نامہ اوٹھا لا اور اون نے اوسکو بعزت گردنے باہر نکال دیا
شداد و ابو یزید کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے طبل جنگ کا حکم دیا

## آراستہ ہونا معرکہ کارزار کا اور مجروح ہونا جمیع امرای اسلام کا شداد نابکار کی شمشیر سے اور شہادت بعضے امرای عالی مقدار کی

یکہ تازان مضمار فصاحت و معرکہ آرایان میدان بلاغت اس طرح بیان کرتے ہین کہ جب القام
اوسطرح خفیف و ذلیل ہوکے ابو یزید کے پاس گیا شداد و ابو یزید اوسکا یہہ حال دیکھکے
نہایت برہم ہوے اور طبل جنگ کا حکم دیا القصہ جب صدای طبل جنگ لشکر کفار سے بلند ہوئی
جاسوسون نے سلطان کوچک سے یہہ خبر عرض کی سلطان کوچک اوسوقت اپنے
پدر بزرگوار کے پاس شہر مین تہے یہہ خبر سنکے فرمایا کہ سر حلقہ دلاوران نصرت قرین امیر مجاہد الدین سے
کہو کہ وہ بہی اپنے لشکر مین طبل جنگ کا حکم دین انشاء اللہ صبحکو مین بہی آونگا غرضکہ تمام شب
دونون لشکرون کو کارسازی حرب مین گذری دوسرے روز بعد صف آرائی ابو یزید معہ اپنے
سردارون مثل شداد و افنس کوفی و خزیمہ کوفی و ابرہہ کوفی و میثاق کوفی و
لبرامی کوفی و جویل بن ذیل شامی و حزیل بن سویل شامی و سفراق یمنی و قیلاق بصری و
ہزال یمنی و منقوس ابسامی و کہرام طایفی و اجحوع بن ججح و بلالاق سقطی و سفالاق سقطی
و البطال سقطی و بیطال سقطی و نیکوس بن نیکس و ہیکل بن ہیکال دمشقی و انکیس بن نکیس و
لاقوس حبشی و ہیطالہ بن ہیطال سقطی و سرافیل زنگی و مستقال زنگی کے سوار ہوکے
میدان مین آیا اب اسکے پاس دولاکہہ چالیس ہزار سوار کی جمعیت ہی اس جانب سے امیر مجاہد الدین
و امیر یعقوب و امیر یوسف و امیر خلیل و امیر اسمعیل و امیر سلطان و امیر ناصر الدین و

امیر شجاع الدین و امیر اسد و امیر غضنفر و امیر علاء الدین و امیر ابراہیم بن امیر معظم الدین و
امیر صلاح الدین و امیر عظیم الدین و ملک منصور نجومی و حاذق نوجوان و رافیل بن ارقال و
سعدان بن رعدان و اسعد بن سعید اندلسی و امیر صالح قیروانی و سید حامد و سید حمید
و سید جنید و سید ارشد و سید رشید و سید کامل و سید ابو المجد و سید ابو العلی
و سید اکمل و سید جلیل و سید جمیل و سید فتیح الدین و سید اشجع و سید حسین
و سید عبد الرسول و سید عبد اللہ بصری و سید ابو الباسط یمنی و سید عبد الباقی
ملکی وغیرہ دلاوران نامدار و بہادران عالی وقار و صید افگنان شہادت شکار نے میدان مین
پہونچکے صف آرائی کی سلطان کوچک بہی مرکب پر سوار استادہ تہے القصہ جب میدان
کارزار خس و خاشاک سے پاک ہوا اور صفوف قتال آراستہ ہولی اول جو شخص لشکر کفار سے
میدان مین آیا اخنس کوفی تہا اور یہ بہادر نے بدل ہی اور یہ شام مین ہزار سوار کی جمعیت سے
ابو یزید کے پاس آیا تہا اور ہشام بن عبد الملک کی اولاد سے تہا ابو یزید و شداد سے
اجازت میدان طلب کی ابو یزید نے اوسکو اجازت میدان دی شداد بد نہاد نے اوسکو پیالہ
جام پس خوردہ دیا اور وہ کافر بشوکت تمام میدان مین آیا اور حریف طلب کیا لشکر اسلام سے
بیلان بن سنان اندلسی اوسکے مقابلے کو گیا اور بعد ہمزبانی نیزہ وری شروع ہوئی بیلان نے
اوسکے ہاتھ سے نیزہ بدر کیا اخنس کوفی نے برہم ہوکے بیلان کو زخمی کیا بیلان کا عیار
اوسکو میدان سے لیگیا سلطان کے حکم سے اوسکو شہر مین داخل کیا تاکہ اوسکا بخوبی معالجہ ہو
بعد بیلان کے ہامان اندلسی گیا وہ بہی زخمی ہوا اوسکو بہی شہر مین لیگئے ارجال عمود باز نے
میدان مین جاکے اور شمشیر اخنس کو رد کرکے ایسا گرز مارا کہ وہ جہنم واصل ہوا لشکر اسلام نے علمون کو
جلوے دیئے خزیمہ ہبر دندان تیغ باز برادر اخنس ابو یزید و شداد کو سے رخصت میدان

حاصل کرکے میدان مین آیا الحاصل ارجال نے ضرب عمود سے خزیمہ کے مرکب کی کمر توڑی اور
خزیمہ نے اوسکے عوض مین ارجال کے سر پر زخم منکر لگایا وقت غروب تھا لشکرون مین
طبل بازگشت بجا ابو یزید نے کچھ پیسے خزیمہ پر نثار کیے اور کہا ابھی تو نے کوئی کام ایسا نہین کیا
کہ زر سفید نثار کرون خزیمہ اگرچہ آزردہ ہوا لیکن دل مین کہا کہ یہہ ملعون نہایت دنی ہے القصہ
اوس شب بار دگر خزیمہ نے اپنے نام طبل جنگ بجوایا اور میدان مین آکے حریف طالب کیا فی
سر حلقہ جنگیان طاغون جنگی نے میدان مین جاکے ایک ضرب شمشیر سے اوسکو قتل کیا ابو یزید ملک
برہم ہوکے شداد سے کہا کہ یہہ عجیب طائفہ ہے کہ کسی وقت مین پائیہ کمی نہین رکھتے شداد نے
کہا کہ یہہ لوگ ایسے ہی ہین جب تو اونہون نے تمام عالم کو مسخر کیا تھا ابو یزید نے کہا کون ایسا
بہادر ہے کہ میدان مین جاکے خزیمہ کا عوض لے ابرہمہ خونخوار نے ابو یزید و شداد سے
اجازت میدان طلب کی غرضکہ بعد اجازت میدان مین آیا اور چوبدست سے طاغون پر
حملہ کیا طاغون کا شانہ اور اوسکے مرکب کی کمر ٹوٹ گئی جب طاغون زمین پر گرا ابرہمہ
مردود نے اوسی حالت مین طاغون کو شہید کیا بعد اوسکے لہراسپ جنگی سلطان کو جاکے
رخصت ہوکے میدان مین گیا ابرہمہ نے کہا تو کون ہے اوسنے کہا تیری جان کا ملک الموت
ابرہمہ نے کہا کس کام کو آیا ہے اوسنے کہا تیری روح قبض کرنے کو ابرہمہ نے ہنسکے کہا
مجھکو نہین پہچانتا ملک الموت مین ہون لہراسپ نے کہا خیر ابھی معلوم ہوا جاتا ہے ابرہمہ نے
چوبدست سے اوسپر حربہ کیا لہراسپ نے سپر فولادی پر اوسکے حربہ کو رد کیا لیکن لہراسپ کے
مرکب کی کمر ٹوٹ گئی لہراسپ نے اوسی جلدی مین تلوار کھینچکے اوسپر وار کیا کہ ایک ران ابرہمہ کی قلم ہوئی
اور مرکب کے شکم کو چاک کیا ابرہمہ گھوڑے کے نیچے گرا اور گھوڑا اوسپر گرا ابرہمہ جہنم واصل ہوا شداد
یہہ حال دیکھکے نہایت برہم ہوا بعد ابرہمہ کے بستان کوفی بیراق کوفی جویل بن ویل شامی نوبت بجو

میدان مین آئے لہراس دلاور نے اون سبکو قتل کیا لیکن جویل بن سویل نے آکے لہراس کو
زخمی کیا اور سید عبد اللہ ثانی کو شہید کیا سید عبد الرسول یمنی نے جاکے جویل کو جہنم واصل کیا
اور خود بہی لقراق یمنی کے ہاتہ سے شہید ہوے عبد الباسط یمنی نے جاکے لقراق یمنی کو
قتل کیا اور خود یلداق بصری کے ہاتہ سے شہید ہوے سید عبد الباری مکی نے سید عبد الباسط
کے عوض یلداق کو قتل کیا خدال و ہذال یمنی و القوس و منقوس طائفی اوسکے بعد میدان
مین گئے اور سید عبد الباری نے اون سبکو قتل کیا اور خود احجوج بن جحج بن حجاج کی
شمشیر سے شہید ہوے دوسرے روز احجوج نے میدان مین آکے سید عبد العلی
اور سید اکمل کو زخمی کیا اور سید رفیع الدین کو شہید کیا دوسرے روز پہر میدان مین آیا
اور سید ارشد کو بہی شہید کیا لیکن امیر غضنفر دلاور نے اوس کافر کے مقابل جاکے اوسکے
ہاتہ سے نیزہ جدا کیا اور اوسکے ضرب عمود کو سپر فولادی پر روکے ایسی تلوار ماری کہ سینہ تک
اوسکو چار پرکالہ کیا لشکر اپنے اپنے قیامگاہ پر پہر گئے ابو یزید نے اپنے سپہ سالار احجوج کا
ماتم برپا کیا دوسرے روز بعد صف آرائی شداد ابو یزید سے رخصت میدان لیکے میدان مین آیا
اور حریف طلب کیا امیر غضنفر دلاور اوسکے مقابل جاکے نیزہ وری شروع کی مگر غلبہ کسی کو حاصل نہوا
القصہ شمشیر بازی مین شداد نے تیغ اژدر دم کہینچکے امیر غضنفر پر وار کیا اور امیر کے سر پر
دو انگشت زخم آیا امیر مرکب سے گر پڑے مہتر ہلال تیز تک امیر کو میدان سے لیگیا لیکن بسبب اثر
زہر کے امیر غضنفر کا حال بد تہا سلطان کوچک کے حکم سے اونکو شہر مین لیگئے حکیم مسیح الملک
بن مسیح الملک سالم جراح کو لیکے امیر غضنفر کے پاس آئے اور اونکے زخم کو دیکہکے کہا کہ
اس زخم مین اثر زہر معلوم ہوتا ہی جسقدر سرکار سلطان مین زہر مہرہ تہا وہ سب منگایا اور جسقدر
امیر کے حلق مین ٹپکایا اور اونکو ہوش آیا سالم جراح اونکے معالجہ مین مشغول ہوا لیکن وہ

کہتا تہا کہ یہہ زخم مشکل سے اچہا ہوگا اگر یہہ زہر مہرہ نہوتا تو شاید دس روز سے زیادہ امیر کی زندگی
نہوتی لیکن بسبب اس زہر مہرہ کے ایک ماہ یا دو ماہ زندہ رہین گے اور امید ہے کہ تندرست بہی
ہوجاوین لیکن شداد بدنہاد نے دوسرے روز میدان مین آکے پہر حریف طلب کیا امیر
علاؤالدین اوسکے مقابلے کو گئے اور زخمی ہوے امیر ابراہیم و امیر یعقوب امیر یوسف
بہی زخمی ہوے سلطان کوچک اس حال سے بہت پریشان تہے اوسی حال مین سلطان
کوچک نے شب کو یہہ واقعہ خواب مین دیکہا کہ ایک جانور سبز رنگ پرواز کنان آیا اور گویا اوس وقت
سلطان مع پہلوانون اور فوج کے میدان مین کہڑے ہین اور اوس جانور سبز نے ہر ایک کے
سر پر اپنا سایہ ڈالا حتی کہ سلطان کوچک بہی اوسکے سایہ سے محروم نرہے اور سلطان
کوچک نے روبرو جو اوسکے سایہ مین آیا اوسکے دماغ سے خون جاری ہوا اور رنگ بہی سبز
ہوگیا از انجملہ بعضے مرکے گر پڑے اور بعضے قائم رہے سلطان اس خواب کے ہول سے بیدار ہوے
اور سلطان بزرگ کو بہی اوسوقت کسی قدر ہوش تہا سلطان کوچک نے یہہ خواب اپنے
پدر سے بیان کیا سلطان فلکجاہ نے فرمایا ای فرزند اہل اسلام کے طالع مین قران نحس آیا ہے
دیکہیے کہ بعد میری وفات کے یہہ رفع ہوگا یا مین بہی اس قران کا دفع ہونا دیکہونگا بعد اس بات کے
سلطان فلکجاہ پر پہر غشی طاری ہوئی لیکن جاسوس خبر لائے کہ لشکر کفا رمین شداد کے نام
طبل جنگ بجا امیر مجاہد الدین نے بہی طبل جنگ کا حکم دیا القصہ دوسرے روز دو دریا سے
لشکر موافق و مخالف نے برابر صف کشی کی شداد بدنہاد میدان مین آیا آج امیر جلیل و
سید جمیل و سید حسین شہید ہوے سلطان کوچک نے یہہ حال دیکہکے آہ کی اور اپنے
خواب کی اسطرح تعبیر دی کہ وہ مرغ سبز رنگ شمشیر زہر آلود شداد سے مراد ہے لازم ہے
کہ سب دلاور اوس سے زخمی ہون اور بعضے کہ جنکی اجل ہے وہ شہید بہی ہون اور بعضے بعد خرابی

شاید شفا پاوین فی الواقعہ جو کچہہ تعبیر خواب شاہزادہ اسمعیل سلطان کوچک کے دل مین آئی تہی
اوسمین ایک سر مو تفاوت نہوا یعنی بعرصہ چند روز مین اوس کافر بدنہاد یعنی شداد نے تمام
دلاوران اسلام و بہادران عالی مقام کو شمشیر اژدر دم سے زخمی کیا اور سید اکمل و سید ابو المجد
وغیرہ سادات عالی قدر کو شہید کیا اب سوای سلطان کوچک و امیر مجاہد الدین کے کوئی
لشکر اسلام مین باقی نرہا لشکر کفار مین خوشی تہی اور مومن بسکے ہر مکان مین دو دو و تین تین آدمی
زخمی تہے سالم جراح اور اوسکے شاگرد اونکے علاج مین مشغول تہے القصہ جب شداد نے
تمام دلاورونکو زخمی کیا تو اوسوقت سلطان کوچک سے کہلا بہیجا کہ ای آل ابو تراب تمہارے
پدر کا تو یہہ حال ہے کہ دس بیس روز کے وہ مہمان ہین اور تمہارے تمام پہلوان اوس حالت مین
گرفتار ہوے اب اون سے زندگی کی توقع نرکہو کیونکہ اونکے زخم اوس شمشیر کے نہین ہین کہ وہ
تندرست ہون اور شاہزادہ حیدر بہی اسی تیغ کی چاشنی چکہہ کے قلعۂ فیروزان مین گئے
اور یقین ہے کہ اب تک مر گئے ہون اب تم کس امید پر جنگ کرتے ہو اولا یہی کہ میرے پاس آکے
مجہسے بیعت کرو شاید تمہاری تقصیر سے درگذر کر کے تمہارے واسطے روزینہ مقرر کرون اور
اگر ایسا نکروگے تو تمکو اختیار ہے جب یہہ نامہ سلطان کوچک کو پہونچا سلطان نے
اوس نامہ کو دیکہکے پہینکدیا اور فرمایا اوس سے کہو کہ ع ز مشرق تا بمغرب گر امام است ٭ علی
و آل او ما را تمام است ٭ ای نابکار دیوانہ ہوا ہے کہ ہمسے توقع بیعت رکہتا ہی ای مردود ع نزد
ہیچکس نیاید بوم ٭ ور ہمان از جہان شود معدوم ٭ ای نابکار جو کچہہ تجہسے ہو سکے اوسمین
تقصیر نکر شداد نے برہم ہو کے کہا کہ ان لوگون سے مدارا خوب نہین ہی اور طبل جنگ کا
حکم دیا القصہ تمام شب دونون لشکر کارسازی حرب مین مشغول رہی دوسرے روز صف کشی
ہوئی شداد میدان مین آیا سلطان کوچک نے فرمایا آج مین میدان مین جاؤن گا

امیر مجاہد الدین نے کہا جبتک مین زندہ ہون یہہ کبھی گوارا نکرونگا کہ آپ میری زندگی مین میدان مین جائین
القصہ امیر مجاہد الدین نے میدان مین جاکے شداد کے ہاتہہ سے نیزہ بدر کیا اور عمود بازی مین
شداد کے مرکب کی کمر توڑی شداد نے دوسرے مرکب پر سوار ہوکے تلوار میان سے
کہینچی امیر نے بہی سپر فولادی سے چہرکی پناہ کی الغرض دونون تیغ بازی مین مشغول ہوے
دونون تیغبازی مین ننے بدل تہے ع قضا شخصیت پنج انگشت دارد ٭ چو خواہد از کسی کامی
برآرد ٭ دو بر چشمش نہد دیگر دو بر گوش ٭ یکی بر لب نہد گوید کہ خاموش ٭ یعنی تقدیر الہی موافق
تعبیر خواب سلطان کوچک واقع ہوئی تہی کہ شداد کی شمشیر سے امیر کے سر پر بہی دو انگشت
زخم لگا عیار امیر کو بہی میدان سے لیگئے راوی کہتا ہی کہ مہتر خرام کا ایک پسر رفتار بن خرام
نامی ہے اوسکی دختر کا شوہر شتاب ہی عقد ہوا تہا اور اوس سے ایک پسر متولد ہوا تہا
جولان اندلسی اوسکا نام ہے اور وہ امیر مجاہد الدین کا عیار ہے جسوقت سے یہہ معلوم
ہوا ہے کہ شداد کی شمشیر زہر آلود ہی اوسوقت سے عیار کمین مین رہتے ہین جسوقت ایک
زخم پہلوان کو لگا عیار فورًا اوسکو میدان سے لیجاتے ہین تاکہ وہ کافر دوسرا زخم لگا کے
اوس پہلوان کو ہلاک نکرے القصہ جب امیر مجاہد الدین بہی زخمی ہوے عیار اونکو لیگئے
لیکن شداد بدنہاد نے بسبب خوشوقتی کے چرخ لگایا اور ابو یزید ناچنے لگا بعد ازان ابو یزید
نے شداد کو فتح کی مبارکباد دی شداد نے کہا یہہ فتح تجکو مبارک ہو کہ دعوی امامت و
سلطنت رکہتا ہی ابو یزید نے کہا اول تجکو مبارک ہو بعد ازان مجکو شداد نے کہا بشرطیکہ
امیر اسمعیل بن احمد پر بہی غالب ہون ابو یزید نے کہا کہ جسوقت یزید و مروان نے تجکو
تمام دلاورون پر غالب کیا تو البتہ سلطان کوچک پر بہی غالب کرینگے شداد نے کہا
سلطان کوچک مین اور دوسرون مین بہت فرق ہی میرے گمان ہین اگر یزید و مروان

بھی زندہ ہوتے تو اونکی جنگ سے اعتراض کرتے وہ دلاور قوت و شجاعت بلکہ کسی چیز مین پایہ کمی نہین رکھتا اب دیکھیے کیا صورت پیدا ہوتی ہے ابو یزید کو شداد کی گفتگو سے عجز ظاہر ہوا خلوت مین حمران بن حمزہ کو طلب کر کے کہا کہ ای حمران مجکو خوف ہے کہ کار درست شدہ خراب نہو کسیطرح سلطان کوچک کو لے آ کیونکہ شداد سلطان کوچک کی جنگ سے خوف کرتا ہے اور اسکا بھی خیال رہے کہ شداد اس حال سے واقف نہو حمران نے قبول کیا حمران فن عیاری مین بمثل ہے خصوصا تبدیل صورت مین اپنا نظیر نہین رکھتا اور ہر ایک لشکر کی حال سے واقف ہے القصہ ابو یزید نے چند روز جنگ موقوف کی ؛

## گرفتار کرنا حمران بن حمزہ عیار کا سلطان کوچک کو بمکر و تزویر اور ملاقات ہونی مہتر شباب سے کہ وہ بھی شداد کو بتیغ اژدرِ دم گرفتار کرنے کیلیے جاتا تہا اور زخمی ہونا سلطان کا اور شہادت بعض عیارون کی

راویان شیرین کلام نے اسطرح روایت کی ہے کہ جب حمران بن حمزہ نے اس کام کمر باندہی تو اوسنے فکر کی کس حیلے سے سلطان کو گرفتار کرے کیونکہ تمام روز سلطان لشکر مین رہتے تھے اور شبکو سلطان بزرگ کے پاس رہتے تھے اور وہان تمام شب بیداری رہتی تہی آخر اوسکی رای مین یہ آیا اور شاہزادہ حیدر کے عیار کی صورت سے مبدل ہوا اور ایک رقعہ شاہزادہ حیدر کی طرف سے لکہا جس وقت سلطان کوچک نے شہر مین جانیکا قصد کیا حمران نے سلطان کو سلام کیا سلطان نے پوچہا تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا میرا نام سنبل ہے اور جو کوئی ہون اس رقعہ سے سلطان پر ظاہر ہو جاویگا سلطان نے وہ رقعہ اوس سے لیلیا اور شاہزادہ حیدر کی مہر دیکہکے نہایت خوش ہوے بعد ازان اوس رقعہ کو پڑہا لکہا تہا کہ اے شاہزادے الحمد للہ حق تعالے نے مجکو ... [illegible]

محروم نہین رکہا یعنی طلسم تحت الارض کو فتح کیا اور تسویل شغزن کی شمشیر کو باطل کیا اور اوس لعین یعنے
شداد کی شمشیر سے زخمی ہوا لیکن سابق مین اوس شمشیر کو مین آلودہ زہر جانتا تہا الا اب معلوم ہوا
کہ اس شمشیر کو بہی سحر سے بنایا ہے اسی ساطان کو بیاک مجکو بہی اب معلوم ہوا یعنی شقیقہ ساحرہ
حالت زخمداری مین مجپیر عاشق ہوئی اور وہ ملک سقط کی خواہر ہے ایک شب بزور سحر میرے
پاس آئی اور اپنا حال تعشق بیان کرکے اپنا نام و نشان بہی ظاہر کیا اور مجسے کہا کہ اگر مجسے انکار
نکروگے تو تمہارا زخم ایک لمحہ مین اچہا کر دونگی و الا اس زخم سے جانبر نہوگے مینے کہا کہ فقط
میرا تندرست ہونا بیکار ہے جب تک سب زخمی تندرست نہون اوسنے کہا کہ یہہ شمشیر بہی صاحب
طلسم نے سرحد مہدیہ مین عقروت جادو نے اوس شمشیر پر طلسم بندی کی ہے مینے کہا کہ اگر تو
رہنمائی کرے تو مین اوس طلسم کو فتح کرون اوسنے قبول کیا اور مجکو طلسم مین لائی اور اب مین ایسی
جگہہ پہونچا کہ جہان مثل میرے دوسرے شخص کی ضرورت ہے کہ وہ سرحد پر بیٹہے اور مین جاکے
اوس بند کو توڑون مینے اوس شاہزادہ عالیقدر سے بہتر کسیکو نہین پایا اگر مناسب ہو تو ا
غلام ملک محیط کے ہمراہ کہ جسکا نام سنبل ہے تشریف لائیے کہ ایک شب سے زیادہ کام نہین ہے
اور گویا اوس برادر کی اعانت سے مین طلسم فتح کرونگا اور بعد شکست طلسم کے سب لاؤ
بہی تندرست ہونگے الحاصل جمران بن جمرہ نے یہہ رقعہ اسطرح لکہا تہا کہ شاہزادے کو
بالکلیہ یقین ہوگیا اور تقدیر مین بہی یون ہی تہا شاہزادہ ایک شاطر کو ہمراہ لیکے اوسکے
ساتہہ روانہ ہوا اور اس امر کی کسیکو خبر نکی القصہ جمران شاہزادے کو کوہستان مین لیگیا
چونکہ شب تاریتی شاہزادے نے فرمایا ای سنبل روشنی بہی ہونا ضرور تہی سنبل عملی نے
فتیلہ بیہوشی نکال کے روشن کیا اور اسواسطے آگے آگے ہوا کہ بوی فتیلہ ان دونون کے
دماغ مین پہونچے الغرض اس تدبیر سے شاہزادے اور شاطر کو بیہوش کیا بعد ازان

جمران نے شاطر کو قتل کیا اور سلطان کو چک کو گلیم عیاری مین باندہ کے روانہ ہوا
قضارا اوسی شب مہتر شتاب کے خیال مین آیا کہ شداد بدبنیاد نے نہایت ہم لوگون پر ظلم کیا ہے
بہتر یہہ ہے کہ آجکی شب اوسکو بہی باندہ لاؤن غرضکہ یہہ ارادہ کر کے روانہ ہوا اور اس طریق سے
شداد پر قابو پایا کہ قریب بارگاہ شداد کے ایک غار تہا مہتر شتاب نے اوس غار سے
نقب دی قضارا دہنہ نقب عین شداد کی خوابگاہ مین نمودار ہوا شداد مست شراب
خواب مرگ مین تہا مہتر شتاب نے نقب سے نکل کے اوسکو بیہوش کیا اور شمشیر اژدر دم
اوسکے پہلو مین رکہی تہی وہ بہی لی اور اوسی نقب کی راہ سے نکل کے اردوی معلی کی طرف
روانہ ہوا قضارا اوس طرف سے جمران لعین سلطان کو چک کو لئے آتا تہا دونون عیارونے
آپسمین ملاقات ہوئی اور ایک نے دوسرے کو پہچانا اور حال بہی رست رست بیان کیا مہتر شتاب نے
کہا اے جمران سلطان کا پشتارہ مجکو دے اور شداد کا پشتارہ تو لے جمران نے کہا
تو اول اپنا پشتارہ وہین رکہ کے میرے پاس آ مین سلطان کو تیرے حوالے کرون شتاب نے
کہا تو ایسا کیون نہین کرتا جمران نے کہا تیرا ایک ہے شاید تو دغا کرے شتاب نے کہا
سبحان اللہ مین تو دغا کرون اور تجہپر دغا کا گمان نہو جمران نے کہا مین مسلمان ہون مجہ پر
دغا نہو گی شتاب نے کہا لعنت خدا اس مسلمانی پر جمران کو یہہ کلمہ ناگوار ہوا اور کہا اے شتاب
مین تجہسے استہزا کرتا تہا والا تجہے ابہی شداد کو لئے لیتا ہون اور سلطان اسمعیل کو
مینے نہایت محنت سے گرفتار کیا ہے یہہ کہکے مہتر شتاب کو خنجر مارا القصہ باہم خنجر بازی
مین مشغول ہوے جمران نے شہزادے کے پشتارے کو عقب مین رکہا اور خود اوسکے
آگے کہڑے ہو کے جنگ کرتا تہا اور فتیلہ رفع بیہوشی روشن کر کے کہا کہ ای مہتر ہیچ تو یہہ ہے
کہ مین تیرا حریف نہین ہو سکتا اپنے شہزادے کو لے اور شداد کو مجہے دے لیکن تجکو

اپنے دین و آئین کی قسم عجب دغانکرنا مہتر شتاب نے کہ مرد مسلمان و سادہ لوح تہا شداد کا
پشتارہ اوسکو دیا اور شہزادے کے پشتارہ کا قصد کیا کہ خود لیکے نکل جاے جمران نے
بجلدی تمام فتیلہ رفع بیہوشی شداد کے دماغ پر رکہا اور اوسکو ہوش آیا اور جمران مہتر
شتاب پر دوڑا اور عقب سے شداد بہی دوڑا شتاب نے دیکہا کہ اب قباحت ہوئی
غرضکہ شتاب دونون سے خنجر بازی کرتا تہا اس اثنا مین مہتر طرفنگ بہی پہونچا مہتر
شتاب نے شہزادے کا پشتارہ اوسکو دیکے کہا کہ مین تو انسے جنگ کرتا ہون اور تو شہزادے کو
ہوشیار کر طرفنگ اوس پشتارے کو گوشہ مین لیگیا اور فتیلہ رفع بیہوشی روشن کرکے بجلدی
تمام شہزادے کے دماغ پر رکہا شداد نے جب یہہ حال دیکہا برہم ہوکے مہتر شتاب سے
لپٹ گیا اور اوس جانب سے جمران نے خنجر مارا غرضکہ مہتر شتاب بہی شہید ہوا غفر اللہ تعالی
اور اوسطرف ہنوز شہزادہ بالکل ہوشیار نہوا تہا کہ شداد بدنہاد بہی وہان پہونچا اور جبتک
شہزادہ اپنی جگہہ سے حرکت کرے کہ شداد نے تلوار ماری اور شہزادے کے سر پر
دو انگل زخم آیا باوجودیکہ شہزادے کے پاس اسلحہ نتہا مگر طرفنگ سے خنجر لیکر اوسی حالتمین
شداد پر وار کیا اور اوسکی ران پر ایک بالشت زخم آیا اور طرفنگ جمران کو زخمی کرکے
اور شہزادے کو اپنے دوش پر سوار کرکے مہدیہ مین لے آیا القصہ جب تمام سردار اور
دلاور معہ سلطان کے زخمی ہوے اب فوج اسلام کو تاب نرہی شہر مین داخل ہوکے
حصاری ہوے برج و بارہ کو توپ و تفنگ سے آراستہ کیا اور کفارون نے شہر کا محاصرہ کیا
کیونکہ قلعۂ شہر پناہ مہدیہ مہتر وفا اور حکیم ابوالخیار منجم اور حکیم ابراہیم مہندس اور اوستا شاپور
معمار کی سعی سے ساعت سعید مین نہایت متانت و استحکام سے تیار ہوا تہا اس سبب سے
کفار اوسکو فتح نہین کرسکتے تہے اور اس چند روز مین مرحلہ و مورچہ و برج و فضائل اطراف

بنانے نے کہ فوج دشمن کا قریب آنا مشکل تھا اور مہتر طرفنگ اور مہتر جولان و مہتر شمیم
مہتر کامل وغیرہ عیاران اسلام شب و روز نگہبانی قلعہ مین سرگرم تہے لیکن جب شداد کی ران پر
معہ جمران کے زخم لگا تہا وہ بہی مہتر طرفنگ کے خنجر سے زخمی ہوگیا تہا جب یہہ دونون اپنے لشکر
نکبت اثر مین آئے دو تین ساعت شب باقی تہی ابو یزید یہہ خبر سنکے باہر آیا اور شداد
و جمران کا یہہ حال دیکہکے آزردہ ہوا شداد نے کہا اے ابو یزید تو کیون رنج کرتا ہے
مین نہایت خوش ہون کیونکہ میرا زخم ران عنقریب اچہا ہو جائیگا اور جو زخم کہ میرے ہاتہ سے
اسمعیل کے سر پر لگا ہے وہ گل شہادت ہے اوسکو باغ جنت مین پہونچائیگا بعد ازان جمران
سے پوچہا کہ تیرا زخم کیسا ہے اوسنے کہا میرا زخم بہت خفیف ہی کیا کرون طرفنگ کا خنجر میرے
پانون مین لگ گیا الا مین بہی اوسکو جواب دیتا اور مین مہتر شتاب کو قتل کرکے اوسکا سر
لایا ہون ابو یزید نے جمران کو انعام دیا اور خلیفہ جمران مہتر شبرنگ کو حکم دیا کہ اس سر کو
سات روز تک لشکر مین پہراؤ کیونکہ مہتر شتاب امراے جلیل القدر سے کم نہ تہا دوسرے روز
خبر آئی کہ سلطان کو چیک جہاری ہوے القصہ ابو یزید نے شہر کا محاصرہ کیا اور
شبرنگ عیار مہتر کا سر نیزہ پر بلند کرکے معہ جمیع عیارون کے شب و روز پہراتا تہا
ایک شب بیرون لشکر ایک بلندی پر شراب طلب کرکے پینا شروع کی ناگاہ دور سے ایک سیاہی
نمودار ہوئی شبرنگ نے دیکہا کہ کوئی عورت جاتی ہی کسیکو بہیجکے اوسکو اپنے پاس طلب کیا اور اوسکا
حال پوچہا اوسنے کہا مین قبیلہ بنی عامرہ سے ہون اور میرا شوہر متمول تہا اور کوفہ مین تجارت
کرتا تہا بالفعل میرے شوہر عبد اللہ مصری نے کچہہ جنس خرید کرکے ابو یزید و شداد کے
پاس آنیکا قصد کیا راہ مین قزاقون نے میرے شوہر کو قتل کیا اور مال لوٹ لیا اور میرے پانون مین
بسبب پیادہ روی کے آبلے پڑ گئے چنانچہ تم بہی دیکہو یہہ کہکے شبرنگ عیار کو اپنا پانون دکہایا

شبرنگ نے دیکھا کہ پانون مین مہندی لگی ہے اور دو تین آبلے بھی جا بجا نمودار ہین بمجرد دیکھنے اون پاے نگارین کے وہ بے اختیار ہوگیا اوس عورت نے جب ادسکے دل کو فی الجملہ اپنی طرف مایل دیکھا دفعتًا اپنے مونہہ سے برقع ہٹا کے اپنی صورت بھی اوسکو دکھائی شبرنگ پر ریو زنگ اوس صورت کے مشاہدہ سے صورت دیوار ہوا اور پوچھا اے جمیلہ اب تیرا کیا ارادہ ہے اور کہان جاتی تھی اوسنے کہا مین جاتی تھی کہ ابو یزید سے کچھ لوگ لیکے اون قزاقون سے اپنا مال واپس کرون شبرنگ نے کہا مین تیرا مال مسترد کرادونگا اور اگر مسترد نہوگا تو جو کچھ تو کہے گی اپنے پاس سے دونگا بشرطیکہ تو میرے حال پر بھی توجہ کر اوس عورت نے کہا یعنے یہہ کہ مین تمکو قبول کرون خیر کیا مضائقہ ہے بعد ازان اوس عورت نے کہا اے شبرنگ تو شراب بھی پیتا ہے لاکہ تیری یاد مین مین بھی پیون مینے عبد اللہ مصری کی محبت ترک کی قصہ مختصر اوس عورت نے شراب مین بیہوشی ملاکے سبکو بیہوش کیا اور معہ شبرنگ ساٹھہ آدمیون کے سر کاٹے اور مہتر شتاب کا سر لیکے بطریق امانت ایک غار مین دفن کیا اور بعد چند روز کے اوس سر کو نجف اشرف مین لیگئی اور وادی السلام مین اوس سر کو دفن کرکے خود بطریق مجاوروں کے بلباس فقیری وہان بیٹھی اور یہہ سیمتن کنیز تھی کہ مہتر شتاب نے آخر عمر مین اوسکو خریدا تھا اگرچہ اس سے کوئی فرزند نہوا تھا لیکن یہہ نتیجہ اوس سے یادگار رہا کہ جو مذکور ہوا اب حال ابو یزید اور اوسکے لشکر کا سنیے راوی اس حکایت سراپا غرابت کو اسطرح بیان کرتا ہے کہ جب دوسرے روز صبحکو شبرنگ کے قتل کی خبر جبران کو پہونچی اوسنے اپنا گریبان چاک کیا اور بحال خراب ابو یزید و شداد کے پاس آکے تمام حال بیان کیا ابو یزید نے کہا آخر معلوم بھی ہوا کہ یہہ کام کسکا تھا اوسنے کہا یا امیر الکفار ہر چند مینے تفحص کیا لیکن کچھہ حال معلوم نہوا او یقین ہے کہ یہہ کام عیاران اسلام کا ہوگا یہہ کہتا

اور خاک پر لوٹتا تہا کیونکہ شبرنگ کو بجاے فرزند کے جانتا تہا شداد نے کہا اگرچہ
مین ابہی سوار نہین ہو سکتا لیکن حدید بن حداد پہلوان کو کہ مثل میرے ہے حکم کرتا ہون
تاکہ وہ جاکے شہر کو مسخر کرے اور ایک متنفس کو زندہ نچہوڑے القصہ دوسرے روز حدید بن
حداد فرزند خواندہ شداد با فوج گران تسخیر قلعہ کے واسطے سوار ہوا کفار باگرز و عمود قلعہ کیطرف
متوجہ ہوے مہتر طرفنگ وغیرہ عیار بالاے قلعہ تہے سعید توپ انداز نے مہتر طرفنگ سے کہا کہ
جو کچہہ مین کہون اسپر عمل کرو پہر دیکہو مین کس طرح حدید کو معہ دلیکے واصل جہنم کرتا ہون عیارون نے
قبول کیا اور سب خاموش ہو گئے کفار نے دیکہا کہ اہل قلعہ مطلق حرکت نہین کرتے بعضون نے کہا کہ بسبب
خوف کے اونکا یہہ حال ہے القصہ جب یہہ فوج قریب پہونچی اوسوقت سعید نے توپ کو سر کیا ضرب
توپ سے حدید معہ تین ہزار آدمیون کے ناپدید ہوا اور دود توپخانہ نے عالم کو گہیر لیا جب
ہوا صاف ہوئی کفار نے دیکہا کہ قلعہ اپنے حال پر ہے مگر حدید ناپدید معہ تین ہزار آدمیون کے
جہنم واصل ہوا لشکر باقی ماندہ نے یہہ حال جاکے شداد و ابو یزید سے کہا ابو یزید نے کہا
کہ سواے شداد کے یہہ کسی مین قدرت نہین ہے کہ قلعہ کو مسخر کرے شداد نے حدید کے
ماتم مین گریبان چاک کیا حمران بن حمرہ نے عرض کی کہ مین حقیقت ہماسے قلعہ سے واقف ہون
یہہ قلعہ نہایت مستحکم ہے اسکا ہاتہہ آنا مشکل بلکہ محال ہے مگر جب اس قلعہ مین آذوقہ تمام ہو
اور اہل قلعہ گرسنگی سے بتنگ ہون توشاید اوسوقت قلعہ تمہارے ہاتہہ آوے شداد نے
کہا اے نابکار تو نے پیشتر کیون نہ کہا تاکہ حدید قتل نہوتا حمران نے کہا مین حدید کو ایسا سمجہا تہا
کہ یکایک قتل ہو شداد نے کہا اس صورت مین قلعہ پر میرا یورش کرنا بیفائدہ ہے اسقدر
صبر کرنا چاہیے کہ اہل قلعہ گرسنگی سے بتنگ ہون اور اوسوقت تک زخمی بہی مر جائین ابو یزید نے
یہہ راے بہت مناسب ہی تا کجا آخر قلعہ فتح ہوگا شداد نے کہا اے حمران و اے ابو یزید

میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ مین اوسوقت تک بیکار نہ ہون ابو یزید معہ لشکر گران قلعہ کی محاصرہ مین
مشغول ہے اور مین لشکر لیکے افریقیہ کو جاؤن کہ اکثر ناموس ان علویون کے اوس شہر مین
ہین اوس شہر کو مسخر کرکے دختر رکن الملک کو اپنے قابو مین لاؤن اور اونکی اولاد کو قتل کروا
ابو یزید نے شداد کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا اے سگ مردانہ باش القصہ شداد ایک
لاکہ بیس ہزار سوار کی جمعیت سے معہ جبران افریقیہ کی طرف روانہ ہوا جب یہہ خبر وحشت اثر عہدیہ مین
منتشر ہوئی عجب طرح کی ہیبت عہدیہ مین آشکار ہوئی کیونکہ شاہزادہ اسمٰعیل اور پہلوان دلاور سب زخمی تہے اور سلطان بزرگ کا
بسبب بیماری کے سب سے زیادہ حال بد تہا دونون سلطانون کا تخت برابر بچہا تہا جب افریقیہ کی
طرف شداد کے جانیکی خبر سلطان نے سنی آہ سرد کہینچی اور آنکہون سے اشک جاری
ہوے اور بکرر کلمہ کفی باللہ وکیلا زبان پر جاری ہوا اور اہل افریقیہ کو سپرد خدا کیا اور ہر وقت
اونکے واسطے مناجات کرنا شروع کی

## جانا شداد بدنہاد کا افریقیہ کی طرف اور جنگ کرنا دلاور جلادت آئین سے یعنی امیر جلال الدین کا شداد سے اور زخمی ہونا اوس امیر کبیر کا اوس کافر کے ہاتہ سے قتل ہو دلاوران دیگر کے اور مآل کار شداد کا ❊

واقفان نیکہ در سخن فردانند ❊ شرح این داستان چنین کردند ❊ کہ جب شداد ایک لاکہ بیس ہزار
سوار کی جمعیت سے معہ جبران افریقیہ کیطرف روانہ ہوا منزل بمنزل آتے آتے قریب پہونچا
عہدیہ کا تمام حال اہل افریقیہ کو معلوم ہوتا تہا امیر جلال الدین نے بارہا ملکہ عالیہ خاتون سے
عہدیہ جانیکی اجازت طلب کی ملکہ عالیہ خاتون نے امیر کو رخصت ندی اور فرمایا کہ مجکو خوف ہے
کہ شاید فوج کفار اس طرف بہی آوے اوسوقت مشکل ہوگی اس شہر مین تمہارا رہنا مناسب ہے
اب کہ جاسوسون نے شداد بدنہاد کے آنے کی خبر امیر جلال الدین و ملکہ عالیہ خاتون سے

بیان کی ملکہ نے امیر مذکور سے کہلا بھیجا کہ یا امیر جس بات کا مجکو اندیشہ تھا وہی اب ظاہر ہوا
امیر نے عرض کی کہ اے ملکۂ آفاق اب مین رخصت ہوتا ہون یا اوس لعین بیدین کو قتل کرتا ہون یا اپنی
برادران ایمانیکا شریک ہوتا ہون ملکہ نے امیر کو سپرد خدا کیا اور اوس دلاور نے چالیس ہزار سوار کی
جمعیت سے شہر کو پس پشت رکھکے لب دریاے افریقیہ خیمہ برپا کیا اور اوسی مقام کو میدان
جنگ مقرر کیا لیکن گویا ملکہ کو امیر کے زخمی ہونے سے آگاہی تھی کہ اسباب تحصن و قلعہ بندی
بھی مہیا کر کے توپ و تفنگ سے برج و فصائل کو آراستہ کیا اور جو برج کہ میدان جنگ کیطرف تھا
اوسمین ملکہ خود آ کے بیٹھی شاہزادہ معز الدین ابو الحسن جو ہر کا سن گیارہ سال چار ماہ کا
تھا اور شاہزادے نے تا حال سواے تحصیل علم و ورزش تیر اندازی و نیزہ کے دوسرا
کام نہین کیا تھا او شاہزادہ نہایت صاحب حیا تھا لیکن ابو الحسن تحصیل علم بھی کرتا اور فنون
عیاری اور رندی بھی حاصل کرتا تھا اور نہایت شوخ طبع تھا چنانچہ مضمون میمون کا اوپر ذکر ہو چکا ہے
القصہ جب شداد نزدیک پہونچا امیر جلال الدین کو اس مضمون کا نامہ لکھا کہ یا امیر
مینے سنا ہے کہ تم بہادران روزگار و دلاوران زمانہ ہو اگر عقل بھی ہو تو مین تمکو ایک نصیحت
کرتا ہون اور وہ یہہ ہے تمنے سنا ہوگا کہ مینے سلطان کوچک سے معہ جمیع دلاوروں کے
کیا سلوک کیا یعنی حیات مین اون سب کو قتل کیا اگر ایک ماہ یا دو ماہ زندہ رہے تو کیا ہوگا آخر
تیغ اژدر دم سے جانبر نہونگے پس تم کیون اونکی حمایت کر کے اپنے کو مہلکہ مین ڈالتے ہو
مناسب یہہ ہے کہ آ کے میری ملازمت اختیار کرو جو ملک پسند کروگے تمکو عنایت کرونگا اور بیٹی
ملکہ عالیہ خاتون کے حسن کی نہایت تعریف سنی ہے اسوقت تو کچھ نہین کہتا مگر وقت پر کہا جاے گا
جب نامہ امیر جلال الدین کو پہونچا امیر نے نامہ کو پڑھکے پارہ پارہ کیا اور فرمایا کہ تمام لوگ
اسپ بیتاب کرین اور ایلچی کا منہ سیاہ کر کے گدھے پر سوار کیا اور نہایت ذلت سے

اوسکو رخصت کیا شداد کو جب یہہ خبر پہونچی نہایت برہم ہوا اور کہا کہ آجتک میرے ایلچی سے
کسی نے یہہ سلوک نہین کیا القصہ طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز بعد صف آرائی مراوق کوہی
شداد سے رخصت ہوکے میدان مین آیا سعید مکی نے اوسکے مقابل جاکے اوسکو قتل کیا
الحاصل دس روز کی جنگ مین ہر روز تین چار کفار قتل ہوتے تہے اور دوسرے روز اسی قدر
مسلمان شہید ہوتے تہے تا انیکہ قریب بیس کفار اور اسیقدر مسلمان قتل ہوے ملکہ عالیہ خاتون کو
برج سے بذریعہ دوربین یہہ مقدمات دیکہتی تہین اور اپنی نادانی پر گریہ کرتی تہین و شاہزادہ معز الدین
یہہ تماشا دیکہنے سے اسواسطے منع کرتی تہین کہ یہہ صاحبقران زادہ ہی شاید اسکی طبیعت برہم ہو
القصہ ایک شب شداد نے اپنے نام طبل جنگ بجایا امیر جلال الدین نے بہی اپنے نام طبل جنگ کا
حکم دیا دوسرے روز بعد آراستگی صفوف قتال و جدال اوس طرف سے شداد بدنہاد اور اس طرف سے
امیر جلال الدین عالی نژاد میدان مین آئے اور بہم نگاہ ور ہوے جسوقت شداد نے امیر جلال الدین کو
دیکہا معاملہ ایلچی یاد کرکے بسبب غصہ کے کانپنے لگا اور کہا ای بے نصیب برگشتہ بخت مینے تجکو کیا بُرا
لکہا تہا کہ تونے میرے نامہ اور ایلچی سے وہ سلوک کیا آخر مین وہی دلاور ہون کہ ضرب شمشیر
اژدرہم سے جمیع دلاوروں کے دماغ سے سودائے پہلوانی دفع کرکے اسجانب آیا ہون
امیر جلال الدین نے کہا باش ای نابکار و ای ناپاک غدار تجکو کیا لازم تہا کہ ملکہ عالیہ خاتون کا
نام اوس طرح لے اب شداد کو دریافت ہوا کہ امیر جلال الدین کا غصہ اسی سبب سے تہا
بعد ازان کہا کہ ای امیر جلال الدین جبتک زندہ ہو حمایت کرو جسوقت تیغ اژدردم سے شہید
ہوگے اوسوقت خاموش ہوگے امیر نے کہا تجسے دوسرا کام بہی ہوسکتا ہی یا فقط اسی شمشیر زہر آلود کے سبب سے
اپنے کو پہلوان جانتا ہے شداد کو یہہ کلمہ امیر کا ناگوار ہوا اور کہا ای امیر جلال الدین
مین تجسے بزور کشتی و پہلوانی جنگ کرونگا اور اس شمشیر سے جنگ نکرونگا کیا تم مجکو کمزور سمجہتے ہو

یہہ کہکے نعرہ کیا اور اپنی تعریف مین ان دونو بیتون کو تکرار کیا ۔ منم شداد کندر زور و
قوت ❊ بہ پشم خوک صحرائی چہ پشم است ❊ اگر سلطنت دیا آید درین دم ❊ بجا کشن افگنم چون
وقت خشم است ❊ اوسکے کلام رزالت آمیز پر امیر نے خندہ کیا آخر باہم نیزہ بازی شروع ہوئی
مگر ایک کو دوسرے پر غلبہ نہوا الحاصل کشتی شروع ہوئی امیر جلال الدین نے دل مین
انصاف کیا کہ مین اس ملعون کو ایسا نہ جانتا تہا القصہ شداد نے کہا یا امیر جلال الدین
بہنے تمنے جنگ شمشیر موقوف کی بزور دست و بازو تمسے لڑونگا یہہ کہکے شمشیر شاطر کو دیدی
اور امیر جلال الدین سے دست و گریبان ہوگیا الحاصل تین روز و شب باہم کشتی ہوئی
وقت گرسنگی قدرے طعام کہاکے پہر کشتی مین مشغول ہوتے تہے امیر جلال الدین نے
کہا کہ آفرین ہو تجہہ مین تجکو ایسا زور آور نہ جانتا تہا لیکن آخر روز سویم کہ ہنوز غالب و مغلوب مین
تمیز نہوا تہا کہ شداد بدنہاد نے یکایک امیر کو غافل کرکے اوس شاطر سے شمشیر لیکے غلاف سے
کہینچی اور جبتک امیر خبردار ہون اوس لعین نے امیر پر شمشیر کا حربہ کیا اور کہا ہرچند کہ مین
تمپر اور تم مجہپر غالب نہوے لیکن تمکو اس زخم شمشیر سے تمہارے برادرون سے ملحق کرتا ہون
یہہ کہکے امیر کے سر پر تلوار ماری اور چار انگشت زخم امیر کے سر پر آیا امیر جلال الدین کا
لشکر یہہ حال دیکہکے شداد پر دوڑا اور مغلوبہ واقع ہوئی امیر جلال الدین کو عیار سید اوٹہا
لے گئے اور اوسیوقت ملکہ کے حکم سے امیر جلال الدین کو شہر مین داخل کیا اہل لشکر بہی
شہر مین داخل ہوے اور دروازہ بند کیا اور قلعہ بند ہوے شداد نے بعد فراغ مغلوبہ کے
ہرچند سعی کی کہ قلعہ مین داخل ہو لیکن میسر نہو آخر قلعہ کا محاصرہ کیا ملکہ خود قلعہ کا اہتمام کرتی تہین
اور جوہر بہی باوجود اوس سن و سال کے کوشش کرتا تہا شہزادہ معز الدین صاحبقران کو
اس امر کا نہایت رنج تہا اور کفار ہر روز آگے بڑہتے آتے تہے ملکہ عالیہ خاتون معہ خواتین

دیگر کے ہر روز مناجات کرتی تہین اور مہتر ہوشنگ بن مہتر طرفنگ برادر کلان مہتر زنگ
ملکہ کے ہمراہ تہا چنانچہ جوہر بعض امور عیاری مین اوسکا شاگرد ہے مہتر ہوشنگ نے ہر چند سعی کی
کہ شداد کو ہلاک کرے مگر بسبب جمران بن جمرا کے میسر نہوا ایک روز کفار نے اہل قلعہ پر یورش کیا
اور قریب تہا کہ قلعہ فتح ہو جاوے ملکہ عالیہ خاتون معہ خواتین دیگر کے سر برہنہ مناجات کرتی ہین
شہزادہ معز الدین نے اپنی مادر سے کہا کہ ای مادر مہربان مین بہی معہ اپنی برادر جوہر کے اس برج مین
مناجات کرتا ہون یہہ کہکے اوس برج مین گیا اور دونون نماز مین مشغول ہوے چار کنیزین برج
مین انکے ہمراہ تہین اور اوسطرف شداد نے قسم کہائی تہی کہ کل جبتک قلعہ کو فتح نکر لونگا آرام
نکرونگا دوسرے روز کہ خورشید خاور نے دریچہ برج حوت سے سر نکالا شداد بدنہاد مسلح و
مکمل ہوا اور گرز گران سنگ خارا شکن ہاتہہ مین لیکے تسخیر قلعہ افریقیہ کا متوجہ ہوا اور مسلمانونکا
حال نہایت ابتر تہا اور اوس شب کو تمام اہل افریقیہ گریہ وزاری و نالہ بیقراری مین مشغول تہے القصہ
جب شداد بدنہاد تسخیر قلعہ کا متوجہ ہوا کفار نے چار جانب سے قلعہ کی طرف رخ کیا اور سب سے
زیادہ شداد بن شدید بذات خود کوشش کرتا تہا یعنی گرز گران ہاتہہ مین تہا اور زرہ پہنے تہا
اور سپر فراخ دامن دست چپ مین تہی اور سب کے آگے آگے چلا جاتا تہا اور قلعہ مین شور قیامت
برپا تہا اس اثنا مین بلطف قادر قدرت نماو کریم کارساز نے ہمتا یہہ وہ بیابان سے ایک گرد مختصر
نمودار ہوئی سے کہ ناگہہ ز تقدیر رب مجید ٭ یکی مختصر گرد آمد پدید ٭ چہ گردی کہ سامان فضل خدا ٭
نکو گرد چشم و دل طوطیاست ٭ فرح یافتہ جسم خاکی از و ٭ عدوی جفا را بلاکی از و ٭ جب دامنہ
گرد شگافتہ ہوا ایک سوار مہر شکوہ نمایان ہوا
بعد ازان لہالہ ای امیر جلال الدین سر تا پا سلاح لعل نگار پہنے ہوے اور نقاب انداختہ مانند
برق لامع کے کہ آیہ یکاد البرق یخطف ابصارہم اوسکے مشابہ ہے حق کفار مین صادق آتا تہا
نمودار ہوا اور اوسکا مرکب بہی مانند برق و باد کے جست و خیز کرتا تہا کہ یکی مرکبی چون ابر شبہا تہی

فروزان زبرج شرف کوکبی ٭ بجستن چو برق و برفتن چو باد ٭ ہمانا کہ از برق و از باد زاد ٭ بنسبی رسید
اگر بر وشش ٭ زمین سوختی از شرار سمش ٭ خود مع لعل نگار بسر سپر و شمشیر کمر بین و سپر پشت پر نیزہ ہاتھ
مین لیئے ہوئے اور عیار نقاب دار بہی لعل پوش جلو مین اس شان و شوکت سے میدان مین آیا
کفار و اہل قلعہ اوسکو دیکہکے حیران ہوئے لیکن اوس سوار یکتاز نے بہوت سے ایسا نعرہ کیا کہ
زمین صحرا اوسکی ہیبت سے کانپنے لگی حتی کہ مرکبون نے رم کیا چنانچہ یہہ دو بیت اوستاد کے
اوسیکی شان مین صادق آتی ہے ؎ چنان نعرہ زد آن یل اندر مصاف ٭ کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف
یکے نعرہ آمد ز حلقش بدر ٭ کہ آہن ہلا نرہ اور یدہ جگر ٭ بعد ازان اوس نقابدار شہریار نے مغیب کو یا
کر اے شداد بد نہاد اب ان بیچارون سے کیا چاہتا ہے ایک پہلوان اس شہر مین تہا وہ بہی
تیرے ہاتھ سے زخمی ہوا اے ملعون خدا سے شرم کر تو نے عورتون کی قتل پر کمر باندہی ہے اگرچہ
شداد نے یہہ آواز سنی لیکن جب اوسکو معلوم ہوا کہ ایک سوار سے زیادہ نہین ہے
اوسنے کچہہ اوسکا خیال بہی نکیا اور قلعہ کی طرف اوسیطرح متوجہ رہا جب نقابدار نامدار نے
دیکہا کہ شداد نہین پہرتا دوبارا غیب سے پکارا کہ اے حرامزادے ادہر آکہ تیرا حریف مین ہون اول
مجکو جواب دے بعد ازان تجکو اختیار ہے شداد اب بہی نہ پہرا لیکن اپنے سردارون
اور سپاہ سے کہا کہ کیا تم سب برائے تماشا کہڑے ہو تم مین سے ایک شخص جاکے اس
گمنام روپوش کو جواب دے آخر چ دمشقی کہ جملہ شجاعان شام سے تہا نقابدار کی طرف متوجہ ہوا
نقابدار نے اوسکے تمام حربے رد کرکے مع مرکب اوسکو چار ٹکڑا کیا صحیح و صحیح اوسکے بعد گئے
اور نقابدار نے اونکو بہی جہنم مین واصل کیا اور خود لشکر کفار پر جا پڑا اور یہہ اشعار گویا اوسیکی شان
مین موزون کیئے ہین ؎ بروز نبرد آن یل ارجمند ٭ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭ برید و درید و
شکست و ببست ٭ یلان را سر و سینہ و پا و دست ٭ تہوڑے عرصہ مین قریب ستر کفار نامور کے

اوس نقابدار نے قتل کئے اور طرفہ یہہ کہ اوس پیادہ نقابدار نے بہی کہ جو جلو مین تہا ساتہہ آدمی
اسطرح ضرب خنجر سے قتل کیے کہ ناظرین انگشت بدندان تہے جمران بن جمران نے یہہ حال دیکہہ کے
شداد سے کہا کہ اے شداد آمین تجکو ملک الموت کو دکہاؤن شداد متعجب ہو کے پہر اور
کہا جو کوئی ہو اول مین اوسکو قتل کرلون بعد ازان تسخیر قلعہ مین مشغول ہون یہہ کہکے نقابدار کے
مقابل آیا نقابدار کو نہایت قصیر القامت دیکہہ کے کہا کہ اے نقابدار گمنام یہہ کون سا طریقہ ہے
نقابدار نے کہا اے حرامزادے حملہ کر اور طریقہ دیکہہ لے شداد نے کہا مجہسے تیرا عداوت کا
سبب کیا ہے اور تو کہان سے آیا ہے اور تیرا نام کیا ہے نقابدار نے کہا اے ملعون
بیار آنچہ داری ز مردی نشان ٭ کہ در رزمگہہ نیست جای زبان ٭ اے نابکار لازم نہین ہے کہ اسرار الٰہی
تجہ ایسے کفار پر ظاہر ہون ملکہ عالیہ خاتون بہی بالائے برج سے بذریعہ دوربین وہ تماشا
دیکہتی تہین اور نصرت نقابدار کی پروردگار سے دعا کرتی تہین مہتر ہوشنگ سے پوچہا کہ تم اس
نقابدار کو جانتے ہو ہوشنگ نے قسم کہا کے عرض کی کہ مین نہین جانتا اور اس مقدمہ مین غلام کو
سب سے زیادہ حیرت ہے بلکہ مین اوسکو فرشتہ آسمانی تصور کرتا ہون لیکن جب شداد ہمزبان نہین
خفیف و خوار و ذلیل ہوا نیزہ پکڑ کے نقابدار کی طرف متوجہ ہوا نقابدار نے طعن سویم مین نیزہ
اوسکے ہاتہہ سے بدر کیا شداد نے عمود اوٹہایا نقابدار نے تین ضرب عمود سپر فولادی پر رد کین شداد نے
عمود بہی ہاتہہ سے پہینکدیا اور قبضۂ شمشیر پر ہاتہہ ڈال کے کہا کہ یہہ طمانچۂ اجل ہے نقابدار نے
ایک ہاتہہ مین سپر لی اور دوسرے ہاتہہ کو خالی رکہا جس وقت شداد نے سپر پر شمشیر لگائی نقابدار
قدرے سپر کو نیچا کر دی اور دست راست سے ایسا طمانچہ مارا کہ شداد کے دو دانت ٹوٹ گئے
شداد نے شمشیر کو میان مین رکہ کے کہا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا نقابدار نے کہا بسم اللہ
اپنے دل کا یہہ بہی ارمان نکال لے القصہ عرصۂ تین ساعت کی کشتی مین نقابدار نے اوسکی کمر

زنجیر مین ہاتہہ ڈال کے کہا کہ خبردار ہوجا الحاصل نقابدار نے نعرۂ اللہ اکبر کرکے اوس کافر کو زور
اول مین ہاتہہ پر علم کر لیا لیکن اوسکی کمر زنجیر ٹوٹ گئی اور او سنے زمین پر گرکے بہاگنے کا قصد کیا
او شمشیر اژدر دم سے نقابدار پر حملہ کیا نقابدار نے اس مرتبہ بزور دست و بازو اوسکے ہاتہہ سے
شمشیر چہین لی اور اوسی شمشیر سے اوسکو قتل کیا ؎ قضا گفت گیر و قدر گفت وہ ٭ فلک گفت
احسن ملک گفت زہ ٭ بیک لحظہ ان ناصبی جان بداد ٭ تو گفتی کہ ہرگز ز مادر نزاد ٭ سر پر شور ش
تہ خاک بہ ٭ جہان از تن نجس او پاک بہ ٭ لیکن جسوقت نقابدار ولا اور اوس کافر سے جنگ کرتا تہا
حمران بن حمر ابہی ایک طرف استادہ تہا اور عیار نقابدار کہ وہ بہی نقابدار تہا ایک طرف کہڑا تہا
ناگاہ عیار نقابدار نے حمران کے عقب مین آکے ایسی ہول اوسکے سر پر لگائی کہ اوسکی کلاہ
دس قدم پر جا گری حمران نے حیران ہوکے عقب مین نگاہ کی عیار نقابدار کو دیکہا برہم ہوکے
کہا کہ ای خانہ خراب یہہ کیا حرکت تہی نقابدار عیار نے کہا ای حرامزادی مین تجہہ سے ایکبات کہتا ہون
میرے آقا او تیرے آقا مین باہم جنگ ہوتی ہی پہر ہم کسواسطے کہڑے ہوکے تماشا دیکہین حمران نے
برہم ہوکے کہا ای خیرہ سر کیا تم ہمارے قتل کیواسطے آئے ہو یہہ کہکے نقابدار عیار کو خنجر مارا غرضکہ
باہم جنگ مین مشغول ہوئے حمران عیار زبردست اور خنجر باز نے بدل تہا جسوقت کہ اوس نقابدار نے
شداد کو قتل کیا حمران نے جست کی نقابدار عیار نے ایسی کمند ماری کہ وہ اوسمین اولجہہ کے
گر پڑا نقابدار عیار نے ایسا خنجر اوسکے پہلو پر مارا کہ حمران بہی جہنم واصل ہوا القصہ جب یہہ دونون
بے ایمان جہنم واصل ہوئے کفار نے گریبان چاک کیئے او ربا حال خراب ان دونون نقابدارون
کی طرف متوجہ ہوئے غرضکہ جنگ مغلوبہ شروع ہوئی اور نقابدارون نے اونکو قتل کرنا شروع کیا
ملکہ عالیقدر نے جب شداد کا قتل ہونا ملاحظہ کیا دروازۂ قلعہ کہول کے فوج باہر بہیجی چونکہ لشکر کفار
بے سردار تہا اکثر قتل ہوئے او قلیل بہاگ گئے اور کچہہ لوگون نے ایمان قبول کیا لیکن ملکہ عالیہ تو نے

مہتر ہوشنگ و سید اعزالدین وغیرہ سے کہلا بہیجا کہ میری طرف سے جاکر اس
نقابدار عالی مقدار کو دعا کہو اور شکریہ ادا کرکے اوسکو منزل لائق مین لاکے بٹھاؤ اور مجلس شاہانہ
برسم ضیافت اوسکے واسطے آراستہ کرو اور اگر ہو سکے تو اوسکا نام و نشان بہی دریافت کرو
کہ یہہ جوان کون ہے کہ فی الحقیقت وہ صاحبقران ہے کہ جسنے ایسے ملعون کو کہ جسنے تمام بہادران
اور دلاوروں کو معہ سلطان کو چاک کے زخمی کیا تہا کس خوبی سے جہنم واصل کیا حتٰی کہ رستم و
افراسیاب اس دلاور کے حلقہ بگوش ہین سید اعزالدین و مہتر ہوشنگ وغیرہ نے
ملکہ کے حکم سے اوس نقابدار کو لاکے ایک مکان بادشاہی مین بٹھایا اور ملکہ بہی اوس
مکان سے قریب تہی اور ملکہ اوس نقابدار کی محبت مین بیخود ہوگئی تہی اور غرفہ سے بار بار نقابدار کو
دیکہتی تہی اور ہر وقت محبت زیادہ ہوتی تہی حیران تہی کہ آیا یہہ جوان کون ہے کہ جسکے دیکہنے سے
میرے دل مین محبت زیادہ پیدا ہوتی ہے بعد اسکے ملکہ نے طرب افزا خواص سے کہا
کہ تو جاکے میرے فرزند شہزادہ معزالدین اور جوہر کو اپنے ہمراہ لے آ تاکہ وہ بہی اس
جوان نقابدار سے ملاقات کرین کہ ایسے دلاور کا دیکہنا ضرور ہے طرب افزا خواص اوس
برج مین گئی کہ جہان شہزادہ مناجات مین مشغول تہا اوسکو معہ جوہر کے نماز مین مشغول پایا
طرب افزا نے صبر کیا کہ جب شہزادہ نماز سے فارغ ہوگا تو اوسکو حکم ملکہ سے آگاہ کرونگی
غرضکہ اوسنے بہت عرصہ تک صبر کیا مگر شہزادہ نماز سے فارغ نہوا اور اسقدر رکعت کو طول دیا تہا کہ
گویا تمام قرآن کریم دل مین پڑہا جو کنیزین شہزادہ پر مقرر تہین اونسے پوچہا کہ شہزادہ
کس وقت فارغ ہوگا اونہون نے کہا ہم نہین جانتے القصہ طرب افزا تنگ ہوکے پہر
ملکہ کی خدمت مین آئی اور تمام حال بیان کیا ملکہ نے حیران ہوکے پہر طرب افزا سے کہا جاؤ
اور کہو کہ ای شہزادے تم جس امر کے واسطے نماز و دعا مین مشغول تہے فضل الٰہی سے

اوسکا سرانجام ہوا یعنی شداد بدنژاد نقابدار نوجوان کے ہاتہہ سے کہ جسکے نام و نسب کا
حال ہمکو معلوم نہین ہے قتل ہوا تم تشریف لاؤ اور نقابدار سے ملاقات کرو طرب افزا پہر گئی
اور شہزادے اور جوہر کو نماز مین مشغول پایا اوس کنیز یا پری زاد سے پوچھا کہ یہہ نماز کب تک
ختم ہوگی سمن و یاسمن نے کہا کہ ہنوز رکعت اول ہے یہہ سنکے طرب افزا کے ہوش
جاتے رہے اور ایک لحظہ کے بعد ملکہ کا پیغام بآواز بلند بیان کیا لیکن کچھہ جواب نہ سنا آخر
بتنگ ہوکے ملکہ کی طرف روانہ ہوئی لیکن آنجناب سید معزالدین و مہتر ہوشنگ نے
نقابدار کو مسند پر بٹھا کے نہایت خاطر و مدارات کی اور ملکہ کی طرف سے دعا کہہ کے کہا کہ
ملکہ عالیقدر رخ انور سے نقاب دور کرنے اور اظہار نام و نسب کیواسطے کہتے ہین نقابدار نے کہا
کہ اے سید و اے مہتر اگر مجکو اپنا افشای راز منظور ہوتا تو مین نقاب کیون ڈالتا لیکن یہان یہی
مین مصلحت دیکہتا ہون کہ نقابدار رہون القصہ بہت سماجت کی لیکن نقابدار نے قبول نکیا
جسقدر نقابدار نقاب دور کرنے مین معذرت کرتا تہا اوسیقدر ملکہ کا شوق زیادہ ہوتا تہا
آخر ملکہ نے خواجہ سعادت کی زبانی کہلا بہیجا کہ مین تمکو مثل شہزادہ معزالدین کے اپنا فرزند
جانتی ہون غیر اگر اورون سے اپنا راز پوشیدہ کرتے ہو مگر اپنی مادر سے پوشیدہ نکرو مین
تمہاری بجاے والدہ کے ہون نقابدار نے جواب مین کہا میری طرف سے عرض کرو کہ
اگر ملکہ کو ناگوار نہو تو میری یہہ عرض ہے کہ جب مجکو بجاے شہزادہ معزالدین کے جانتی ہین
تو ملکہ کو مجھ سے بہی روپوشی نکرنی چاہئے ہم بہی اپنے چہرے سے نقاب دور کرینگے اس بات سے مہتر ہوشنگ
اور سید معزالدین کمر دبیر سے آزردہ ہوے اور کچھہ اسکے خیال مین آیا الا خاموش رہے
لیکن ملکہ نے جواب مین کہلا بہیجا کہ اگر تمہارے روبرو ہو جاؤن تو جائز ہے کہ تمہاری مادر ہون
لیکن تم جانتے ہو کہ مین دوسرے کی محکوم حکم ہون دوسرے عورت ہون مجھہ مین اور تم مین بہت

فرق ہے نقابدار نے کہا جو کچھ ہوا اگر فی الواقعہ میری مادر ہو تو مجھسے روپوشی کرنا چاہیے والا ہم بھی
اپنی صورت نہ دکھائینگے القصہ یہانتک نوبت پہونچی کہ ملکہ نے حجرے مین بیٹھ کے روبرو پردہ
زنبوری آویزان کیا اور نقابدار نامدار کو روبروی حجرہ بٹھا کے خود باتین کرنا شروع کین اور کہا
کہ ای فرزند والا و نور چشم اوس احسان کے مقابل کہ جو تمنے مجھپر اور تمام اہل شہر پر کیا ہے دل
نہین چاہتا کہ تمہارا احوال مہمل رہے اور مین اسواسطے اصرار کرتی ہون کہ اگر تمہارا نام و نسب ظاہر ہوگا
تو دوستانہ ہمین بھی تمہارا حال بیان ہوگا بس مین چاہتی ہون کہ تمہارا نام و نسب بھی ظاہر ہو تاکہ مین تمکو
یاد کرکے دعا کیا کرون نقابدار نے کہا [illegible] بعد المہین بھی ایسا جانتا ہون
کہ تمہارے لیے [illegible] ہوا ہون لیکن چونکہ میری زبان سے بالفعل یہہ نکل گیا کہ روی گرامی بے نقاب
دیکھون ملکہ نے کہا ای فرزند کیا کرون آئینہ حجاب مانع ہے نقابدار نے کہا جبکہ مین تمہارا فرزند ہوا تو حکم
آئینہ حجاب سے نکل گیا اس اثنا مین طرب افزا نے آکے شہزادے کی نماز کا حال بیان کیا
ملکہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ نماز تازہ ہے آج دیکھی ایک نے کہا کہ طفل ہین اسیطرح اونکے خیال
مین آیا ملکہ نے برہم ہو کے فرمایا کہ جسطرح ہوسکے اونکو میرے پاس لے آؤ اور جوہر کو کھینچ لاؤ
یقین ہے کہ اوسی نے اس طرح کی نماز معز الدین کو تعلیم کی ہوگی طرب افزا تو اوس طرف گئی
اور اسطرف ملکہ نے نقابدار سے کہا کہ ای فرزند آخر میری بات قبول نہین کرتے اور یہہ وہ سلوک
تمسے کیا کہ کسی سے نہین کیا اس مقام تک کوئی نہین آیا خیر اگر اپنا منہ نہین دکھاتے ہو تو نام
و نسب بیان کرو نقابدار نے کہا کہ ای والدہ مکرمہ و ای قبلہ و کعبہ جبکہ ہم اپنا نام و نسب بیان کرین
تو اپنا مونہہ بھی دکھائین کیونکہ یہہ دونون امر لازم و ملزوم ہین اور ای والدہ صاحبہ اگر قبول کیجے
کہ ہم اپنا مونہہ دکھائین تم ہمارے روبرو چلی آؤ تو خوب ہے والا مین شرط کرتا ہون کہ بعد نقاب دور کرنیکے
البتہ تم اپنی شکل مجکو دکھاؤگی اسبات سے لوگون کے دل مین کچھ اور گمان ہوا اور کنیزین آپسمین کہتی تہین

کہ یہہ نقابدار بہت شریر ہی ظاہر مین تو مادر کہتا ہی اور باطن مین کچہہ اور ارادہ ہے یعنی اسکے دلمین
یہہ گمان ہے کہ جسوقت ملکہ ہمکو دیکہیگی ہمپر عاشق ہوجائیگی القصہ بعد اسکے نقابدار نے کہا
کہ ای والدہ مجکو تمہاری خاطر عزیز ہی مین اپنے چہرے سے نقاب دور کرتا ہون یہہ کہکے اپنے چہرے سے
نقاب دور کی اور اوسکے عیار نے بہی نقاب دور کی جسوقت کہ ملکہ اور سید اعز الدین اور ہوشنگ کی
نظر ان دو اوج خورشید کمال پر پڑی ہر ایک حیرت سے مبہوت ہوگیا یعنی جمال شہزادہ فلک
شوکت قدر قدرت مریخ صلابت مشتری سعادت خورشید رفعت پناہ ماہ مثال خورشید برج ہمت
و اجلال صاحبقران زمانہ استقبال و حال شاہزادہ معز الملک و الدین کو دیکہا اور دوسرا جوہر تہا
ملکہ بعد حیرت بہزار سعی گویا ہوئی اور فرمایا ای فرزند سچ کہو کہ تمہہ مین اور اونمین کہ جو درمیان
برج کے نماز طولانی مین مشغول ہے معز الدین کون ہے شہزادے نے ہنسکے کہا کہ ای
والدہ معظمہ معز الدین مین ہون کہ بتوفیق خدا شداد کو مینے قتل کیا اور نماز گزار میرا برادر خواندہ
عمید بن عماد جنی ہی اور وہ کہ بصورت جوہر نماز کرتا ہے وہ عمید کا ابن عم عمید جنی ہے اور یہہ
حال کہ مین کیونکر گیا اور شداد کو کیونکر قتل کیا نہایت عجیب و غریب ہی اسکو بہی عرض کرونگا اب
ملکہ کو یقین ہوا کہ وہ نماز احاطۂ طاقت بشری سے دور تہی کہ ہر رکعت مین اسقدر طول دیا تہا اور علاوہ اسکے
طرب افزا نے آکے کہا کہ ای ملکہ ہزار افسوس کہ شہزادہ اور ابو الحسن جوہر یکایک اوس حجرے سے
غائب ہوگئے ملکہ نے شہزادے کو اندر طلب کرکے گلے لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا اور
جوہر پر بہی نہایت مہربانی فرمائی اور اپنے فرزند سے حال پوچہا بیان کرنا شہزادہ معز الدین کا
حقیقت خواب اور ملکہ کے دل سے حیرت واقعہ کو دفع کرنا شاہزادے نے عرض کی
کہ ای قبلہ و کعبہ جسروز شداد بدنہاد نے اہل قلعہ پر عرصۂ کارزار تنگ کیا تہا اور مجکو یقین ہوگیا تہا
کہ کل قلعہ ہمارے قبضہ سے نکل جائیگا مینے بسبب رنج کے اوس شب و روز کچہہ نکہایا اور تمام شب

فلان گوشۂ باغ مین ہین اور جوہر عبادت مین مشغول رہا مگر میرا قصد ہوا کہ کسیطرح قلعہ سے نکلون
مگر ممکن نہوا کیونکہ مجکو معلوم تہا کہ تم مجکو نہ جانے دوگی ناچار ہو کے مناجات شروع کی آخر
عالم واقعہ مین ایک بزرگ ظاہر ہوے اور اونکی صورت مانند ماہتاب کے درخشان تہی اونہون نے
مجپیر مہربانی کرکے کہا کہ ایفرزند عالی قدر و الا امکان واے صاحبقران اگرچہ تمہاری صاحبقرانیکا
وقت ظہور نہین آیا اور اوسوقت مین ابہی چند سال باقی ہین لیکن اوٹہو کہ تمہاری دعا درگاہ باریمین
قبول ہوئی کل جاکے شداد کو قتل کرو مینے کہا اے بزرگوار اگر یادر مجکو نہچہوڑین تو کیا کرون فرمایا
واقعہ وہ گوارا نکرینگی لیکن صبحکو ایک تمہارا دوست بنی جان کہ اوسکو تمہارے خاندان سے
دعوی غلامی ہے تم سے ملاقات کریگا اپنا مطلب اوس سے بیان کرنا وہ تمہاری مہم کو حسب دلخواہ
سرانجام دیگا بعد اسکے کہ شداد کو قتل کرو فلان حجرہ کہ اسی قلعہ مین ہے وا کرنا اور فلان
صندوق سے فلان ثمر نکالنا اور وہ ثمر دو عدد تہے ایک تو مینے تمہارے جد سلطان ابو القاسم
محمد مہدی کو دیا کہ جسکے سبب اونہون نے ثعبان کو قتل کیا اور دوسرا ثمر وقت رخصت اونکو
دیا کہ اسکو باحتیاط تمام رکہو گویا یہہ آج کے واسطے تہا اے شاہزادہ معز الدین تم اوس
ثمر کو کہ ضر السموم ہم اوسکا نام ہے فلان فلان ادویہ مین اوسکا مرہم اور حلوا بنا کر خود بہی اوس
حلوے کو نوش جان کرو اور سلطان کو چیک ودلاوران دیگر کو بہی دو اور مرہم اونکے
زخمون پر لگاؤ فضل الہی سے وہ سب تندرست ہو جاینگے اور دولت کفار کا زمانہ اب گیا یہہ
فرماکے نظر سے غائب ہوگئے جب مینے اون جناب کا اسم شریف پوچہا فرمایا کہ میرا نام
شیخ وحید الدین معنبر ہے مینے بیدار ہو کے جوہر سے یہہ حال بیان کیا اوسنے کہا
شہریار مین بہی حاضر تہا مجہسے فرمایا کہ حمران بن حمزہ کو تم قتل کرو جب صبح ہوئی ہم اس فکر مین تہے
کہ یکایک دو طفل وجیہ آئے اور ہمکو سلام کیا مینے اونکا حال پوچہا اونہون نے کہا ایشہریار

ہم تمہارے غلامزادے ہین عمید بن عماد حبشی ہمارا نام ہے میرے پدر نے طلسم آہوان مین تمہارے جد کی ملازمت کی تہی اور جس روز تمہارا تولد ہوا مین بہی اوسی روز پیدا ہوا میرے پدر نے سن ہفت سالگی مین مجکو لاکے تمکو دکھایا اور کہا کہ روز تولد اس شاہزادہ صاحبقران کے تو بہی تولد ہوا ہے مینے غائبانہ تمہارا حلقۂ غلامی اپنے کان مین ڈالا بعد ازان میرے پدر نے قضا کی مین گاہ گاہ تمہارے پاس آتا تہا اور بطریق خفیہ تمکو دیکہہ جاتا تہا آج تمکو متفکر دیکہہ کے ظاہر ہوا تاکہ تمہارا حال دریافت کرون اور یہہ میرا بیر عم حمید نام ہے اور تمہارا غلام ہے اے والدہ مہربان جب مینے یہہ حال سنا نہایت خوش ہوا اور اپنا تمام حال معہ خواب کے بیان کیا عمید نے کہا اے شہریار طلسم آہوان سے ایکدست سلاح لعل نگار سلطان نے میرے پدر کو عنایت کیا تہا وہ حاضر ہے تمکو معہ جوہر کے قلعہ سے لیچلونگا اور خود معہ حمید کے تمہاری اور جوہر کی شکل سے یہان رہونگا تاکہ تمہاری والدہ کو ظاہر نہو مینے خوش ہوکے قبول کیا اور آخر ایسا ہی ہوا کہ ایک اسپ و نیزہ اور سلاح لعل نگار اوسنے لا کے مجکو دیا اور فضل خدا سے میرا خواب سچ ہوا اور مینے شداد کو قتل کیا جب شہزادے نے یہہ حال بیان کیا اوسوقت عمید و حمید بہی ظاہر ہوے ملکہ نے دونونکو فرزند کہا اور انعام دیکے رخصت کیا بعد ازان ثمر حرز السموم صندوق سے نکال کے اور مرہم و حلوا تیار کرکے ملکہ و امیر جلال الدین و شاہزادہ معز الدین و ابو الحسن جوہر و مہتر ہوشنگ مہدیہ کی طرف روانہ ہوے

## انکی داستان موقوف رکہکے دو کلمہ احوال مہدیہ اور حال وفات سلطان قائم بامر اللہ اور شکست ابو یزید کی سنیئے

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح بیان کرتے ہین کہ جب دلاوران اسلام معہ سلطان کو جنگ کے تیغ اژدردم سے زخمی ہوکے مہدیہ مین داخل ہوے اور لشکر اسلام بہی بسبب نے سردار کے

عیاروں کے مشورے سے شہر میں چلا آیا اور سلطان فلک جاہ کا حال بسبب امراض شدیدہ کے روز بروز بدتر ہوتا تھا اور زمانہ غشی نے اسقدر طول کیا تھا کہ شاید شبانہ روز میں دو ساعت غشی سے نجات ہوتی تھی سلطان کوچک بھی اپنے پدر کے پاس تھے امیر مجاہد الدین وغیرہ بھی اپنے اپنے مکانوں میں تھے اور حکیم ابو المسیح و استاسالم جراح انکے علاج میں مشغول تھے مگر کچھ فائدہ نہوتا تھا قریب ایکسو بیس آدمیوں کے زخمی تھے بس ہر روز قریب تین چار آثار کے مرہم تیار ہوتا تھا تمام دوا خانہ خالی ہوگیا تھا لیکن کسی زخمی کو اسقدر آرام نہوا کہ ایک شب بآرام خواب کرے اور غم سلطان فلک جاہ سلطان کوچک کے دل پر علاوہ تھا اور بسبب کثرت لشکر کے شہر میں کسیقدر گرانی بھی تھی اور یہہ امر بھی پریشانی مردم کا باعث تھا ابو یزید پلید آہستہ آہستہ چند سلابت کوچے بنا کے قلعہ کے نزدیک چند توپیں لیگیا تھا اس سبب سے زیادہ اہل اسلام کے دل پر ہراس غالب تھا اسی ایام میں تاریخ بارہویں شوال ۳۳۳ ہجری شب جمعہ کو سلطان فلک جاہ نے آنکھہ کھولی اور سلطان کوچک سے فرمایا اے فرزند عالی قدر کل نفس ذائقة الموت لباس حیات آدمیان مستعار ہے اور اوسکا اساسہ عمر نہایت ناپایدار ہے ۔ آری اساس عمر کسی پایدار نیست ٭ دار فنا محل ثبات و قرار نیست ٭ اے فرزند ہر مصائب پر شاکر و صابر رہنا اور جادۂ عدالت سے ایک قدم انحراف نکرنا میں نے تمکو اپنا ولیعہد کیا برادران و اقربا سے بخوبی سلوک کرنا اگر میں اسی ایام میں اس عالم سے انتقال کروں میری وفات کو پوشیدہ کرنا تاکہ دشمن دلیر ہوکے تسخیر قلعہ میں سعی نکرے یہہ کہکے بیہوش ہوگئے سلطان کوچک و امیر مجاہد الدین و امیر خلیل و امیر ناصر الدین وغیرہ اوسوقت حاضر تھے سلطان کوچک اور سرداروں نے اسقدر گریہ کیا کہ جسکی حد نہیں بعد نصف شب کے شدت گریہ سے سلطان وغیرہ کو اندک غفلت طاری ہوئی ناگاہ آواز کلمہ شہادت سلطان کوچک کے کان میں آئی آنکھہ کھول کے دیکھا کہ سلطان بزرگ کلمہ پڑھتے ہیں سلطان کوچک نے پوچھا اے پدر بزرگوار خیر تو ہے

سلطان نے کہا ای فرزند الوداع الوداع یہہ کہکے اور سبکو اپنے عقائد پر شاہد کرکے کلمہ پڑھا
اور نام ائمہ معصومین زبان پر جاری کرکے رحلت کی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اغفر لہ وارحمہ اس سلطان عالیجاہ کا
زمانۂ سلطنت دس سال تہا دلاوران اسلام یہہ حال دیکہکے باہر چلے آئے خواتین نے جب یہہ خبر سنی
ملکۂ عالم افروز وغیرہ نے شور وغوغا کا قصد کیا سلطان کوچک نے موافق وصیت پدر کے سبکو
منع کیا اور اوس عالی درجات کی وفات کو مخفی کرکے باہر آئے امیر مجاہد الدین امیر خلیل و
امیر یعقوب و امیر ناصر الدین وغیرہ نے اوسی وقت شب مین سلطان کوچک کو بر در تخت پر
بٹہلاکے اونسے بیعت کی اور جشن جلوس فتح پر موقوف رکہا بعد ازان سلطان کوچک نے
فرمایا ای دلاوران صاحب شوکت وای بہادران عالی ہمت وای نامداران صاحب یقین وای برادران
دین وای پہلوانان دور از کبر وغرور وای بہادران سراپا ہوش وشعور اب تمہاری کیا صلاحت ہے
میرے خیال مین یہہ آتا ہے کہ جبتک یہہ ملعون پلید یعنی ابو یزید وفات سلطان سے خبردار ہو مین
یورش کرکے اوسکے لشکر پر جا پڑون اور جنگ مغلوبہ کرون کہ حصاری ہونے سے نہایت تنگ ہون
اور حصاری ہونا ہمارے واسطے عار ہے سبہون نے کہا ہماری بہی وہی رائے ہے کہ جو سلطان کی
رائے ہو اور ہم بندہ حکم ہین اور مصلحت بہی یہی ہے القصہ سلطان اسمعیل نے کہ اب اونکا سلطان
فلک قدر خطاب ہوا ہے یہہ مقرر کیا اور سلطان جنت منزل القائم بامر اللہ کو بطریق امانت
دفن کرکے صبح روز جمعہ کو اوس حالت زخمداری مین سلاح پہن کے باہر نکلنے کا قصد کیا سب
امرائے نامدار بازخمہای گران اسپان عربی پر سوار ہوکے بہ ہیئت اجتماعی سلطان فلک قدر
کے ساتہہ روانہ ہوئے تمام فوج بہی ہمراہ ہوئی ایک مرتبہ دروازۂ قلعہ کہولا اور ایک عیار کو
ابو یزید کے پاس بہیجکے سلطان فلک قدر نے اوس سے کہلا بہیجا کہ ای ابو یزید ہم تیرے
محاصرے سے تنگ آئے ہین اور ہمکو معلوم نہین کہ ہمارے سردار ونکے زخم کب تک اچہے ہون

آج روز بازار سعادت وشہادت ہی ہم تجہسے ایک جنگ مغلوبہ کرینگے دیکہیے خدا کسکو فتح دیتا ہی
جب خبر ابو یزید کو پہونچی اوسنے اوسیوقت نقیبونکو بہیجکے تمام سردارونکو طلب کیا اور اونسے
حال کہکے تیاری لشکر کا حکم کیا القصہ تمام کفار مسلح ومکمل ہوے اور بہ توقع مناسب اعلی سوار ہوے
ابو یزید بہی تخت فیلان پر سوار ہوکے میدان کی طرف روانہ ہوا اور اوسجانب جب سلطان فلک قدر
معہ دلاوران اسلام قلعہ سے باہر آیے کفار انکو زخمی جانتے تہے شمشیر وگرز ونیزہ لے کے
بایزید و یا مردان گویان دلاوران دین وبہادران نصرت قرین کی طرف متوجہ ہوے بہادران اسلام نے
بہی کرار غیر فرار علی ابن ابی طالب اسد اللہ الغالب سے نصرت طلب کرکے شمشیرین غلاف سے
کہینچیں اور اون لعینون پر جا پڑے ع یکی بادم تیغ گردن برید ٭ یکی با سنان چشم جوشن درید
یکی گفت گیر و یکی گفت ہان ٭ بگردون بر آمد فغان یلان ٭ یکی گفت بحر وشش مردانہ ٭ یکی گفت خامش
فرزانہ ٭ یکی زد بفرق ویکی بر کمر ٭ دو حصہ نمود و بیفگند سر ٭ دو لشکر بیکدیگر آمیختند ٭ بہ تیغ وسنان خون
ہم ریختند ٭ نہ در دل پدر را غمی از پسر ٭ نہ پروا پسر را زجان پدر ٭ زخون خلائق دران دشت کین
محیط بلا موج زن بر زمین ٭ چنان گرم ہنگامہ جنگ شد ٭ کہ راہ نفس بر گلو تنگ شد ٭ القصہ
ایسی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ فلک پیر نے باوجود گردش لیل ونہار کے ایسی جنگ کم دیکہی تہی
کفارون نے بہی اوس جنگ مین بہت کوشش کی لیکن دلاوران شمشیر زن وبہادران صف شکن نے
اونپر عرصہ کارزار تنگ کیا باوجود اوس نامداری کے دونون ہاتہون مین تلوارین لیئے ہوے
شمشیر زنی کرتے تہے اہل لشکر بہی داد دلاوری دیتے تہے اوس مغلوبہ مین امیر مجاہد الدین
دلاور نے اخنس وبطیس وقیس کوفی کو معہ بارہ کوفیون اور شامیون کے قتل کیا اور سرداران
دیگر نے ایک سو اسی کفار کو جہنم واصل کیا اور امیر یعقوب نے اسیمہ بن خزیمہ اور برہام بن
ابرہہ کو معہ دس سردارون اور ایک سو ستر آدمیون کے قتل کیا امیر ناصر الدین نے بسلوق

بن بسراق کوفی کو معہ سو آدمیون کے قتل کیا امیر یوسف نے شلتاق بن ملیاق کو معہ پانچ سردار
اور ایکسو ساٹھ آدمیونکے قتل کیا امیر خلیل اور امیر جلیل اور امیر سلطان نے لائق بن یلدا
بصری و ہزل بن ہزال مینی و نفیس بن منقوس لسائی کو معہ دو سو آدمیون کے قتل کیا امیر
شجاع الدین و امیر اسد و امیر غضنفر و امیر علاء الدین نے املاق بن شفلاق سقطی و بطال
بن بیطال و نکیس بن ملنوس و ہیطلہ بن ہیطال کو معہ پانسو آدمیون کے قتل کیا اور لاقوس
دمشقی کو چیر ڈالا امیر صلاح الدین نے تلقوس زنگی کو قتل کیا القصہ ہر ایک سردار نامدار نے تین
چار سردار معہ سو دو سو کفار کے قتل کیے اور تعریف جنگ سلطان فلک قدر المنصور بقوت اللہ
اسمعیل بن احمد سے زبان قلم عاجز و قاصر ہے مگر یہہ قطعہ شاہنامہ کا باوجود تکرار کے اونکی
تعریف و توصیف مین مناسب ہے ٭ بروز نبردان یل ارجمند ٭ بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭
برید و درید و شکست و بہ بست ٭ یلانرا سر و سینہ و پا و دست ٭ بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ٭ یکی را دو
کرد و دو را چار کرد ٭ مگر تیغ او آیت سجدہ بود ٭ کہ بودش سر سرکشان در سجود ٭ غرضکہ جنگ کنان
قریب پہونچکے علمدار کو قتل کیا بعد اوسکے ایک فیل کی خرطوم کہ جن ہاتہون نے ابو یزید کا تخت تہا
تیغ سے قلم کی وہ لعین تخت سے اوترکے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر کو تحریص جنگ مین
کوتاہی نکرتا تہا لیکن اوسکا لشکر بہی اسقدر قتل ہوا کہ کشتون کے پشتے ہو گئے اور بقیۃ السیف بہاگے
ابو یزید اونکو گالیان دیتا تہا مگر وہ سماعت نکرتے تہے کہ ناگاہ ایک پیادہ گرد آلود نے آکے ابو یزید کو
سلام کیا ابو یزید نے پوچہا تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اوسنے کہا مین شداد کا
ملازم تہا اور مژدہ میرا نام ہے ابو یزید نے کہا شداد کا کیا حال ہے اوس پیادے نے
اول گریہ کیا بعد ازان تمام حال بیان کیا جب ابو یزید نے یہہ سنا کہ شداد بہی جہنم واصل ہوا
اوس پیادے کو قتل کیا بعد ازان اپنا گریبان چاک کیا ابو یزید کے جلودار نے کہا اگر اب قتل ہوتا

منظور ہے تو خیر والا تا پائداری نگزیر کہ اسکے بعد بھاگ گئے کے بہی فرصت نہ لگی ابو یزید نے عنان کرب
پہیر کے فرار پر قرار اختیار کیا قریب تین ہزار آدمی اوسکے ہمراہ بہاگے اور باقی طعمہ تیغ غازیان
اسلام ہوئے لیکن سلطان فلک قدر گردون بارگاہ یعنے المنصور بقوت اللہ جب اوس
ملعون یعنے ابو یزید کے بہاگنے پر مطلع ہوئے فرمایا اے دلاوران نامدار و اے بہادران نصرت
شعار اس حرامزادے کو زندہ بچانے دو کہ مبادا بار دگر فساد برپا کرے اور چونکہ اوسکے بہاگنے کی
سمت معلوم نہ تہی اس سبب سے امیر ناصر الدین فیروزان کی جانب اور امیر خلیل قیروان کیجانب
اور امیر یعقوب بیابان کی جانب اور امیر یوسف کوہستان کی جانب روانہ ہوئے کیونکہ اسی
چار جانب کفار بہاگے تہے اور معلوم نہ تہا کہ ابو یزید کس فوج کے ہمراہ گیا ہے اور یہ سردار جب اول بہاگے ہوؤنکے
قریب پہونچتے تہے اونکو قتل کرتے تہے تا اینکہ دس دس بیس بیس آدمی باقی رہگئے اور اونکو اہل
دیہات نے قتل کیا لیکن امیر سلطان جس طرف گئے تہے ابو یزید بہی تین ہزار آدمیون سے
اوسی طرف بہاگا تہا شام کو ایک کوہ کے نیچے اوترے جاس و لاس دو سردار بہی اوس فوج مین تہے
ابو یزید نے اونسے کہا اے لا اور یزید و مروان نے مجھسے کم توجہی کی خیر کبہی تو مہربان ہونگے
لیکن شداد بدنہاد کے حال پر افسوس ہے کس بیکسی سے قتل ہوا اون دونون نے کہا
تم سلامت رہو بعد اس گفتگو کے سب خواب مرگ مین گئے ابو یزید کی ایک محبوبہ تہی کہ وہ بہی
ابو یزید کے ساتھ بہاگی تہی سلیطہ خوش اندام اوسکا نام تہا جب ابو یزید خواب مرگ مین گیا
سلیطہ جاس کے پاس آئی اور اپنا اظہار تعلق کیا جاس نے کہا مین یزید کی خاطر سے تیری کار روائی
کرتا ہون القصہ اوس سے روسیاہی کی بعد ازان لاس نے کہا اے سلیطہ مجھسے تیرا کیا حال ہوا اوسنے
کہا اگر تو مجکو چاہتا ہے تو مین بہی تجکو چاہتی ہون لاس نے کہا اے جاس یہ ابو یزید کی محبوبہ ہے
اگر ہم دونون اسکی خدمتگذاری بجا لائین تو عیب نہین ہے القصہ بعد جاس کے لاس نے اوسکی کار روائی کی

مشغول ہوا اس عرصہ مین ابو یزید بہی بیدار ہوا اور اوسکو بستر پر ندیکہکے تفحص کنان وہان پہونچا
کہ جہان سلیط لاسس سے مختلط تہا ابو یزید نے تو اوسکو دیکہا مگر اونہون نے اوسکو ندیکہا
اور یہہ حرامزادہ تیر انداز بے بدل تہا ایک تیر مین اون دونونکا کام تمام کرکے اپنے مقام پر چلا آیا
صبحکو جب جاسس آیا ابو یزید نے کہا تیرے برادر پر غضب یزید و مروان نازل ہوا کہ اوسنے
اپنے ولینعمت کی بی بی سے ایسا ارادہ کیا تہا دونون اپنی سزا کو پہونچے اب جاسس کو معلوم ہوا
کہ لاسس کو ابو یزید نے قتل کیا بہانہ مدہوشی ابو یزید کے دونون پانون اوٹہا لیئے اور چاہتا تہا
کہ زمین پر مارکے اوسکو قتل کرے اس عرصہ مین جاسوس خبر لائے کہ ابوترابیون کی فوج آ پہونچی
جاسس دمشقی خوف سے گر پڑا اور ابو یزید نے اوٹہکے اوسکو بہی قتل کیا اور خود سوار ہوکے
بہاگا لیکن امیر سلطان نے پہونچکے قریب ہزار آدمیون کے قتل کیئے اور دو ہزار متفرق ہوگئے
مگر ابو یزید کے ساتہہ پانسو آدمی گئے قضارا امیر سلطان بہی دو ہزار آدمی کی جمعیت سے اوسیطرف
روانہ ہوا کہ جس طرف ابو یزید گیا تہا لیکن ابو یزید ایک غار مین پہونچکے اوترا اور اون پانسو
آدمیون سے بہی دو سو آدمی متفرق ہوکے ہلاک ہوئے اور تین سو آدمی اوسکے ہمراہ اوس غار مین پہونچے
اور ایک اشتربان بہی ابو یزید کے ہمراہ تہا اور شتربان کی بی بی نہایت جمیلہ تہی کہ شتربان محض
اوسکے واسطے یہہ مشقت گوارا کرتا تہا اور اوسکو اشتر پر سوار کرتا تہا اور خود پیدل چلتا تہا ابو یزید
بعد زہر مار کرنے دو تین کلچون کے خواب مرگ مین گیا آخر شب زن اشتربان قضای حاجت کو گئی
ابو یزید بہی جانسن گویان اوسکی عقب مین گیا اور قصد کیا کہ اوس سے روسیاہی کرے زنکہ نے
اوس نابکار کو دیکہکے فریاد کرنی شروع کی مگر ابو یزید اوس سے دست بردار نہوا اور وہ گالیان دیتی تہی
ناگاہ اشتربان نے بیدار ہوکے اپنی بی بی کی آواز سنی اوہر ایک چوب بدست لیکے وہان پہونچا
اور یہہ حال دیکہکے بغیر پرسش حوال ابو یزید کو زیر چوب رکہہ لیا لیکن وہ حرامزادہ بہی قوی ہیکل

ونے حیاوشت۔ یدالقلب تہا زیر چوب ہی اوس عورت سے روسیاہی کی اور بعد فراغ اشتربان کو
قتل کیا اور اپنے بستر پر آیا اس عرصہ مین امیر سلطان کی فوج کا غلغلہ اوسکے کان مین پہونچا
اور سراسیمہ سوار ہوا مگر اوسکے گہوڑے مین طاقت رفتار نہ تہی اس مرتبہ چالیس آدمی ابو یزید کے
ہمراہ روانہ ہوئے اور باقی متفرق ہوئے امیر سلطان نے پہونچکے اون سبکو قتل کیا ہر چند
ابو یزید اون لوگون سے کہتا تہا کہ مجہسے دست بردار ہو کہ تمہارے طفیل سے مین بہی قتل ہونگا وہ
لوگ کچہہ سماعت نکرتے تہے اور اوسکے عقب مین وہ چالیسون آدمی چلے جاتے تہے یہانتک
کہ ایک دریا پر پہونچے ابو یزید نے گہوڑا پانی مین ڈالدیا چونکہ مرکب مین طاقت نہ تہی وہ غرق
ہونے لگا اور ابو یزید شناور تہا گہوڑے سے اوترکے شنا کرنے لگا اور اپنا تمام
اسلحہ اور پوشاک اوتارکے دریا مین ڈال دیا اور برہنہ روانہ ہوا وقت شب کو ایسی جگہہ پہونچا
کہ مظفر بن اقطاع کہ اب امیر مظفر الدین اونکا خطاب ہی بعد بارہ سال کے سلطان کی
ملازمت کو آتے تہے اور اب اوسی دریا کے کنارے اوترے تہے اور اوس شب ابو یزید کی
کم بختی سے لشکر مظفر مین ایک حادثہ ہوا تہا اور وہ حادثہ یہہ ہے کہ ایک گاذر اپنی دختر پہ
عاشق ہو کے اوس سے طالب وصل تہا اور دختر اوس سے ناراض تہی اوس گاذر نے اوس
دختر کو ایسا طمانچہ مارا کہ وہ مر گئی لوگ اس ماجرے سے خبردار ہو کے دوڑے اور وہ گاذر بہاگ کے
اوسی دریا مین کود پڑا اور وہ گاذر سن و سال اور بشرہ و رنگ مین ابو یزید سے بہت مشابہ تہا
جب لوگ اوس گاذر کو دریا پہ تلاش کرنے آئے وہ گاذر تو نہ ملا مگر ابو یزید اونکے ہاتہہ آگیا لوگون نے
اوسپر گاذر کا گمان کر کے اوسکو گرفتار کیا اور پانی سے نکالا اور اسقدر اوسپر کفش کاری کی کہ تمام بدن
اوسکا ورم کر گیا ہر چند ابو یزید داد و بیداد کرتا تہا اور کہتا تہا مین وہ شخص نہین ہون مگر کون سنتا تہا
زنگہ گئی اور سیاہی تیل مین ملاکے لائی اور اوسکے مونہہ پر مل دی اور اوسکی ماد نے قدرے

کہہ لاکے منہ مین ڈال دیا الغرض یہہ صلاح ہوئی کہ صبحکو شہزادہ مظفر کے پاس اسکو لیجا کے
سزا دلوائین گے غرضکہ تمام شب چوب و سنگ بم ولکد سے اوسکی خدمت گذاری کی جب صبح ہوئی
اوسکو امیر مظفر الدین کی بارگاہ مین لائے اور تمام حال بیان کرکے کہا کہ اس کمبخت نے ابھی
دختر کے حق مین ایسا ارادہ کیا تہا اور ہمنے اوسکو گرفتار کیا امیر مظفر نے اوس سے کہا اے
بدبخت ناعون تو نے ایسا ارادہ کیون کیا تہا ابو یزید نے کہا ایشہریار ان گاذرون سے غلطی ہوئی
مین کہان اور وہ دختر کہان مین تباہی بخت سے اس دریا مین تہا انہون نے مجکو گرفتار کرکے
ناحق زدوکوب کی بحق یزید و مروان یہہ سب جہوٹے ہین شہزادہ مظفر کو معلوم ہوا کہ یہہ
ناصبی ہے لیکن بنظر عدالت چاہا کہ اس امر کو تحقیق کرون بعد ازان فرمایا کہ اسکے موںہہ سے سیاہی
دور کرو جب اوسکا موںہہ دہو یا گیا تو معلوم ہوا کہ یہہ کانا ہے امیر مظفر الدین نے کہا کہ وہ گاذر
یہی ہے جسکی ایک آنکہہ کانی ہے اوسکے داماد نے متفکر ہوکے کہا کہ ای شہریار اس سے قبل تو یہہ
کانا نہ تہا مگر ضرب چوب و چماق سے شاید کانا ہوگیا ہو القصہ یہہ اس گفتگو مین تہے کہ امیر سلطان
پہونچے اور دریا کے کنارے جاتے تہے آخر اونکو معلوم ہوا کہ یہہ لشکر امیر مظفر کا ہے
غرضکہ لشکر مین آکے باہم ملاقات کی امیر سلطان نے تمام حال بیان کیا امیر مظفر فتح خداداد کا
شکر خدا بجالائے اور زخمداری سلطان کو چیک اور وفات سلطان القائم بامر اللہ پر
روے اس عرصہ مین ابو یزید نے باہر جانیکا قصد کیا لوگ اوسکے مانع ہوئے اور کہا کہ بغیر اجازت
امیر تجکو جانے نہ دینگے ابو یزید نے کہا امیر کو معلوم ہوگیا کہ مین وہ گاذر نہین ہون پہر مجہسے کیا
کام ہے لوگون نے امیر سے عرض کی امیر سلطان اور امیر مظفر اوسکی طرف متوجہ ہوئے
امیر سلطان نے پوچہا کہ یہہ کون ہے امیر مظفر نے فرمایا کہ ایک گاذر نے ایسا ایسا فعل
کیا تہا اور اوسکے عوض مین اس کور نابکار کو گرفتار کیا ہے امیر سلطان نے جب بنظر غور دیکہا

ابو یزید کو پہچانا اور خوش ہوکے اوسکو گرفتار کیا اور معہ امیر مظفر اردوی معلی کی جانب روانہ ہوے

## اب دو کلمہ اردوی معلی سلطانی کے عرض کرتا ہون

کہ جب ابو یزید بہاگا اور چار امیر چار جانب اوسکے عقب مین روانہ ہوے تین امیرون نے
تو فوج کفار کو قتل کرکے مراجعت کی لیکن ابو یزید ان مین سے کسیکے ہاتھ نہ آیا اور امیر سلطان
کہ سن و سال مین سب سے چھوٹے تھے حق تعالی نے اونکوا وسپر مسلط کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا
لیکن سلطان فلک قدر گردون بارگاہ المنصور بقوت اللہ اسمعیل بن احمد و امیر مجاہد الدین وغیرہ
دلاور بعد انفصال مقدمہ جنگ شدت درد زخم سے بیہوش ہوگئے اور جب ہوش مین آے
تو شدت درد کو زیادہ پایا حکما اور جراح اونکے معالجہ مین مشغول ہوے اور ان زخمیونکو شہر مین لاے
مگر سید عبد الرؤف مکی و سید عبد الحسین طائفی نے کہ یہہ دونون بہی تیغ شداد سے زخمی تھے
بعد بہاگنے ابو یزید کے شدت زخم سے ببال شہادت پرواز کی اور جراح باواز بلند کہتے تھے
کہ سلطان پر سلطنت اوسوقت مبارک ہوگی اور اس فتح کو اوسوقت فتح کہنا کہ جب یہہ زخم مندمل
ہون اور ان جراحات کا مندمل ہونا فضل خدا پر موقوف ہے غرضکہ اسیطرح سخنان یاس کہتے تہے
اور اس سبب سے زیادہ اہل شہر کو پریشانی تہی اور سلطان فلک قدر اور امرا کا حال ہر روز بدتر
ہوتا تہا اور کسی مرہم سے فائدہ نہین ہوتا تہا چنانچہ ایک شب سلطان پر نصف شب غشی طاری ہوئی
ملکہ عالم افروز غنچہ دہان وغیرہ خواتین نے گریہ وزاری سے قلعہ مہدیہ مین قیامت برپا کی لیکن
صبحکو ملکہ عالیہ خاتون اور شاہزادہ معز الدین کے آنیکی خبر جاسوسون نے بیان کی
سلطان فلک قدر کو اوسوقت کسیقدر افاقہ تہا یہہ خبر سنکے فرمایا خوب ہوا کہ معز الدین آگئے
مین اونکے روبرو اگر انتقال کرونگا تو بہت خوب ہوگا لوگون نے کہا اے سلطان فلک قدر
خدا سے دعا کیجئے اور ایسی باتین زبان مبارک سے نفرمایئے سلطان نے فرمایا کہ شبکو مجہپر

وہ حالت گذری کہ جوتا مرگ یاد رہیگی اسی اثنا مین جاسوسون نے آکے جو حال افریقیہ پر محاصرۂ شداد سے گذرا تھا معہ اوس کارستانی کے کہ جو شاہزادہ معزالدین سے ظاہر ہوئی بیان کیا امیر و ارکان دولت و سلطان اس نقل سے متعجب ہوئے بعد ایک ساعت کے جاسوسان دیگر نے آکے عرض کیا کہ ملکہ کے ہمراہ مرہم و حلوا بھی ہے کہ جس سے سلطان و لاوروں کے زخم کو شفای کلی حاصل ہوگی القصہ جمیع امرای نامدار شاہزادے اور ملکہ کے استقبال کو گئے اور دو منزل پر شاہزادہ معزالدین کی ملازمت کی شاہزادے نے علی قدر مراتب ہر ایک پر نوازش فرما کے امیر مجاہدالدین کو عمو کہا اور اسیطرح امیر جلال الدین کو عمو صاحب خطاب کرتے تھے امیر مجاہدالدین نے امیر جلال الدین سے پوچھا کہ ای برادر تینے کچھ حال جاسوسونکی زبانی سنا ہی کیا یہہ صحیح ہے امیر جلال الدین نے کہا یا امیر کبیر بخدای لم یزل اس بات مین ایک سر مو فرق نہین اس بات سے امیر کو زیادہ حیرت ہوئی القصہ اوس روز مقام کر کے دوسرے روز روانہ ہوئے بعد چار روز کے مہدیہ مین داخل ہوئے اول شاہزادہ معزالدین اپنے پدر کی ملازمت بجالائے اور وہ حلوا و مرہم بعنوان پیشکش نذر کیا اور قصہ گذشتہ بہی بیان کیا سلطان فلک قدر نے اوسیوقت جمیع امرا و ارکان دولت وغیرہ زخمیون کو طلب کر کے شاہزادہ معزالدین کو ایک گہری بہر کہ جو تخت سے کم نہ تہی بٹہایا اور فرمایا کہ شاہزادہ عالی قدر محاصرۂ افریقیہ کا قصہ معہ نقل خواب کے باواز بلند بیان کرو غرضکہ شاہزادہ کامران نے ابتدا سے انتہا تک یعنے آنا شداد بدنہاد کا اور محاصرہ کرنا قلعہ افریقیہ کا اور زخمی ہونا امیر جلال الدین کا اور خواب مین دیکہنا شیخ وحیدالدین معبر کو اور ارشاد کرنا شیخ وحیدالدین کا مقدمہ قتل شداد مین اور تیار کرنا مرہم و حلوے کا تمام و کمال بیان کیا ہر ایک نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا اور سید کائنات پر درود بہیجا یہانتک تو غنیمت تہا لیکن بعضے اونمین اعراب بادیہ نشین بدچشم تہے اونکی چشم بد کے اثر سے

اوسی شب شاہزادیکو تپ عارض ہوئی ازار شاہزادے کا حال اسکے بعد بیان ہوگا لیکن وہ حلوا
سلطان نے سب زخمیونکو تقسیم کیا اور سلطان وغیرہ نے معہ امیر جلال الدین کے نوش کیا
اور شاہزادہ حیدر و امیر معظم الدین کا حصہ قلعہ فیروزان کی طرف روانہ کیا امیر یعقوب حلوا و مرہم
لیکے فیروزان کی طرف روانہ ہوے القصہ جب مرہم سلطان و امرا کے زخمونپر لگایا بفضل آلہی
اور اوس مرہم کی برکت سے عرصہ تین روز مین صحت کلی حاصل ہوئی اور سبنے غسل صحت کیا حمام مین
حمام گرم ہوے اور ہر ایک امرا نے حمام مین جاکے غسل صحت کیا بعد اسکے ارباب طرب حاضر ہوے
اور شہر مین آئینہ بندی کی اور یہہ مقرر ہوا کہ بعد آنے شاہزادہ حیدر کے سلطان فلک قدر جشن بپا
کرین جبتک امیر یعقوب حلوا و مرہم لیکے فیروزان مین پہونچین اس عرصہ مین ملک محیط نے شدت
زخم سے انتقال کیا تہا اور جبلان کی شہادت کا حال اول بیان ہوچکا حاجت تکرار نہین ہے
باقی سردار یعنے امیر معظم الدین و ملک بسیط بن محیط و ستاج شہزادی کے ہمراہ تہے کہ امیر یعقوب
پہونچے اور اوسوقت زخمیونکا حال تباہ تہا اور جہنر زنگ انکی خدمت مین سرگرم تہا لیکن جباسوقت
احوال فتح اور آنا امیر یعقوب کا معہ معجون مرہم کے شاہزادے سے عرض کیا جب امیر یعقوب قریب
پہونچے امیر معظم الدین نے باوجود زخمداری کے اونکا استقبال کیا امیر یعقوبنے حاضر ہوکے
شاہزادے کی ملازمت کی شاہزادے نے اونسے معانقہ کرکے گرفتاری فلک کا گلہ کیا آخر امیر
کے واسطے مجلس آراستہ ہوئی امیر یعقوبنے مرہم و حلوا شاہزادے کے پیشکش کیا اور قصہ
گذشتہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا شاہزادہ حیدر و امرای دیگر نے پروردگار کا شکر ادا کیا
بعد اسکے امیر معظم الدین و مجبول بن جاہل شاہ و بسیط بن محیط و ستاج دریانشین نے
معجون کہاے اور زخمونپر مرہم لگایا بفضل الہی سے عرصہ تین روز مین سبنے غسل صحت کیا بعد ازان
اردوی معلی کی جانب روانہ ہوا الا اوس جانب سلطان فلک قدر گردون بارگاہ منصور

بقوت اللہ اسمعیل بن احمد بن محمد معہ جمیع امرای نامدار و دلاوران نصرت شعار و بہادران دشمن
شکار کہ ہر ایک اونمین بادشاہ تہا بارگاہ جباری مین بیٹہے شاہزادہ معزالدین بہی اپنی کرسی پر کہ
نیم تخت مرصع اوسکا نام تہا بیٹہے لیکن وس اعراب کی نذر بدسے ہر شب تپ عارض ہوتی تہی لیکن
اعتنا نکرتے تہے بلکہ دوا بہی نہ پیتے تہے اور کسی سے اسکا اظہار بہی نہین کیا سلطان امیر سلطان
برادر امیر خلیل کا ذکر تے تہے کہ سب امرا جو ابو یزید کی تعقب مین گئے تہے واپس آئے مگر امیر سلطان
ابتک نہین آئے اور اونکا حال بہی معلوم نہوا لہذا جاسوس جائین اور اونکا حال دریافت کرکے
خبر صحیح لائین اس اثنا مین معتمد نسیم نے حاضر ہوکے بعد دعا و ثنا عرض کیا کہ یہہ غلام اثنا ے
بالا دوی مین کوہستان کی طرف گیا وہان سے ایک لشکر عظیم الشان کو دیکہا جب اوس لشکر کا حال
دریافت کیا تو وہ لشکر امیر مظفرالدین بن اقطاع اور امیر سلطان کا تہا اور ابو یزید کو بہی
اونہون نے گرفتار کیا ہے سلطان یہہ حال سنکے نہایت خوش ہوے اور نسیم کا منہ جواہر سے
بہر دیا اور فرمایا کہ سواے امیر مجاہدالدین کے جمیع امرا امیر سلطان و مظفر بن اقطاع کے
استقبال کو جائین اور باعزاز تمام اونکو لے آئین سلطان فلک قدر بیرون صحن بارگاہ
جباری مین تشریف رکہتے تہے حاجب و چوبدار با عصاہاے مرصع صف بستہ استادہ تہے
اور اوس ایام مین شہر کو آراستہ کرتے تہے القصہ جب امیر مظفر و امیر سلطان نے حاضر ہوکے
ملازمت کی سلطان نے ہر ایک پر از حد مہربانی فرمائی اور امیر مظفر بن اقطاع کو خلعت خاص
عنایت فرمایا امیر مظفر نے سلطان القائم بامر اللہ کیواسطے کہ اب اونکا فردوس مکان
لقب ہوا ہے بہت گریہ کیا کیونکہ امیر مذکور سلطان کا رفیق قدیم تہا سلطان فلک قدر نے
امیر کو تسلی دیکے کہا کہ مین تمکو بجاے برادر کے جانتا ہون بعد ازان امیر سلطان کو
گلے لگا کے پیشانی کو بوسہ دیا امیر سلطان نے ابو یزید کو پیشکش کیا سلطان اوسکو دیکہکے

شکر الٰہی بجالاے اور یہہ کلام زبان پر جاری کیا کہ الحمد للہ الذی سلطنتی علی اعدائیہ والصلوات
علی محمد سید انبیائہ والہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الراشدین بعد ازان ابویزید سے کہا کہ ای
ملعون تجھکو کیا لازم تہا کہ کتب داری سے استعفا دیکے دعوی سلطنت کرے مگر آج کے روز کا
تجھکو خیال نہتا ابویزید نے کہا ای اسمعیل دنیاے نابود کا یہی طریقہ ہے ایک روز وہ تہا کہ تمہارے
جد امام حسین علیہ السلام کا سر کوفہ مین میرے بزرگ ابن زیاد کے روبرو گیا تہا اور اونسنے
منبر پر جاکے یہہ خطبہ اداے شکر مین پڑہا تہا کہ الحمد للہ الذی اظہر الحق والبطل الباطل اور
آج وہ روز ہے کہ تمنے مجہپر غالب ہوکے یہہ خطبہ پڑہا سلطان نے یہہ سنکے سر جہکا لیا لوگون نے
کہا کہ یہہ مردود کس قدر سخت جان اور بیحیا ہے کہ ابتک اسطرح کی باتین کرتا ہی سلطان نے
سر اوٹہا کے کہا کہ ای ابویزید اگر اب بہی اپنے عقاید سے منحرف ہو تو تیری جان بخشی کرون ابویزید نے
کچہہ سونچ کے کہا کہ ای سلطان اسمعیل زندگی کسکو بری نہین معلوم ہوتی اسواسطے مین زندہ رہون
جو کچہہ تم کہو مین قبول کرتا ہون سلطان نے قصد کیا کہ اوس سے دست بردار ہون مہتر ہوشنگ
بن ظفر فنگ نے عرض کیا کہ ای شہریار مجکو جناب عالی سے تعجب ہی کہ اس ملعون کو آپ راست گو سمجہتے ہین
ہرگز اسکی پیشانی مین نور اسلام نہین پاتا یہہ ترس جان سے ایسا کہتا ہے آخر کار دغا کریگا
سلطان نے فرمایا ای ہوشنگ شرع ظاہر پر ہے ہوشنگ نے سلطان کے کان مین کہا کہ
گل معروف سے اسکا امتحان کیجئے سلطان نے فرمایا تمنے خوب کہا اور گل معروف
طلب کیا ابویزید بہی اوسکے حال سے مطلع تہا کیونکہ اوس گل کی حقیقت بارہا سنی تہی القصہ
جب وہ گل آیا ابویزید نے کہا ای اسمعیل یہہ بہی سحر بنی ہاشم ہے گل سحر پر اعتبار کرنا نچاہیے
اور سچ تو یہہ ہے کہ مین بہی اون بزرگون کی محبت ترک نکرونگا سلطان نے برہم ہوکے
جلاد کو طلب کیا اس اثنا مین مہتر شمال نے عرض کی کہ ای شہریار ملک فیروزان سے

ایک زن جمیلہ کہ آثار زہد وتقوی اوسکی جبین سے ظاہر ہین حاضر ہوئی ہی اور بار چاہتی ہے اور مستغیث معلوم ہوتی ہے سلطان نے اوس عورت کو طلب کرکے حال پوچھا اوس عورت نیک بخت نے اول سلطان کو بزبان فصیح دعا دی بعد ازان زار زار مثل ابر نوبہار گریہ کرکے عرض کیا کہ ای شہریار یہہ ضعیفہ ہلال قیروانی کی زوجہ ہی کہ جو سوداگرون مین غلامی اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مین اپنا نظیر نرکھتا تھا اور اس کنیز کا نام بدرہ مغربیہ ہی مین اپنے شوہر کی عاشق تھی اور وہ میرا عاشق تھا ہر چند کہ ہمارے کوئی فرزند نتھا مگر بسبب محبت باہمی کے اصلا غم فرزند نتھا ناگاہ یہہ کافر پلید یعنی ابو یزید قیروان پر مسلط ہوا اور ہمارا تمام مال ومتاع غارت کیا اور میرے شوہر کو گرفتار کیا چونکہ اوسکے عقیدے سے مطلع تھا اوسکو طلب کرکے کہا کہ ای ہلال اگرچہ تو میرا آشنای قدیم ہے اور مین تجکو خوب جانتا ہون اور تیرے عقیدے سے بہی آگاہ ہون اگر اب اپنے عقیدہ سابق کو ترک کرے تو مین تجکو اپنا مقرب کرون اور اگر ایسا نکریگا تو تجکو اوس عذاب سے قتل کرونگا کہ جو باعث خندہ مردم ہو چونکہ میرا شوہر محب صادق تھا اوسنے قبول نکیا ای شہریار اس کافر نے اوسکو قفس مین ایک میمون کے ساتھ بند کیا اور جب اوس مرحوم پر زیادہ عذاب کرنیکا قصد کرتا تھا تو اوس میمون کو گرسنہ رکھتا تھا وہ حیوان حالت گرسنگی مین اوس مرحوم کا گوشت کاٹتا تھا تا آنکہ عرصہ چند روز مین اس صدمے سے اوسنے وفات پائی جب اس حال کی مجکو خبر پہونچی بعد جزع فزع کے ریاضت شاقہ مینے شروع کی اور خدا سے اس کافر کی ہلاکت کیواسطے موافق اپنے شوہر کے درخواست کرتی تہی ایک روز سید شہید نے عالم واقعہ مین مجھسے فرمایا کہ میرے فرزند اسمعیل کی خدمت مین جا ابو یزید کو اوسنے اسیر کیا ہے اوس سے اپنی داد خواہی کی درخواست کر اسوجہ سے امیر کی خدمت مین حاضر ہوئی سلطان نے اوسکے حال پر نہایت مہربانی کرکے ابو یزید کو اوسکے حوالے کیا اور کہا جس طریق سے تیرا مزاج چاہے اسکو قتل کر اور اپنی شوہر کا قصاص لے بدرہ نے

عرض کی کہ مین بھی مثل اپنے شوہر کے اسکو بوزینہ سے ہم صحبت کرونگی سلطان نے فرمایا
تجکو اختیار ہے جب بدرہ ابویزید کو لیکے بارگاہ سے باہر آئی ایک پیادے نے بدرہ کو سلام کرکے
کہا کہ اے عفیفہ تمکو سلطان ابوالحسن جوہر برادر وعیار شاہزادہ معزالدین طلب کرتا ہے القصہ
بدرہ جوہر کے خیمہ مین آئی جوہر نے اوسکو کچھہ زر نقد دیکے ابویزید کو اوس سے لیلیا اور جوہر نے
خود مدت سے بوزینہ میمون باز سے تیار کرائے تھے چنانچہ یہہ حال اوپر بیان ہوچکا ہے
الحاصل اوس میمون باز کو طلب کرکے کہا کہ اب میمون کو تونے کس قدر تعلیم دی ہے میمون باز نے
میمونکو معہ اوس ملحد کے حاضر کیا میمون قفس مین تھا جس وقت وہ ملحد اوس قفس مین گیا میمون نے
اوس سے کام شروع کردیا ابوالحسن جوہر نے کہا مین ایسا ہی چاہتا تھا بعدازان اوس شخص کو
تو قفس سے نکال لیا اور ابویزید کو بجاے اوسکے قفس مین بند کیا میمون سمجھا کہ یہ وہی شخص ہے
اوس سے اوسی فعل کا قصد کیا اور جب ابویزید نے اوس کام مین تامل کیا تو بسبب نافرمانی کے
ابویزید کو میمون نے جابجا کاٹا اور اوسکے تمام بدن سے خون جاری ہوا اور جوہر کے حکم سے اوس قفس کو
چارسو بازار مین رکھدیا اور سب لوگ اوسکا تماشا دیکھتے تھے القصہ تین روز تک یہی تماشا رہا کہ ہر ساعت
ابویزید سے میمون روسیاہی کرتا تھا اور لوگ خندہ کرتے تھے آخرکار سلطان عالیمقدار کو خبر
پہونچی سلطان نے ہنسکے فرمایا کہ اسقدر ابویزید کو جو بوزینہ کے ساتھہ قفس مین بند کیا میری بھی مرضی
تھی کیونکہ بدرہ اسی طرح چاہتی تھی لیکن یہہ امر جو اس شوخ طبع نے کیا میرے خلاف تھا لوگون نے
عرض کی کہ شہریار اس امر مین آپ دخل ندین اور یہہ جوہر کی راے پر چھوڑدیجئے تاکہ یہہ نابکار نہایت
ذلیل ہوکے مرے اور یہان دو روایتین ہین ایک یہہ کہ ابویزید اسی عذاب چند روز مین کہ جسکا
ذکر ہوا فی النار و السقر ہوا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ وہ نابکار ایسا سخت جان تھا کہ اس حالت پر
بھی تین سال زندہ رہا اور آخر تو ابو پاسکے اور میمون باز کو مبلغ خطیر دیکے راضی کرکے بہاگا سلطان نے

امیر ناصر الدین کو اوسکی گرفتاری کو بہیجا امیر مذکور بار دگر اوسکو گرفتار کر لائے سلطان اسمعیل نے
بار دگر اوسکو بوزینہ کے ساتھہ قفس مین بند کیا اور وہ مر گیا اور اوسوقت مین شہزادہ معز الدین صاحبقران
سیر طلسم عجائبات ارسطو مین مشغول تہے اور قبۃ المثال مین یہہ حال بہی مشاہدہ کیا لیکن صاحب
روضۃ الصفا وحبیب السیر نے کہ اونکی تحریر نہایت صحیح ہے اسقدر لکہا ہے کہ جب قائم بامر اللہ احمد بن
محمد نے محاصرہ مہدیہ سے انتقال کیا اونکے پسر اسمعیل نے اپنے پدر کے انتقال کو پوشیدہ کیا اور خود
ابو یزید سے جنگ کر کے اوسکو بہگایا اور اوسکے تعاقب مین فوج بہیجکے اوسکو گرفتار کیا بعد ازان ایک قفس
مین بوزینہ کے ساتہہ اوسکو بند کیا اور اوسی قفس مین وہ واصل جہنم ہوا القصہ جب ابو یزید پلید جسطرح
کہ ذکر ہوا ہشت دنیا سے اسفل ترین طبقات جہنم مین پہونچا اور عالم اوسکی لوث حیات سے پاک ہوا اوسوقت
اہل اسلام کو عجب خوشی حاصل ہوئی بعد اسکے دس بارہ سال لشکر اسلام کو آرام رہا اور اوسی ایام مین
بعد چند روز کے شہزادہ حیدر معہ امیر معظم الدین وبسیط بن محیط وشتہاج ومجہول بن جابانشاہ
وامیر یعقوب ومہتر زرنگ کے آئے سلطان فلک قدر نے امراء جلیل القدر کو معہ شہزادہ معز الدین
اونکے استقبال کو بہیجا اور روز ملاقات اونکی تعظیم کی شہزادہ حیدر بطوع و رغبت تمام اپنے
برادر زادے کی بیعت سے مشرف ہوئے سلطان فلک قدر نے حکومت قیروان
وطرابلس تا محیط آباد بنام شہزادہ حیدر مقرر کر کے خلعت خاص اسپ وشمشیر سے سرفراز
کیا بعد چند روز کے ممالک مذکور کی طرف رخصت کیا اور خود بہی تین فرسخ تک متابعت کی
ملکۂ ہلالہ اپنے پدر کے ہمراہ گئین لیکن قبل رخصت شہزادہ حیدر جشن خسروانی
برپا ہوا اور تا مدت نوبت جشن مہدیہ مین بجی اور فقرا ومساکین کو اسقدر انعام وخیرات
دی کہ وہ غنی ہوگئے بعد چالیس روز کے جشن تمام ہوا بعد ازان شہزادہ حیدر
جسطرح کہ ذکر ہوا ممالک مذکورہ کی طرف روانہ ہوئے اور سلطان فلک قدر

خود بدولت واقبال افریقیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور امیر یعقوب کو مہدیہ مین چھوڑا
اور فرمایا کہ اب ہمارا دار الخلافۃ افریقیہ ہو کہ مہدیہ بہ سبب وفات سلطان ابو القاسم
محمد مہدی و سلطان القائم بامر اللہ و خونریزیہائے بسیار کے ہمارے واسطے
نیک نہین ہے بلکہ مقبرہ کے واسطے خوب ہے قبر سلطان جنت مکان و فردوس
مقام مہدیہ مین تھے اور ہر ایک سلطان کی قبر پر مقبرۂ بزرگ بنایا تھا اس سبب سے
مع خدم و حشم کے ساعات نیک مین سلطان افریقیہ کی جانب روانہ ہوئے اور یہ
حال ۳۳۴ ہجری مین واقع ہوا راوی کہتا ہے کہ کمیت خوش خرام خامہ میدانہائے
وسیع الفضائے سخن کو طے کر کے یہان تک پہونچا اب مناسب یہ ہے کہ مقدمۂ بہار
دویم کہ دفتر معز الدین نامہ سے مراد ہے اس مقام پر تمام کر کے گلستان اول بہار
دویم کتاب بوستان خیال شروع کرون اور وہ مشتمل ہے ابتدائے جلوس المنصور
بقوت اللہ سلطان اسمعیل بن احمد بن محمد پر شہر افریقیہ مین اور نشو و نمائے
صاحبقران گیتی ستان شاہنشاہ عالم و عالمیان زینت بخش اورنگ دویم
معز الملک والدین شہزادہ معز الدین ابو تمیم اور نکلنا اوس شہزادے کا
از راہ وصال سے اور عاشق ہونا ملکۂ شمسہ تاج دار عذب البیان پر اور
محبوبہ کی راہ وصال مین قدم رکھنا اور جنگ کرنا اور عجائبات دیکھ کر منزل
معشوق تک پہونچنا یہ سب بہار دویم سے تعلق رکھتا ہے کہ جو معز الدین نامہ ہے

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ جلد یعنی قائم نامہ بھی اتمام کو پہونچا

بالخیر

تمت

## تقریظ نگاشتهٔ کلک انجم سلک جناب خواجه عماد الدین عرف نواب صاحب استاد مجسم

قلم را به زبان پارسی چه اسم است | که مفتاح کلید طلسم است | زبان نیرنگ‌ساز از نام او شد
نسیم آسا گل‌افشان گفتگو شد | طلسم رنگ و بو پیوستهٔ اوست | اگر بلبل و گر گل خستهٔ اوست
به هر یک صد رنگ نیرنگ داده | به هر یک پرده صد آهنگ داده | به هر آهنگ با صد برگ و ساز است
بقانون شهر بیتی دلنواز است | به نعت مصطفی چون آشنا شد | زبان لوح طلسم مدعا شد
جهانی را به نعتش شاد کرده | فسون دلگشائی یاد کرده | بنامش این همه نیرنگ بستند

طلسم بو و خیبر کش شکستند

الله الله رنگ آن کشاد و بست هنوز از در و دیوار چون گل از گلزار پیداست شکست طلسمهای شگرف پیوسته کار بندگان امیر حمزه است چنانکه شکستن دلهای عاشقان وابستهٔ فسون پردازی ادا و غمزه شاهد این مقال صداقت ختام قائم‌نامه هست که باستقامت خامهٔ میرزا محمد عسکری سلمه الله العلی از پارسی به اردوی معلی سرفراز و سرمایهٔ نازش وقائع‌نگاران نیرنگ‌ساز گشته جولان کمیت کلکش هرجا گرد از میدان فصاحت انگیخته صاحب ظفرنامه در برابر قائم‌نامه لقائم ریخته و زبانش هرجا که بزم آرا گشته جم بجای باده و جام بادپیما گشته ها ناکارسی کرد که مهدی نامه را که کارش ناتمام بود بتالیف این کارنامه تمام کرد گوی شار گودگان خمکدهٔ سخن رمست شرب مدام کرد الهی بادهٔ عشرتش بجام و جام دولتش بکام باد

## تقریظ بنظم و عبارت دلپذیر ریختهٔ کلک جواهر سلک شاعر شیرین مقال

# ونتائج خیال شیخ وزیر علی صاحب المتخلص بہ انجم سلمہ شاگرد منشی امیر اللہ صاحب تسلیم

شادابی بوستان خیال آبشار حمد و سپاس آلٰہی سے پیدا سر سبزی گلزار کائنات کی گلہائے
رنگا رنگ مخلوقات سے بلفظ کن ہویدا جو برگ درخت ہی دفتر معرفت رب ودود ہے جو غنچہ ہی
بزبان بے زبانی تہ دست سرائی کردگار مین موجود ہے جل پھولا نہین سماتا ہے بلبل نغمہ سنجی کا حسن کہاتا ہے
سر و چمن راستی سے معشوقان طناز کے قد بالا کا انداز بتاتا ہے گل خندان تبسم سے خرمن صبر
بلبل پہ برق گراتا ہے سبزہ بیگانہ وار الگ سر جہکائے ہے جادۂ افتادگی مین پانون پھیلائے
طوطیان شیرین بیان صبح و مسا منبر شاخ پہ تسبیح خوان اور قمری سربگریبان وحدت کا دم
بھرنے والی بصدائے کوکو گرم بیان تدرو کوہسار اسی تجسس مین گرم رفتار اور طاؤسان
طناز عالم ... رقصان ... جمال وحدت روانی انہار
جویای دریائے حقیقت ہر آسمان باین رفعت سرنگون ماہ و خورشید نور معرفت کی تجسس مین
تشنہ و رد و شب و روز مفتون سر کوہسار اسکے شرارۂ عشق سے لبریز دامن ہوا صحرا ہی اسکی تجلیات سے دشت
امین بنا انسان کہ اشرف المخلوقات ہی ہر لحظہ مورد عنایات ہے حمد خدا مین صم بکم کا سبق
پڑہتا ہے ٹہوکرین کہاتا ہے جب راہ صفت ذات مین قدم دہرتا ہے زبان ناطقہ لال
دراصل ہیچ بظاہر صدق مقال الا طرق راستی یا معبود ہے اس راہ مین جو ہوشیار ہے
وہی مفقود ہے اور عاشقونکا یہہ قول ہے ۔ خوشا وہ دل کہ ہو جس دل مین آرزو تیری ٭
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری ٭ مگر جب قول خاتم النبیین برگزیدۂ رب العالمین یاد
آتا ہے ہر عارف خجالت سے سر جہکاتا ہے ما عرفناک حق معرفتک خیال کرکے مجبوری
یہہ شعر زبان پر لاتا ہے ۔ ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہی ٭ ہم کو تو جستجو چاہیے کہ تک و دو لگی رہے ٭

اور کبھی یہہ وظیفہ ہوتا ہے ؎ حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا ٭ نہایت غم ہی
اس قطرہ کو دریا کی جدائی کا ٭ اب مقام غور ہے کہ یہہ سب سامان یعنی حجر اور شجر زمین و آسمان
ماہ و سیارہ انسان و حیوان دیو پری حتی کل ممکنات کی کائنات کس برگزیدہ کی وجہ سے عالم وجود مین
آئی کسکے فیض سے اس دنیا نے آرایش پائی لولاک لما خلقت الافلاک کا تاج کسکے سر پر
رکہا گیا مازاغ البصر کسکی چشم نرگسی کا افسانہ ہے کسکی گرد پاپوش سرمۂ نظر ملائکہ مقربہ عرش ہی
کون یگانہ ہے یعنے محمد مصطفے احمد مجتبی محبوب کبریا صاحب التقا مقبول خدای جل و علا مالک
کون و مکان افتخار دو جہان جسکی نعت مین یہہ شعر زیبا ہے ؎ شفیع مطاع نبی کریم ٭ قسیم جسیم
نسیم وسیم ٭ اور بلکہ اس قطعہ سے اور عظمت ذات ہویدا قطعہ بلغ العلی بکمالہ ٭ کشف الدجی
بجمالہ ٭ حسنت جمیع خصالہ ٭ صلوا علیہ و آلہ ٭ جب ہمارا ایسا دستگیر ہے پہر بخشش مین کیا تامل ہی
سبحان اللہ اچہون کے سب اچہے ہوتے ہین شہنشاہ دو جہان کو نائب بہی ایکی شکل بمثال گرونہا پہر
انکی طرح دو مگر یکتائی مین ایک یہہ شادابی چمن رسالت وہ نسیم بہار امامت یہ بحر کرامت وہ دریای شجاعت
یہ مالک رقاب الامم وہ صاحب ذو الفقار و علم یہ القاب قاب قوسین او ادنے سے یہ ممتاز وہ لحمک لحمی
خطاب سے ممتاز یہہ راکب براق وہ دلدل سوار شہرۂ آفاق یہہ محبوب خدا وہ خانہ زاد رب علا بقول
شاعر ؎ در منقبت علی نہ چولست و نہ چند ٭ در خانۂ حق زاد بمصحف سوگند ٭ ہر گاہ کہ خانہ زادی زاد
شک نیست کہ باشدش بجای فرزند ٭ انکے صاحبزادون کو خطاب شباب اہل الجنۃ حق نے عطا کیا
ازل سے بخشش امت کا باعث بنا دیا قطعہ شاہست حسین بادشاہست حسین ٭ سر دفتر دین
و دین پناہست حسین ٭ سر داد نداد دست بر دست یزید ٭ واللہ کہ بنای لا الہ است حسین ٭
خدائی کریم نے اپنی رحمت سے امت محمدی کو کیسے کیسے پیشوا عنایت فرمائی کہ جنکے فیض قدم سے محمدیون نے ہر زمین کی آتش
سکے اسلام کو بٹہائی کفر کی ضلالت کے خواستگار ہی ایمان کی فروغ مین دلسی جان نثار رہی سیکڑون کتابین تصنیف

یہ ہزاروں دلیلیں صداقت ایمان کی کہیں منجملہ انکی کتاب قایم نامہ جزو از بوستان خیال کہ جسکی تحریر
دال ہے آل کفر کی ذلت اسلام کی شوکت کسی پیرایہ میں بیان کی ہے دراصل اس داستان میں داد سخن دی ہے
جسکا ترجمہ فی الحال ماہر علم و فن شمع شبستان سخن یادگار استادان قدیم مالک طبع
سلیم صاحب لیاقت معدن فصاحت و بلاغت مخزن مروت رئیس ابن رئیس صاحب
اخلاق و کرم عالی ہمم دام اقبالہم شہرۂ آفاق ہر فن میں طاق کہ جنکی مدح میں یہ اشعار
زیبا ہیں اشعار شہر بیچ ریاست مہ گردون جلال ✤ جنکے اقبال کی کھاتے ہیں زمانے میں قسم ✤
ذات اقدس کو نہ کیوں خلق مجسم کہیے ✤ دوست دشمن پہ ہی اک طرح کا لطف اور کرم ✤ مطلب دل ہوا
حاصل جو حضوری پائی ✤ اوسکی تقدیر کھلی جسنے کہ دیکھے یہ قدم ✤ اور شجاعت کا بیان کرو جو تحریر
لکھوں ✤ خوف سے شق ہو جگر کلک کا نیزہ ہو قلم ✤ تیغ خونریز سے گر وار کریں اعدا پہ ✤ صف ستم
ہوں جو رنگ عناصر باہم ✤ اسپ شبدیز سے کہ سب جنبش ہے کام خرام ✤ جا سے دریا میں اگر
گردش نہو پانی کو بہم ✤ اشہب چرخ دم خیز ہے واماندہ لنگ ✤ توسن عمر سے آگے ہے روان
چار قدم ✤ فی الحقیقت زبان اردو کی عامل فصاحت میں کامل بلبل بوستان شیرین مقالی
طوطی شکرین بیان گلستان نازک خیالی افتخار ابو الفضل ظہوری جناب میرزا احمد عسکری صاحب
سلمہ الوہاب عرف چھوٹے آغا صاحب نے ترجمہ فرما کر زور طبیعت دکھایا ہے جس کتاب کے
دیکھنے سے کفر کی ضلالت اسلام کی حقیقت ہویدا کہیں طلسم کا بیان کہ جس سے عقل اشخر اقبال
حیران کہیں بزم وہ کہ جمشید بہی تماشا بین کہیں رزم ایسی کہ اسفندیار تک زیر نگین غرض یہ نسخہ قابل
دید ہے بلکہ دید ہے نہ شنید ہو صاحب مذاق کے لیئے یہ کتاب روح افزا ہے سخندانکی
سیر کے واسطے یہہ باغ پر فضا ہے سلسلہ اس رسالے کا مہدی نامہ سے پایا جاتا ہے بلکہ قائم نامہ
مہدی نامہ کا راستہ بتاتا ہے غرض یہہ دونوں نسخے لازم و ملزوم ہیں گویا آسمان بلاغت کے

جو زیادہ فن فصاحت کی خطا تو ام یا عبارت رنگین کے حرف مشدد مین ایک بغیر دوسرے کے
متبدل ہے خبر نہین شعر ہمین بس گرچہ من کاسد قماشم ہو کہ در سلک خریدار انش باشم
اس ہیچمیرز کو بھی خیال آیا جو ین پڑاوہ کرد کھایا اس سے یہ مراد نہین کہ نثار کہلاؤن یا سخن سنجون سے
داد سخن پاؤن بہلا مین اور نثاری کا گمان یہ بھی خیال خام کا نشان فقط مگر تقشیست کز ما یاد ماند

## قطعهٔ تاریخ تصنیف شاعر شیرین سخن و ماہر ہر فن جناب خواجہ نور الدین صاحب سلمہ

مژده ای اہل بصیرت کز حجاب اختفا
جلوه گر شد شاہد دانش پژوہان در جہان

صاحب جاه و حشم آغا محمد عسکری
آنکه آمد عالمی در مدح او رطب اللسان

او تخلص اشہد کرد و تالیف این کتاب لاجواب
حبذا لطف کلام و ای خوشا حسن بیان

پایهٔ نثر از بیان او چو نثره شد بلند
شاعران گویند اردوی معلاّیش ازان

این حکایات عجیب این قصه های بس غریب
طبع چون شد یکقلم گردید مطبوع زبان

سیم و زر بیقید را باشد بیش قدر قیمتش
طالب این نسخهٔ دلکش بود هر کس بجان

یارب این گلزار دانش را نگهدار از فنا
تا که باشد باز بر گل دست تاراج خزان

بهر سال طبع و تالیفش سروش غیب گفت
داستان کهنه نو شد باز در هندی زبان

١٢٩٩ھ

## قطعهٔ تاریخ تصنیف شاعر بلند خیال نواب اشرف الدوله مہر الملک محمد سجاد علیخان بہادر سکندر جنگ متخلص سلطان سلمه المنان رئیس لکهنؤ

تاثر کامل محمد عسکری نقد جان ذی... عسکری
عالم و فاضل محمد عسکری

چون بہ اُردو گفت بستان خیال
گشت سلطان سخن خوان عالم کمال

گفت در ہجری چنین از خامہ طبع
جلوہ آر گشتہ قائم نامہ طبع ۱۲۹۹ھ

شد بفضل نیز تاریخ آشکار
طبع قائم نامہ گشتہ یادگار ۱۲۸۹ ف

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار شاعر شیرین بیان بلبل ہندوستان جناب میرزا محمد بیگ صاحب متخلص بہ تحیر شاگرد رشید جناب سحر صاحب مغفور

جو ہیں چھوٹے آغا امیر اہل علم
یہہ رنگ اونکی اک طبع عالی کا ہے

کیا اُردو یہہ قصہ بے نظیر
یہہ طرز آج فیضی جلالی کا ہے

تحیر نے تاریخ یہہ کی رقم
چمن بوستان خیالی کا ہے

۱۲۹۹ھ

ولہ

جو ہیں چھوٹے آغا بڑے ذی کمال
رئیس معظم امیر کبیر

وہ اُردو میں لکھی تحیر کتاب
جسے پڑھ کے خوش ہوں جوان و پیر

سنے سال و تاریخ کس شک سے
یہہ دل بولا اک نامہ بے نظیر

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر نازک خیال سخن سنج بے مثال برگزیدۂ علم [illegible] ملاحت منشی احمد علی کسمنڈوی متخلص بہ احمد

| | |
|---|---|
| یہہ افسانہ ہے دلکش بی نظیر | لطافت مین عالم سے بیگانہ ہے |
| مضامین مین ہی ایسی شوخی بہری | کہ ہر ہر ورق بال پروانہ ہے |
| یہہ شوخی نرالی یہ چھل بل غضب | قیامت یہ انداز مستانہ ہے |
| کرو یہہ تاریخ احمد رقم | بہت خوب واللہ افسانہ ہے |
| | ۱۲۹۹ھ |

## تقریظ مع قطعہ تاریخ من نتائج طبع فکر دلپذیر منشی خواجہ محمد منیر الدین صاحب منیر

سبحان اللہ صانع مطلق نے چمنستان روزگار مین رنگ رنگ کے پہول کہلائے ہین کیسے طرح طرح کے انسان
بنائے ہین کسیکا رنگ اچہا ہی کسیکی بو اچہی ہی کسیکی صورت حسین ہی کسیکی خو اچہی ہی کسیکی طبیعت علم و ہنر پر مائل ہی
کسیکو شعر و شاعری سے شوق ہی کوئی شمشیر عشق محبت کا گہائل ہی کوئی علم حساب مین نئے نئے گر ایجاد
فرماتا ہی کوئی قوانین و آئین بناکر عدالت کی گتھیان سلجہاتا ہی کسیکو تہذیب اخلاق کا خیال فروغ اہل ہند
مد نظر ہے نئی روشنی سے اوجالا گھر گھر ہی کوئی افسانہ تصنیف فرماکر غافلونکو عبرت دلاتا ہی اسلاف کے
قصے سناکر خواب غفلت سے چونکاتا ہی غرض مصرع ہر گلیرا رنگ بوئے دیگر است چنانچہ بالفعل
رئیس عالی خاندان امیر والا شان جناب میرزا محمد عسکری عرف چہوٹے آغا صاحب نے کہ ماشاء اللہ
جوان رعنا اور حلم و مروت مین یکتا ہین بوستان خیال کی جلد دوسری کا ترجمہ کیا ہی قائم نامہ
نام رکہا ہی ظاہر مین گو کہانی ہی مگر حقیقت مین عبرت کی نشانی ہی الحق کیا شستہ زبان کیا فصیح بیان ہی
گویا فصاحت و بلاغت کی جان ہی افسانہ نہین افسون ہی جادو ہر ایک مضمون ہی تقریر مین سحر کا اثر
تحریر مین اعجاز سراسر ہی قلم مین وہ روانی ہی کہ موج دریا جسکے آگے پانی پانی ہی جو فقرہ ہی جواہر ریزہ ہی جو سطر ہی
سلک لآلی آبدار ہی یارب یہ قائم نامہ ہی یا غیرت مینا بازار ہی افسوس عالی سخنین سرورنجین جو اس تحریر بے نظیر کی
قدر کما حقہ قدر جان ... دیکہ اس گوہر گران مایہ کو مول لیتے الٰہی جبتک دنیا مین عشق و محبت کا افسانہ رہے

مصنف قائم نامہ سے موافق زمانہ رہے بادۂ عیش و طرب سے لبریز اونکا جام ہو بخت اونکا چاکر اقبال اونکا غلام ہو مراد دلی اونکی حصول ہو راقم آثم کی یہ دعا مقبول ہو آمین یارب العالمین فقط

## قطعۂ تاریخ

ہے قصۂ لاجواب قائم نامہ
لین شوق سے سب ہستی امیر و غریب
تاریخ جو اسکی پوچھین کہدو یہ منیر
افسانۂ دلپذیر لکھا ہے عجیب
۱۲۹۹ھ

# خاتمۃ الطبع

الحمد لله الذی له ملک الارض و السموات و الصلوٰۃ و السلام علی رسوله و آله مع الف الف تحیات الذاکیات سخن سنجان ہنر شناس زندہ دلان روشن قیاس کو مژدہ ہو اونکیا مژدہ روح بخش طرب افزا کہ یہ دلکش افسانہ طلسم حیرت جادو تقریر داستان عجوبہ بیان مرغوب ہر صغیر و کبیر یعنی قائم نامہ بکمال صحت حسب ایماے مصنف و حسن سعی کارگزاران مطبع انوار محمدی سے چھپکر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا تاجران اولو العزم اور جملہ حضرات علم دوست کو اطلاع دیجاتی ہے کہ حق تصنیف اس عجیب و غریب کتاب کا جناب مصنف عالی خیال صاحب کمال و الاناقب و المجد و المراتب جناب میرزا محمد عسکری عرف چھوٹی آغا صاحب والہ کی طرف سے بندہ راقم کو حاصل ہوا اور داخل رجسٹری سرکار ہو گیا ہے اگر کوئی صاحب اسکو چھاپینے یا چھپوانیکا قصد فرماینگے اوسوقت مجاز نہین حق ستانی پر جتنے ہونگے کا نفع بعوض نقصان اونہین سے لیگا جسقدر کتابین مطلوب ہون طلب فرماین

العبد
محمد تقی بہادر مالک مطبع انوار محمدی واقع چاہ کنکر